وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبۃ:100)

"لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ - أَوْ رَجُلٌ - مِنْ هٰؤُلَاءِ". (بخاری رقم 4897)

الموسوعۃ (انسائیکلو پیڈیا) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ (2)

امام الائمہ، سراج الامۃ، تابعی جلیل، امام المحدثین والفقہاء

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

شرفِ تابعیت اور وحدانی روایات

تالیف

حضرت مولانا ابوحفص اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ

فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور



نام کتاب	حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شرفِ تابعیت اور وحدانی روایات
مصنف	مولانا ابوحفص اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ
صفحات	214
طبع اول	ربیع الثانی 1446ھ/ اکتوبر 2024ء
باہتمام	اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ



انتساب

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، امامِ اہل سنت، مُحیِ السُّنَّۃِ

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا

محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۴۳۰ھ)

کے نام

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ان کے بلندئ درجات کا باعث بنائے۔ آمین!

اعجاز احمد اشرفی

سلسلۂ تَعْلِیمُ السُّنَّۃِ

نمبر		
1	ایمان وعقائد:	توحید وعقائدِ اہل السنت والجماعت
2	عبادات(1):	طہارت کے احکام
3	عبادات(2):	مسنون طریقۂ نماز
4	عبادات(3):	جنازہ کے احکام
5	عبادات(4):	زکوۃ کے احکام
6	عبادات(5):	روزہ کے احکام
7	عبادات(6):	حج کے احکام
8	معاشرت(1):	نکاح کے احکام
9	معاشرت(2):	طلاق کے احکام
10	معاشرت(3):	وراثت کے احکام
11	معاملات(1):	اسلامی تجارت کے احکام
12	معاملات(2):	حکمرانی اور عدلیہ کے احکام
13	معاملات(3):	جہاد کے احکام
14	حقوق(1):	حقوق رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
15	حقوق(2):	حقوق العباد
16	حقوق وآداب(1):	آداب معاشرت
17	حقوق وآداب(2):	کھانے پینے کے احکام وآداب
18	حقوق وآداب(3):	لباس کے احکام وآداب
19	تصوف وسلوک(1):	تزکیہ واحسان
20	تصوف وسلوک(2):	تہذیب اخلاق وتزکیۂ نفس
21	تصوف وسلوک(3):	تصوف
22	تصوف وسلوک(4):	روحِ تصوف
23	تصوف وسلوک(5):	وحدت الوجود اور وحدت الشہود
24	تصوف وسلوک(6):	مسئلۂ وحدت الوجود
25	تصوف وسلوک(7):	تصوف پر اشکالات کے جوابات
26	تصوف وسلوک(8):	اصطلاحاتِ تصوف
27	تصوف وسلوک(9):	شطحیاتِ صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم
28	تصوف وسلوک(10):	مقبول مسنون دعائیں
29	تصوف وسلوک(11):	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں اور وصیتیں

فہرست

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا○ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○(التوبۃ:100) "لَوْ کَانَ الْإِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا، لَنَالَهٗ رِجَالٌ - أَوْ رَجُلٌ - مِنْ هٰٓؤُلَآءِ"۔ (بخاری رقم 4897) صلی اللہ علیہ وسلم

امیر المؤمنین فِی الْحَدِیْث امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (م 161ھ) کا ارشاد ہے:

قَالَ الثَّوْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: "عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ"۔

(جامع بیان العلم وفضلہ ج2 ص1113 رقم 2195)

ترجمہ صالحین کے تذکرہ سے (اللہ تعالیٰ کی) رحمت نازل ہوتی ہے۔

یہ کتاب بھی ایسی ہی ایک شخصیت کا تذکرہ ہے، جس کے متعلق علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَقِیْهِ الْعَصْرِ وَعَالِمِ الْوَقْتِ، أَبِیْ حَنِیْفَةَ، ذِی الرُّتْبَةِ الشَّرِیْفَةِ، وَالنَّفْسِ الْعَفِیْفَةِ، وَالدَّرَجَةِ الْمُنِیْفَةِ: النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ زُوْطٰی مُفْتِیْ أَهْلِ الْکُوْفَةِ، وُلِدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ، وَأَنْفَذَ مَا أَوْضَحَهٗ مِنَ الدِّیْنِ الْحَنِیْفِیِّ وَأَمْضَاهُ۔ (مناقب الإمام أبی حنیفۃ وصاحبیہ ص13)

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ انہیں کے مسلک کے پیروکار اور ماننے والے موجود ہیں، جو

اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں۔ تقریباً ساڑھے تیرہ سو (1350) برس سے اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں پھیلے ہوئے مسلمان امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادی مسائل سے استفادہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ دنیا کا غالب حصہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مسائل کا پیرو ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کو دنیا امام اعظم کے عظیم لقب سے یاد کرتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بڑی جامع الکمالات ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسے ایک بلند پایہ مجتہد، عظیم فقیہ، بلند مرتبت مفسر، بے مثل اصولی و متکلّم، صوفی باصفا، ولی اللہ، عابد، متقی، پرہیزگار، مجاہد فی سبیل اللہ، عظیم مدبر اور زیرک سیاستدان تھے، ایسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر محدث اور پختہ کار حافظ الحدیث بھی تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسلام کا وہ مینارۂ نور ہیں، جن کی ضوء فشانی قیامت تک باقی رہے گی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق و ترتیب، اجتہاد و استنباط اور تدوینِ علوم کے ایسے روشن اصول دنیا کے سامنے متعارف کروائے، جنھیں بالواسطہ یا بلا واسطہ بعد کے تمام محققین، مجتہدین، مؤلفین و مصنفین اور محدثین اختیار کیے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گراں بار علمی احسانات تلے پوری ملتِ بیضا دبی ہوئی ہے، اور شاید ہی ہمارے جدید اور روشن خیال طبقے کے علم میں یہ بات بھی ہو کہ دنیا میں ماضی اور حال میں پائے جانے والے تمام قومی اور بین الاقوامی قوانین اور دستور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرتب کردہ اصول کے ہی مرہونِ منت ہیں۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حصہ میں منجانب اللہ جو محبوبیت و مقبولیت آئی، دورِ تابعین سے لے کر قیامت تک شاید ہی اس میں ان کا کوئی شریک ہو سکے، جس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کے تین چوتھائی مسلمان امام رحمۃ اللہ علیہ کی تشریحات و توضیحات پر اطمینان رکھتے ہیں، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کی فقہ کی روشنی میں وہ قرآن و حدیث کے احکام پر عمل پیراں ہیں۔

امام رحمۃ اللہ علیہ کی جامع، گوناگوں اور قابلِ رشک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر سینکڑوں کتابیں متعدد زبانوں میں لکھی گئیں اور لکھی جاتی رہیں گی، ہر زمانے کے اہلِ علم و قلم

نے آپ ؒ کی پاکیزہ زندگی پر خامہ فرسائی کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے، دیگر زبانوں کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی درجنوں کتابیں مکتبات کی زینت اور اہلِ تحقیق کی آنکھوں کا سرمۂ شداد بنی ہوئی ہیں، نہ اس کی ضرورت ماضی میں ختم ہوئی تھی اور نہ مستقبل میں ختم ہوگی، کیوں کہ ہر محقق اور قلمکار کچھ ایسے گوشوں کو سامنے لاتا ہے جو ماضی میں پس منظر میں ہوتے ہیں، اور کچھ ایسی نئی باتیں صفحۂ قرطاس پر ثبت ہوتی ہیں، جو علمی حلقوں کو شادکامی کا سامان فراہم کرتی ہیں، اور تحقیق کی ایک نئی شاہراہ وا ہوتی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کو دنیا امامِ اعظم کے لقب سے جانتی ہے۔ آپ ؒ کا یہ لقب آپ ؒ کے تمام فضائل ومحاسن کی عکاسی کرتا ہے، کیونکہ آپ ؒ علم وعمل۔ زہد وتقویٰ، ذہانت وفطانت، عظمت ومرتبت اور فقہی بصیرت، الغرض! ہر لحاظ سے دیگر ائمۂ مجتہدین پر فوقیت رکھتے ہیں۔ وہ تمام ائمۂ مجتہدین کہ جن کا سلسلۂ تقلید اُمت میں چلا ہے، ان میں امام ابوحنیفہ ؒ کو کئی ایسی خصوصیات حاصل ہیں جو کسی دوسرے امام کو نصیب نہیں ہوئیں۔ آپ ؒ کی ان خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان تمام ائمہ میں سے صرف آپ ؒ ہی تابعی ہونے کے شرف سے مشرف ہیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ: یہ سعادت اپنے زورِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی، جب تک بخشنے والا خدا نہ بخشے۔

ابنِ خلکان ؒ لکھتے ہیں: ”امام صاحب ؒ نے چار صحابہ ؓ کو پایا ہے: حضرت انس بن مالک ؓ اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ کو کوفہ میں، حضرت سہل بن سعد الساعدی ؓ کو مدینہ منورہ میں اور حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلۃ ؓ کو مکہ مکرمہ میں“۔ حافظ ذہبی ؒ خود امام صاحب ؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے انس بن مالک ؓ صحابی کو بارہا دیکھا ہے۔ حافظ ابنِ حجر ؒ ان کے ساتھ اور بہت سے دیگر حفاظ حدیث نے حضرت انس ؓ کی رویت تسلیم کی ہے، خلاف جو کچھ ہے، وہ

روایت کے ثبوت وعدمِ ثبوت میں ہے۔ ہمارے نزدیک ایک ایسے شخص کے متعلق جو صحابہ ؓ ہی کے عہد میں پیدا ہوا ہو، رؤیت تو درکنار روایت کا دعویٰ بھی بعید نہیں؛ بلکہ بہت ہی قرینِ قیاس تھا؛ لیکن کیا کیا جائے جن پر امام صاحب ؒ کا اولادِ احرار ہونا بھی شاق ہو، ان پر آپ ؒ کا طبعاً تابعین میں شمار ہونا کیوں شاق نہ ہوتا؟۔ اس لیے یہ بھی ایک معرکۃ الآرا مسئلہ بن کر رہ گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد حسن سنبھلی ؒ (المتوفیٰ 13 صفر المظفر 1305ھ/ بمطابق اکتوبر 1887ء) فرماتے ہیں:

امام ابوحنیفہ ؒ کا بعض صحابہ کرام ؓ سے روایت، اور یہ بھی اربابِ انصاف کے نزدیک بوجوہ ثابت ہے:

1. سندِ خوارزمی ؒ سے امام صاحب ؒ کا سات، چھ یا پانچ مع ایک عورت صحابہ کرام ؓ سے روایت کرنے پر علماء کا اتفاق منقول ہے۔
2. ابومحشر عبدالکریم شافعی ؒ نے صحابہ کرام ؓ سے امام صاحب ؒ کی مرویات میں ایک جز تالیف کیا ہے۔
3. غایتاً اس کے متعلق جو کہا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ان مرویات کی اسناد ضعف سے خالی نہیں، جیسا کہ ابن حجر ؒ نے ذکر کیا؛ لیکن احادیث اضعاف فضائلِ اعمال اور مناقبِ رجال میں مقبولہ اور معمولہ ہیں جیسا کہ علماء نے اس کی تصریح کی ہے۔
4. علامہ بدرالدین عینی ؒ کا امام صاحب ؒ کا صحابہ کرام ؓ سے اثباتِ سماع۔
5. امام صاحب ؒ کے اصحاب نے آپ ؒ کا سماع اور روایت ثابت کی ہے۔

حتی کہ امام صاحب ؒ کی سندات پچاس تک ہیں۔ اور امام کردری، محمد طاہر ؒ اور محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق دہلوی ؒ نے اس کا اعتراف کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ امام صاحب ؒ کے اصحاب ثقہ، متقی بلکہ حافظ الحدیث اور ائمۂ مجتہدین میں سے ہیں۔ اور ان کو اس باب میں جملہ محدثین پر ترجیح ہے کیونکہ گھر والا ہے جانتا ہے کہ اس کے گھر میں کیا ہے اور علامہ عبدالحق ؒ نے شرح سفر السعادہ میں اس

طرف اشارہ فرمایا ہے۔(تنسیق النظام شرح مسند الامام (ابوحنیفہؒ) ص 11)

حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کی تابعیت پر مستقل تصانیف بھی موجود ہیں:

1 اَلْاَحَادِيْثُ السَّبْعَةُ عَنْ سَبْعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ رَوٰى عَنْهُمُ الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ؒ: مؤلف: ابوالمکارم عبداللہ بن حسین نیشاپوری الحنفی ؒ (عربی)

2 تذکرۃ الراشد مؤلف: علامہ عبدالحی لکھنوی ؒ (عربی)

3 امام ابوحنیفہ ؒ کی تابعیت مؤلف: مولانا ڈاکٹر عبدالرشید نعمانی حفظہ اللہ

4 امام ابوحنیفہ ؒ کا شرفِ تابعیت مؤلف: حافظ ظہور احمد الحسینی حفظہ اللہ

5 صفوة النيابة بلقاء أبي حنيفة الصحابة. مؤلف: ڈاکٹر مفتی فخر الدین الغلآنی حفظہ اللہ (عربی)

لیکن ان سب فضائل وکمالات کے ساتھ ساتھ آپ ؒ بہت بڑے مظلوم بھی ہیں اور آپ ؒ اپنی زندگی میں ہی حاسدین کے حسد اور معاندین کی طعن وتشنیع کا نشانہ بنتے رہے، اور اس وقت سے لے کر اب تک یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔لیکن جس کو اللہ تعالیٰ بلند کرنا چاہیں، اس کو کون نیچا دکھا سکتا ہے؟ چنانچہ لوگوں نے آپ ؒ کو جتنا بدنام کرنے کی کوشش کی، اللہ نے اتنا ہی زیادہ آپ ؒ کو دنیا میں شہرت وعظمت عطا کی اور دن بدن آپ ؒ کے چاہنے اور ماننے والوں کی تعداد بڑھتی ہی جارہی ہے۔

کانٹوں میں ہے گھرا ہوا چاروں طرف سے پھول

پھر بھی کھلا ہوا ہے عجب خوش مزاج ہے!

ہمارے برصغیر (پاک وہند) میں انگریزی دور کی یادگار جماعت غیر مقلدین، جس کا مشن ہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی مخالفت کرنا اور آپ ؒ کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کر کے ان کو آپ ؒ سے متنفر اور بیزار کرنا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کا تابعی ہونا اس قدر ٹھوس اور وزنی دلائل سے ثابت ہے جن کا انکار کرنا نصف النہار کے وقت سورج کا انکار ہے۔بدقسمتی سے ہمارے غیر

مقلدین حضرات کو حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کی کوئی فضیلت بھی اچھی نہیں لگتی۔اس طبقے کی خواہش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو، امام ابوحنیفہ ؒ کا مقام ومرتبہ عوام الناس کی نظروں سے گرایا جائے۔اس طبقے کے لوگ آپ ؒ کے اس شرفِ تابعیت پر بھی اعتراضات کرتے رہتے ہیں اور عوام میں شکوک وشبہات پھیلانے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔اسی لیے یہ کتاب ''امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کا شرفِ تابعیت اور وحدانی روایات'' ترتیب دی گئی ہے۔

الحمدللہ! یہ کتاب بارہ (12) جلدوں میں مرتب کی گئی ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (1): حیات وخدمات

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (2): شرفِ تابعیت اور وحدانی روایات

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (3): حدیث میں مقام ومرتبہ

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (4): مرویاتِ امام ابوحنیفہ ؒ

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (5): فقہ میں مقام ومرتبہ

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (6): فقہِ اکبر اور وصایا

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (7): فضائل ومناقب

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (8): ناقدین کے موقف کا تحقیقی جائزہ

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (9): اعتراضات کا علمی جائزہ

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (10): امام ابوحنیفہ ؒ اور ابن ابی شیبہ ؒ

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (11): امام ابوحنیفہ ؒ اور خطیب بغدادی ؒ

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ (12): تقلید

اسی سلسلہ کی دوسری جلد میں نو (9) ابواب ہیں:

باب 1 حضرات تابعین ؒ کی فضلیت

باب 2 تابعی کی تعریف

باب 3 حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی تابعیت

مشنو سخنِ دشمنِ بد گوئے خدا را
با حافظِ مسکینِ خود اے دوست! وفا کن

ترجمہ خدا کے لئے، بدگو دشمن کی بات نہ سن۔ اے دوست! اپنے مسکین، حافظ کے ساتھ وفا کر۔

افسانۂ یارانِ کہن خواندم و رفتم
در یاب کہ لعل و گہر افشاندم و رفتم

ترجمہ میں قدیم دوستوں کی داستان بیان کر کے جا رہا ہوں۔ تم موتیوں کی تلاش کرتے رہو، کہ میں نے لعل اور گہر بکھیر دیئے ہیں اور میں جا رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم اور لطف وعنایت سے اس خدمت کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ اور باقی حصوں کی تکمیل کی خاص توفیق عطا فرمائے۔ اخلاص، قبولیت اور استقامت سے نوازے۔ مجھے، میرے والدین، بہن بھائیوں، گھر والوں، اساتذۂ کرام اور احباب و متعلقین کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین، ثم آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (البقرۃ:127)

اعجاز احمد اشرفی عفی عنہ

ہفتہ۔ 24 محرم الحرام 1445ھ/12 اگست 2023ء

باب 1

حضراتِ تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی فضیلت

انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں میں مقدس ترین لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تربیت یافتہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جس طبقہ کا مقام و مرتبہ ہے وہ تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دین لے کر تابعین رحمۃ اللہ علیہم کو منتقل کیا، اور پھر تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے یہ دین تمام اُمت تک پہنچا۔ اس طرح تابعین رحمۃ اللہ علیہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد قرآن وحدیث کے سب سے بڑے گواہ اور راوی قرار پائے۔ قرآن وحدیث میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین رحمۃ اللہ علیہم ہی کی فضیلت کو واضح کیا گیا ہے۔

سراج الامۃ، امام الائمہ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جان نثاروں کی زیارت کی اور اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑی بشارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مستحق بن گئے۔

حدیث 1:۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي"۔

(حسن: ترمذی رقم 3858؛ السنۃ لابن ابی عاصم رقم 1484؛ مشکوۃ رقم 6013؛ جمع الجوامع رقم 1005/ 25366؛ حسن: ھدایۃ الرواۃ: 5958)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس

مسلمان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے میری زیارت کر لی اور (اسے بھی نہیں چھوئے گی) جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھ لیا''۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد میں جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے عظیم بشارت کا اعلان ہے وہیں ان لوگوں کے لیے بھی خوش خبری ہے جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو تابعین کہلاتے ہیں، جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دل وجان سے اتباع کی اور ان کے تابع ہو کر چلے اور زندگی کے ہر دائرے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم اور نقشِ عمل کو تلاش کیا۔

1 تابعیت کی فضیلت میں آیتِ مبارکہ

آیت 1:- وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبۃ:100)

ترجمہ: وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوتِ ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راست بازی کے ساتھ اُن کے پیچھے آئے۔ اللہ ان سے راضی ہوا، اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔

معارف القرآن میں ہے:

جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) مہاجرین رضی اللہ عنہم میں سے بھی اور انصار رضی اللہ عنہم میں سے بھی، اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں۔ اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اور انصار رضی اللہ عنہم میں سے قبول اسلام اور ہجرت اور نصرت میں سب

امت سے سبقت کرنے والے اور سب سے اول رہنے والے اور جن لوگوں نے ان کے بعد ایمان اور اخلاص کے ساتھ ان سابقین اولین کی پیروی کی اور ان کے نقش قدم پر چلے تو ان سب سے اللہ راضی ہوا کہ ان کی طاعت اور خدمت کو ہجرت اور نصرت کو اور ان کی متابعت کو قبول کیا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے کہ وہ خدا سے دین و دنیا کی نعمتیں پا کر خوش ہوئے۔ اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے درختوں اور مکانات کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے۔ یہی بڑی ہے کامیابی کہ اللہ ان سے راضی ہوا۔

2 لطائف و معارف

1 سابقین اولین کی تفسیر میں علماء تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے مختلف اقوال آئے ہیں ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ سابقین اولین سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی: بیت المقدس کی طرف بھی اور کعبہ کی طرف بھی یعنی قبلہ بیت المقدس کے منسوخ ہونے سے پہلے جو لوگ ایمان لائے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ لوگ مراد ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ اس جگہ سابقین اولین سے وہ لوگ مراد ہیں جو ہجرت اور نصرت میں سابق اور اول ہیں کیونکہ سابقین اولین کا لفظ مجمل ہے جس میں یہ نہیں فرمایا کہ کس چیز میں سابق اور اول ہیں۔ پھر ان کو مہاجرین رضی اللہ عنہم اور انصار رضی اللہ عنہم کے ساتھ موصوف فرمایا۔ معلوم ہوا کہ صفتِ ہجرت اور صفتِ نصرت میں سبقت اور اولیت مراد ہے۔

2 اور ''وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ'' سے وہ لوگ مراد ہیں جو سابقین اولین کے بعد آئے اور ان کے نقش قدم پر چلے خواہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوں یا تابعین رحمۃ اللہ علیہم ہوں یا تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم یا ان سے بھی بعد۔ غرض یہ کہ والذین اتبعوھم سے تمام وہ لوگ مراد ہیں جو مہاجرین رضی اللہ عنہم اور انصار رضی اللہ عنہم کی پیروی کریں۔ خواہ وہ کسی زمانے میں ہوں۔ وہ سب جنت

کے مستحق ہیں، اور خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش۔ پس یہ آیت قیامت تک جملہ مسلمانوں کو شامل ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر ہوں اور اقوال وافعال میں ان کے پیرو ہوں۔ بغیر صحابہ رضی اللہ عنہم کے اتباع اور پیروی کے خدا کی رضا اور جنت نہیں مل سکتی اور اہل سنت والجماعت کا یہی طریقہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت اور جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر چلتے ہیں۔ اس لیے ان کو اہل سنت والجماعت کہا جاتا ہے۔

3 اس آیت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا مومن کامل ہونا معلوم ہوا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کافر اور منافق سے راضی نہیں ہوتا۔ کما قال تعالیٰ:

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ○ (آل عمران:32)

ترجمہ: تو اللہ ہرگز کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ○ (التوبۃ:96)

ترجمہ: تو اللہ ہرگز ایسے فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ کافر تھے اور نہ فاسق۔ الغرض اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین رضی اللہ عنہم اور انصار رضی اللہ عنہم کی مدح فرمائی اور انہیں جنت کی خوشخبری دی اور ان کو اپنی خوشنودی کا پروانہ عطا کیا کہ اللہ ان سے راضی ہوا۔ یہ وہ عظیم فائز المرامی ہے کہ اس کے بعد کامیابی کا کوئی درجہ باقی نہیں رہتا۔ اس آیت نے منکرین صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ اس آیت نے تمام مہاجرین رضی اللہ عنہم اور انصار رضی اللہ عنہم کا ایمان ثابت کر کے فرقۂ امامیہ کے عقیدہ کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اس لیے کہ آیت میں جس قدر وعدے ہیں وہ سبقتِ ہجرت پر اور نصرت پر موقوف ہیں ایمان اور اعمال صالحہ کا ذکر نہیں۔

4 اس آیت میں حق جل شانہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے بلا کسی شرط کے اپنی رضا اور مغفرت اور جنت کا وعدہ فرمایا بخلاف تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے یعنی بعد میں آنے والوں کے لیے یہ قید لگا دی گئی کہ بشرطیکہ وہ مہاجرین رضی اللہ عنہم اور انصار رضی اللہ عنہم کا اتباع کریں اور

اعمال اور افعال میں ان کے طریقہ پر چلیں۔ (ازالۃ الخفاء) (معارف القرآن)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم: مہاجرین رضی اللہ عنہم ہوں یا انصار رضی اللہ عنہم، اور ان کی اتباع کرنے والوں سے اپنی رضا کا اظہار فرمایا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے دل وجان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کی اور تابعی کہلائے۔ علامہ محمد بن یوسف صالحی رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

قلت: فابوحنيفة من اعيان التابعين وداخل قوله تعالىٰ: والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت تجرى من تحتها الانهار خالدين فيها ابداً، ذالك الفوز العظيم۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اجلہ تابعین میں سے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں داخل ہیں: وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبۃ:100)

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ "الخیرات الحسان" میں فرماتے ہیں:

وحينئذ فهو من اعيان التابعين الذى شمله قوله تعالىٰ والذين اتبعوهم باحسان...

ترجمہ: اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مخصوص تابعین میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبۃ:100) کے مصداق ہیں۔"

3 خیر القرون کی فضیلت

حدیث 2:۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَيْرُ

النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ، وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ"۔

(مسند احمد رقم 3594، 3963، 4130، 4173، 4217؛ بخاری رقم 2652، 3651، 6429، 6658؛ مسلم رقم 210-(2533)، 211-(2533)، 212-(2533)؛ ترمذی رقم 3859؛ ابن ماجہ رقم 2362؛ ابن حبان رقم 4328، 7222، 7223، 7227، 7228)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانہ میں ہیں۔ پھر ان کے بعد والے اور پھر ان کے بعد والے۔ پھر ایسی قومیں آئیں گی، جن کی شہادت قسم سے، اور قسم شہادت اور گواہی سے سبقت کرے گی''۔

امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث اور اس سے قبل ذکر کردہ آیت (التوبۃ:100) سے تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی فضیلت پر استدلال کیا ہے۔ پھر اس کے بعد لکھتے ہیں:

فَخَيْرُ النَّاسِ قَرْنًا بَعْدَ الصَّحَابَةِ مَنْ شَافَهَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَفِظَ عَنْهُمُ الدِّينَ وَالسُّنَنَ، وَهُمْ قَدْ شَهِدُوا الْوَحْيَ وَالتَّنْزِيلَ۔ (معرفة علوم الحدیث ص42)

ترجمہ: پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد زمانے کے لحاظ سے سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جنھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی، اور اُن سے دین اور سنت کو لے کر محفوظ کیا، اور یہی وہ لوگ ہیں جو کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد) وحی اور تنزیلِ قرآن کے گواہ ہیں۔

امام حموی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

قوله، علیه الصلاة والسلام: خیر القرون قرنی، یعنی أصحابی، ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم، یعنی التابعین وتابعی التابعین.

(معجم البلدان، ج4 ص332. المؤلف: شهاب الدین أبو عبد الله یاقوت بن عبد

الله الرومی الحموی (المتوفی: 626ھ). الناشر: دار صادر، بیروت)

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ کے فرمان: ''خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي'' سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، ''ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ'' سے مراد تابعین رحمۃ اللہ علیہم، اور ''ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ'' سے مراد تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔

حدیث 3: ۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: "اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِئُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمُ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ". الحدیث

(مسند احمد رقم 114، 177؛ ترمذی رقم 2165، 2303؛ ابن ماجہ رقم 2363؛ ابن حبان رقم 4576، 5586، 6728، 7254؛ مشکوۃ رقم 6003)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں وصیت کرتا ہوں (کہ ان کے نقشِ قدم پر چلنا)۔ پھر ان کے بارے میں جو ان سے قریب ہوں۔ پھر ان کے بارے میں جو ان سے قریب ہوں۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا، یہاں تک کہ آدمی بغیر قسم مانگے بھی قسم اٹھائیں گے۔ اور بغیر گواہی طلب کیے بھی گواہی دیں گے۔ سو جو شخص جنت کے وسط میں داخل ہونا چاہتا ہے تو وہ اس جماعت (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کا ساتھ نہ چھوڑے''۔ الحدیث

حدیث 4: ۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ". وَفِي رِوَايَةٍ: "وَيَحْلِفُونَ وَلَا يَسْتَحْلِفُونَ".

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: مشکوٰۃ رقم 6010؛ بخاری رقم 2651، 3650، 6428، 6695؛ مسلم رقم 214-(2535)، 215-(2535)؛ ترمذی رقم 2221، 2222، 2302؛ نسائی رقم 3809؛ ابوداؤد رقم 4657؛ مسند احمد رقم 19820، 19823، 19835، 19836، 19906، 19953؛ ابن حبان رقم 6729، 7229)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: ''سب لوگوں سے بہتر میرا قرن (زمانہ) ہے۔ پھر ان کا جو ان سے قریب ہیں۔ پھر ان کا جو ان سے قریب ہیں۔ پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جو گواہی دیں گی حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ (دوسری روایت میں ہے کہ وہ لوگ بغیر قسم مانگے بھی قسم اٹھائیں گے) اور (خیر القرون کے بعد آنے والے) لوگ خیانت کریں گے، اور امانت میں ان پر اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ لوگ نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہیں کریں گے۔ اور ان میں موٹاپا خوب ظاہر ہوگا (یعنی فکر آخرت سے غافل اور حلال وحرام سے بے نیاز ہوکر خوب کھائیں گے)

حدیث 5:۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟"۔ قَالَ: "الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ"۔

(مسلم رقم 216-2536؛ مسند احمد رقم 25233)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''ایک شخص نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون لوگ بہتر ہیں؟'' ۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ قرن (زمانہ) بہتر ہے جس میں میں (محمد ﷺ) ہوں۔ پھر دوسرا قرن (زمانہ) بہتر ہے پھر تیسرا''۔

حدیث 6:۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: "خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - وَاللهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، قَالَ: ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ، يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا"۔ (مسلم رقم 213-2534)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری امت

میں سب سے بہترین اس زمانے کے لوگ ہیں جن میں، میں بھیجا گیا ہوں، پھر وہ جو ان سے قریب ہوں، (راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے تیسرے زمانے کے لوگوں کا ذکر فرمایا تھا، اس لیے فرما رہے ہیں): "اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ (اس کے بعد) آپ ﷺ نے تیسرے زمانے کے لوگوں کا ذکر فرمایا تھا یا نہیں۔ پھر ان کے بعد ایسی قوم آجائے گی جو موٹاپے کو پسند کرنے والے ہوں گے، اور شہادت طلب کرنے سے پہلے ہی شہادت دیتے ہوں گے"۔

حدیث 7:۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: "هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟"۔ فَيُقَالُ: "نَعَمْ"۔ فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: "هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟"۔ فَيَقُولُونَ: "نَعَمْ"۔ فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: "هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟"۔ فَيَقُولُونَ: "نَعَمْ"۔ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند احمد رقم 11041؛ بخاری رقم 2897، 3594، 3649؛ مسلم رقم 208-(2532)، 209-(2532)؛ فضائل الصحابۃ لاحمد رقم 644؛ ابن حبان رقم 4768، 6666؛ معجم ابن الاعرابی رقم 550؛ مسند حمیدی رقم 743؛ ابویعلیٰ رقم 974)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جس میں لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی۔ کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی صحابی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ سو ان کی وجہ سے ان کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا۔ کہا جائے گا: کیا تم میں کوئی تابعی ہے؟ وہ جواب دیں گے: ہاں۔ سو ان کی برکت سے کامیابی حاصل ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ایک طائفہ جہاد کرے گا۔ کہا جائے

گا: کیا تم میں کوئی تبع تابعی ہے؟ وہ بولیں گے: ہاں۔ سو ان کی بدولت فتح و کامرانی ہوگی"۔

حدیث 8:۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَنِي، وَاللهِ لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم 32417؛ السنة لابن ابی عاصم رقم 1481؛ مسند الشامیین رقم 799؛ فوائد تمام 219؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ طُرُقٍ، وَرِجَالُ أَحَدِهَا رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 16419؛ قال الحافظ فی "الفتح" ج7 ص5: وإسناده حسن؛ الصَّحِيحَة: 3283)

ترجمہ: حضرت وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم اس وقت تک خیر و بھلائی پر رہو گے جب تک تمہارے درمیان وہ لوگ رہیں گے جنھوں نے مجھے دیکھا ہوگا، اور میری صحبت اُٹھائی ہوگی، اور تم اس وقت تک خیر و بھلائی پر رہو گے جب تک تمہارے درمیان وہ لوگ رہیں گے جنھوں نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا ہوگا، اور میری صحبت اُٹھانے والوں کی صحبت اُٹھائی ہوگی"۔

حدیث 9:۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طُوبَى لِمَنْ رَآنِي، وَطُوبَى لِمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي، طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ"۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ بَقِيَّةُ، وَقَدْ صَرَّحَ بِالسَّمَاعِ فَزَالَتِ الدُّلْسَةُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

(مجمع الزوائد رقم 16417؛ مستدرک حاکم رقم 6994؛ الاحادیث المختارة رقم 71، 86، 87؛ صحيح الجامع: 3926؛ الصَّحِيحَة: 1254)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس شخص (یعنی صحابی رضی اللہ عنہ) کے لیے خوش خبری ہے کہ جس نے مجھے دیکھا، اور اس شخص کے لیے خوش خبری ہے کہ جس نے اس شخص کو دیکھا کہ جس نے مجھے دیکھا ہے (یعنی جس نے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، یعنی وہ تابعی ہے)، ان سب کے لیے خوش خبری اور اچھا ٹھکانا ہے"۔

علمائے کرام نے اس حدیث کا مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کو قرار دیا ہے۔

(شرح (التبصرة والتذكرة = ألفية العراقي) ج2 ص160؛ مفتاح السعيدية فی شرح الألفية الحديثية ص352؛ فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي، للسخاوي ج4 ص148؛ تدريب الراوي فی شرح تقريب النواوي، للسيوطي، ج2 ص701؛ شرح نخبة الفكر فی مصطلحات أهل الأثر، للقاري، ص579)

حدیث 10:۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ"۔

(صحیح: مشکوٰۃ رقم 6012؛ جامع معمر بن راشد رقم 20710؛ مسند ابی داود طیالسی رقم 31؛ مسند الشافعی رقم 665 (ترتیب السندی)؛ مسند حمیدی رقم 32؛ مسند عبد بن حمید رقم 23؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 9178، 9179، 9180؛ شرح معانی الآثار رقم 6120؛ معجم اوسط رقم 2929؛ معجم صغیر رقم 245؛ الإبانة الکبری لابن بطة رقم 114، 115؛ مسند الشهاب القضاعی رقم 404؛ شرح السنة بغوی رقم 2253)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکریم کرو، کیونکہ وہ تمہارے برگزیدہ لوگ ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، یعنی تابعین رحمۃ اللہ علیہم۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان (تابعین) کے قریب ہیں یعنی تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم"۔

4 خیر القرون کا زمانہ

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالصَّحِيحُ أَنَّ قَرْنَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّحَابَةُ وَالثَّانِي التَّابِعُونَ وَالثَّالِثُ تَابِعُوهُمْ۔

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج ج16 ص85۔ المؤلف: أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676هـ)۔ الناشر: دار إحياء التراث العربي-

بیروت۔الطبعة: الثانية،1392۔عدد الأجزاء:18)

ترجمہ: صحیح بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کے قرن سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرن، دوسرے قرن سے تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا قرن اور تیسرے قرن سے تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا قرن مراد ہے“۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی اکثریت کا کسی کام کو بلانکیر کرنا یا چھوڑنا بھی ایک حجتِ شرعی ہے۔اور ہمیں ان کی پیروی کرنا بھی ضروری ہے۔طبقاتِ رجال کی کتابوں میں اس کی تصریح ملتی ہے کہ تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا دور 220ھ تک رہا ہے۔(عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم 110ھ تک، عہد تابعین رحمۃ اللہ علیہم 170ھ تک اور عہد تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم 220ھ تک)۔یہی وہ حضرات ہیں جن کے نقشِ قدم پر چل کر ہمیں کامیابی نصیب ہوسکتی ہے،اور وہی امت مسلمہ کا بہترین گروہ ہے۔

باب2

تابعی کی تعریف

جمہور محدثین کے نزدیک تابعی وہ خوش نصیب شخص وہ ہے جس نے بحالتِ ایمان کسی صحابیٔ رسول ﷺ کی زیارت کی ہو۔صحیح اور راجح مذہب میں تابعی ہونے کے لیے اُس کا کسی صحابی سے روایت کرنا، یا اُس کی صحبت اختیار کرنا وغیرہ شرط نہیں ہے۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت سے متعلق ائمہ کبار کے مذکورہ بالا بیانات آپ نے پڑھ لیے ہیں کہ یہ حضرات کن واشگاف الفاظ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی ہونے کا اقرار کر رہے ہیں؟

اور پھر جن حضرات نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کا اقرار کیا ہے، یہ کوئی معمولی لوگ نہیں ہیں بلکہ یہ علم حدیث اور فنِ اسماء الرجال کے ارکان شمار ہوتے ہیں اور ان کی تحقیقات پر آج تمام علومِ حدیث کا مدار ہے۔لیکن اس قدر واضح تصریحات کے باوجود کچھ لوگ بڑے شدومد سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کا انکار کردیتے ہیں۔لہٰذا ہم اس بحث کو مزید واضح کرنے کے لیے پہلے تابعی کی تعریف بحوالہ محدثین ذکر کرتے ہیں اور پھر اس تعریف کی روشنی میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کے دلائل پیش کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ جمہور محدثین کے نزدیک تابعی وہ خوش نصیب شخص ہے جس نے حالتِ اسلام میں کسی صحابیٔ رسول ﷺ کی زیارت کی ہو۔صحیح اور راجح مذہب میں تابعی ہونے کے لیے اس کا کسی صحابی سے روایت کرنا، یا اس کی صحبت اختیار کرنا وغیرہ شرط

نہیں ہے۔

1 حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۸۵۲ھ) تابعی کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَهُوَ مَنْ لَقِيَ الصَّحَابِيَّ.

(نُزْهَةُ النَّظَرِ فِي تَوضِيحِ نُخْبَةِ الْفِكَرِ فِي مُصْطَلَحِ أَهْلِ الأَثَرِ، ص143۔ الناشر: مطبعة سفير بالرياض)

ترجمہ: تابعی وہ شخص ہے جس نے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہو۔

2 نیز حافظ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وهذا هو المختار، خلافاً لِمَن اشترط في التابعي طولَ الملازمة، أو صحةَ السماع أو التمييز.

(نُزْهَةُ النَّظَرِ فِي تَوضِيحِ نُخْبَةِ الْفِكَرِ فِي مُصْطَلَحِ أَهْلِ الأَثَرِ، ص143۔ الناشر: مطبعة سفير بالرياض)

ترجمہ: تابعی کی یہی تعریف مختار (پسندیدہ) ہے۔ یہ قول مخالف ہے ان لوگوں کے جو تابعی کے لیے کسی صحابی سے طویل صحبت، یا صحابی سے اس کے سماعِ حدیث کا ثبوت، یا تمیز (کہ تابعی نے صحابی سے ایسی عمر میں ملاقات کی ہو کہ جب آدمی اچھے بھلے کی تمیز کر سکتا ہے) کی شرط لگاتے ہیں۔

3 حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م 911ھ) تابعی کی تعریف میں رقمطراز ہیں:

هُوَ (مَنْ لَقِيَهُ) وَإِنْ لَمْ يَصْحَبْهُ كَمَا قِيلَ فِي الصَّحَابِيِّ، وَعَلَيْهِ الْحَاكِمُ. قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ: وَهُوَ أَقْرَبُ. قَالَ الْمُصَنِّفُ: (وَهُوَ الْأَظْهَرُ). قَالَ الْعِرَاقِيُّ: وَعَلَيْهِ عَمَلُ الْأَكْثَرِينَ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

(تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، ج2ص700۔ الناشر: دار طيبة)

ترجمہ: تابعی وہ ہے جس نے کسی صحابی سے ملاقات کی ہو، اگرچہ اس کی صحبت اختیار نہ کی ہو۔ جیسا کہ صحابی کی تعریف کی گئی ہے (کہ صحابی وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی زیارت کی ہو، اگرچہ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت نہ ملی ہو)، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ بھی اس تعریف کے قائل ہیں۔ امام ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی تعریف اَقْرَبْ (حق کے زیادہ قریب) ہے۔ اور مُصَنِّف (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ تابعی کی یہی تعریف اَظْهَرْ (زیادہ ظاہر اور واضح) ہے۔ امام عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر اہلِ حدیث (محدثین) کا اسی پر عمل ہے۔

محدثِ کبیر حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 806ھ) نے تابعیت کی بحث میں لکھا ہے:

وقد أشارَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصحابةِ والتابعينَ بقولِه: "طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي، وَطُوبَى لِمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي"... الحديث: فاكْتَفَى فِيهِمَا بِمُجَرَّدِ الرُّؤْيَةِ.

(شرح (التبصرة والتذكرة = ألفية العراق) ج2 ص160؛ مفتاح السعيدية في شرح الألفية الحديثية ص352؛ فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي، للسخاوي ج4 ص148؛ تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، للسيوطي، ج2 ص701؛ شرح نخبة الفكر في مصطلحات أهل الأثر، للقاري، ص579)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ (کی فضیلت) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو یہ فرمایا ہے: "اس شخص (یعنی صحابی رضی اللہ عنہ) کے لیے خوش خبری ہے کہ جس نے مجھے دیکھا، اور اس شخص کے لیے خوش خبری ہے کہ جس نے اس شخص کو دیکھا کہ جس نے مجھے دیکھا ہے (یعنی جس نے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، یعنی وہ تابعی ہے)"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کی رُو سے صحابیؓ اور تابعیؒ کے لیے صرف (صحابیؓ کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، اور تابعیؒ کے لیے صحابیؓ کو) دیکھنا کافی ہے۔

حافظ رضی الدین ابراہیم بن محمد الطبری المکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 722ھ) (المنتخب في علم الحديث ص93)، حافظ برهان الدين أبو إسحاق إبراهيم بن عمر بن إبراهيم بن خليل الجعبريّ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفى: 732ھ) (رسوم التحديث في علوم

الحدیث ص149)، حافظ أبو عبد الله، محمد بن إبراهيم بن سعد الله بن جماعة الكنانى الحموى الشافعي، بدر الدين رحمۃ اللہ علیہ (المتوفى: 733ھ) (المنهل الروى فى مختصر علوم الحديث النبوى ص114)، حافظ إبراهيم بن موسى بن أيوب، برهان الدين أبو إسحاق الأبناسى، ثم القاهرى، الشافعي رحمۃ اللہ علیہ (المتوفى: 802ھ) (الشذا الفياح من علوم ابن الصلاح ج2 ص520)، حافظ شمس الدين أبو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن أبي بكر بن عثمان بن محمد السخاوى رحمۃ اللہ علیہ (المتوفى: 902ھ) (فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقى ج4 ص148)، حافظ محمد بن إبراهيم بن يوسف الحلبى القادرى التاذفى، الحنفى رضى الدين المعروف بـ ابن الحنبلى رحمۃ اللہ علیہ (المتوفى: 971ھ) (قفو الأثر فى صفوة علوم الأثر ص91)، علامہ علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروى القارى رحمۃ اللہ علیہ (المتوفى: 1014ھ) (شرح نخبة الفكر فى مصطلحات أهل الأثر ص596)، علامہ محمد بن إسماعيل بن صلاح بن محمد الحسنى، الكحلانى ثم الصنعانى، أبو إبراهيم، عز الدين، المعروف كأسلافه بالأمير رحمۃ اللہ علیہ (المتوفى: 1182ھ) (توضيح الأفكار لمعانى تنقيح الأنظار ج3 ص377)، علامہ سلیمان بن یحییٰ الاهدل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفى 1197ھ) (المنهل الروى ص42)، ڈاکٹر أبو حفص محمود بن أحمد بن محمود طحان النعيمى (تيسير مصطلح الحديث ص201) وغیرہ نے بھی اسی قول کو مختار، اظہر، راجح اور اکثر محدثین کا مذہب قرار دیا ہے۔

ائمہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے مذکورہ بیانات سے واضح ہو گیا کہ تابعی ہونے کے لیے صرف ایک شرط ہے کہ اس کی کسی صحابی سے ملاقات ہوئی ہو۔ اس کے علاوہ اس کے لیے صحبت، سماعت حدیث اور تمیز ہونا کوئی شرط نہیں ہے۔

یہی تعریف صحیح، راجح، ظاہر، مختار اور اَقْرَبُ اِلَی الْحَقِّ ہے، اور اکثر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے ہاں تابعی کی یہی تعریف مَعْمُوْلٌ عَلَیْہِ ہے۔

4 عصرِ حاضر کے اکابر غیر مقلدین کے نزدیک بھی تابعی کی یہی تعریف راجح ہے، مثلاً: بزرگ غیر مقلد عالم مولانا سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ جلال پور لکھتے ہیں:

تابعی وہ شخص ہے جس نے بحالتِ اسلام کسی صحابی سے ملاقات کی ہو، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مُتَّبِعْ بِالْاِحْسَانْ ہو، اور اسلام پر ہی وفات پائے۔ (اصطلاحات المحدثین ص8)

باب 3

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت

یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اس بحث میں تین اقوال ہیں:

اوّل: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی بھی صحابی کو نہیں دیکھا ہے، اور نہ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کا زمانہ پایا ہے۔

ثانی: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت تو کی ہے، لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ثابت نہیں ہے۔

ثالث: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رؤیت اور روایت ثابت ہے۔

1 قولِ اوّل اور اس کا بطلان

نواب صدیق حسن خان قنوجی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''ابجد العلوم'' میں لکھتے ہیں:

''لم یر أحدا من الصحابة باتفاق أهل الحديث وإن كان عاصر بعضهم على رأي الحنفية''۔ (ابجد العلوم، ص636)

ترجمہ: اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کی زیارت نہیں کی ہے، اگرچہ حنفیہ کی رائے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے معاصرت ثابت ہے، یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں حیات تھے۔

جواب: یہ اُن کی واضح غلطی ہے۔ یہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ضد میں تعصب اور عناد کا

اظہار ہے۔ انھوں نے اس سے پہلے اپنی کتاب ''الحطة في ذكر الصحاح الستة'' میں اس کے خلاف لکھا ہے، ان کو اس کا شعور نہیں رہا تھا۔ حالانکہ اس کتاب میں انھوں نے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تبييض الصحيفة'' کی ان عبارات کو ذکر کیا ہے جو ولی الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کا ثبوت ہیں۔ (الحطة في ذكر الصحاح الستة، ص75) شاید وہ بھول گئے جو پہلے لکھا تھا۔ یہ ان کے کلام میں معارضہ کی ایک مثال ہے جو اُن کے کلام میں اکثر پایا جاتا ہے، بلکہ ان کی ایک ہی کتاب میں اس سے زیادہ پایا جانا ایک معمول ہے، بلکہ ایک ہی صفحہ یا دو صفحات میں بھی پایا جاتا ہے۔ ان کی یہ بھی ایک عادت ہے کہ وہ اپنی تصانیف میں ہر قسم کی باتوں کو درج کر دیتے ہیں، چاہے وہ صریح غلط ہی کیوں نہ ہوں، یا وہ عقلی یا عامور عادیہ کے طور پر محال ہی کیوں نہ ہوں، جب وہ ان کے خیالات کے موافق ہوں۔ ان کا بہترین ردانہی کی ہمعصر عالم حضرت علامہ عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''إبراز الغي'' (ص9، 10) اور تذکرة الراشد (ص265) میں کیا ہے۔ پس ان دونوں کتابوں کی طرف مراجعت کرنی چاہیے۔

حضرت شیخ، المحقق، المحدث، قیام الدین عبد الباری الأنصاری فرنگی محلی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''التعليق المختار على كتاب الآثار'' (ص 114) میں فرماتے ہیں: پہلا قول: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے بھی ملاقات نہیں کی، اور نہ ہی کسی سے سماعتِ حدیث کی ہے۔ یہ ایسا قول ہے جس کو محققین نے قبول نہیں کیا ہے۔ اس لیے کہ اس قول کو براہینِ عقلیہ قبول نہیں کرتیں، اور نہ ہی دلائلِ نقلیہ اس کی موافقت کرتے ہیں۔

عقل تو اس کو اس لیے نہیں مانتی کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں موجود ہوں اور وہ اُن مبارک ہستیوں سے ملاقات نہ کریں؟!! اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبتِ عالیہ سے مستفیض ہوں؟!! حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان شہروں میں کئی دفعہ آئے ہوں جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہوں،

اور حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ اس کے باوجود ان سے ملاقات نہ کر سکے ہوں۔ حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ کوفہ میں ہی رہتے ہوں، اور کوفہ کے اس وقت امیر (گورنر) صحابیٔ رسول حضرت عمرو بن حریث القرشی رضی اللہ عنہ ہوں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی کئی دفعہ کوفہ تشریف لائے ہوں، صحابیٔ رسول حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے پندرہ (15) حج کیے تھے، اور حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں ہی مستقل طور پر مقیم تھے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں پچاس (50) حج کیے تھے، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کل عمر مبارک ستر (70) سال تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 80ھ میں ہوئی اور وفات 150ھ میں ہوئی۔ پس اگر فرض کریں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پہلا حج بلوغ کے وقت پندرہ سال کی عمر میں کیا، تو اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ میں پندرہ (15) حج کیے، اس لیے کہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کی وفات 110ھ میں ہوئی۔ لہٰذا یہ بہت ہی عجیب بات ہوگی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبتِ عظمیٰ سے فائدہ نہ اُٹھایا ہو، اور اُن سے بلا واسطہ احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سماع نہ کیا ہو۔ اور اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہوگی کہ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تیس سال کی ہو، اور یہ عمر بڑی پختہ عمر ہوتی ہے۔ اس کی مزید تفصیل ''شرح سفر السعادۃ''، تنسیق النظام، مقدمۃ شرح الوقایۃ اور ''أسماء رجال المشکوٰۃ'' اور مذاہبِ اربعہ کی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رؤیتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں دلائلِ نقلیہ بہت کثرت سے اور متواتر ہیں۔ اور ان کے ناقلین صرف حنفی علماء ہی نہیں، جن کے بارے میں تعصب کا گمان کیا جا سکے، اور وہ غیر محقق لوگ بھی نہیں ہیں، بلکہ اگر اثباتِ رؤیت میں اُن میں سے صرف ایک ہی کی منقول روایات پر اکتفا کیا جائے، تو بھی وہ کافی ہے، مثلاً: خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ، علامہ الذہبی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ولی العراقی رحمۃ اللہ علیہ،

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ أبو معشر حمزۃ السہمی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ الیافعی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ الجزری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ توربشتی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ، اور صاحب ''کشف الکشاف'' رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

احناف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رؤیت کے بارے میں متفق ہیں، بلکہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بلا واسطہ (یعنی کسی روای کے بغیر) روایات کو بھی روایت کرتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے ایسے مجتہد اور محدث ہیں جن پر کسی بھی طرح کا کلام ممکن نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رؤیت ثابت اور محقق ہے اور جمہور کے قول کے مطابق حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت بھی ثابت ہے۔

(الموسوعہ الحدیثیہ لمرویات الامام ابی حنیفہ، ج2 ص 88 تا 90۔ جمعہ واعدہ وعلق علیہ: العلامہ المحقق الشیخ لطیف الرحمن البہرائچی القاسمی)

2 قولِ ثانی اور ثالث: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رؤیت اور روایت دونوں ثابت ہیں

حضرت علامہ محمد زاھد الکوثری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''تانیب الخطیب'' (ص 33) میں فرماتے ہیں: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رؤیت کو جن اکابر علماء نے روایت کیا ہے، ان کے نام یہ ہیں: ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ، الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، أبو نعیم الأصبہانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ، الخطیب رحمۃ اللہ علیہ، ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ، السمعانی رحمۃ اللہ علیہ، عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ، سبط ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ، فضل اللہ التوربشتی رحمۃ اللہ علیہ، النووی رحمۃ اللہ علیہ، الیافعی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ الذہبی رحمۃ اللہ علیہ، الزین العراقی رحمۃ اللہ علیہ، ولی العراقی رحمۃ اللہ علیہ، ابن الوزیر رحمۃ اللہ علیہ، البدر العینی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس فتویٰ میں جس کو علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

نے تبییض الصحیفہ میں نقل کیا ہے، الشھاب القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ، السیوطی رحمۃ اللہ علیہ، ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔ پس حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کا انکار کرنا گویا صریح مکابرہ یا ان تمام نصوص کا انکار کرنا ہے۔

(الموسوعہ الحدیثیہ لمرویات الامام ابی حنیفہ، ج2 ص 91۔ جمعہ واعدہ وعلق علیہ: العلامہ المحقق الشیخ لطیف الرحمن البہرائجی القاسمی)

حضرت امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''معرفت علوم الحدیث'' میں فرماتے ہیں:

وَهُمْ طَبَقَاتٌ خَمْسَ عَشْرَةَ طَبَقَةً: آخِرُهُمْ مَنْ لَقِيَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَمَنْ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، وَمَنْ لَقِيَ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَمَنْ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ، وَمَنْ لَقِيَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ۔

(معرفۃ علوم الحدیث ص42)

ترجمہ: تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے پندرہ طبقات ہیں، ان میں سے آخری طبقہ وہ ہے جنھوں نے بصرہ والوں میں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے، اہلِ کوفہ میں سے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے، اہلِ مدینہ میں سے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے، اہل مصر میں سے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے، اور اہلِ شام میں سے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے۔

3 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت پر خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی تصریح

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود تصریح فرمائی ہے۔ علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (م 463ھ) علامہ ابن عبدالبر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (م 463ھ) اور علامہ حسین بن علی صیمری رحمۃ اللہ علیہ (م 436ھ) نے بہ سند متصل آپ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے:

آخذ بكتاب الله، فما لم أجد فبسنة رَسُول الله، فإن لم أجد في كتاب الله ولا سنة رَسُول الله، أخذت بقول أصحابه، آخذ بقول من شئت منهم، وأدع من شئت منهم، ولا أخرج من قولهم إلى قول غيرهم، فَأَمَّا إِذَا انتهى الأمر، أَوْ جاء إلى إِبْرَاهِيم، وَالشَّعْبِيّ، وابن سيرين، وَالحَسَن، وعطاء، وَسَعِيد بن المسيب، وعدد رجالا، فقوم اجتهدوا فأجتهد كما اجتهدوا۔

(تاریخ بغداد ج 15 ص 502؛ تاریخ بغداد و ذیولہ، ج13 ص 365؛ تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری) ج 4 ص 63 رقم 3163؛ اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص 24؛ الانتقاء ص 142-145؛ تهذيب الكمال في أسماء الرجال ج 29 ص 443؛ التّكميل في الجرح والتّعديل و مَعْرِفة الثّقات والضُّعفاء والمجَاهِيل ج 1 ص 378؛ تهذيب التهذيب ج 10 ص 451)

ترجمہ: میں (کسی بھی شرعی مسئلہ کا حل) کتاب اللہ (قرآن مجید) سے لیتا ہوں۔ اگر اس میں نہیں پاتا تو پھر سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیتا ہوں، اور اگر مجھے اس مسئلہ کا حل کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں میں سے نہیں ملتا، تو پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار کو لیتا ہوں۔ ان میں سے جس کا قول (مجھے راجح معلوم ہوتا ہے) لے لیتا ہوں، اور جس کا قول (مرجوح معلوم ہو) اس کو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ البتہ ان کے آثار کی موجودگی میں کسی غیر صحابی کا قول میں قبول نہیں کرتا۔ اور جب معاملہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، شعبی رحمۃ اللہ علیہ، ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، عطاء بن ابی ربّاح رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ اور ان جیسے دیگر تابعین تک پہنچ جائے (تو چونکہ وہ بھی میری طرح مجتہدین تھے، لہٰذا) جیسے انہوں نے اجتہاد کیا ہے، میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔

مورّخ اسلام حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (م 748ھ) نے اس سلسلے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"آخُذُ بِكِتَابِ اللهِ، فَمَا لَمْ أَجِدْ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ وَالآثَارِ الصِّحَاحِ عَنْهُ الَّتِي فَشَتْ فِي أَيْدِي الثِّقَاتِ عَنِ الثِّقَاتِ، فَإِنْ لَمْ أَجِدْ، فَبِقَوْلِ أَصْحَابِهِ آخُذُ بِقَوْلِ مَنْ شِئْتُ، وَأَمَّا إِذَا انْتَهَى الأَمْرُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، وَالْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ، فَأَجْتَهِدُ كَمَا اجْتَهَدُوا"۔

(مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه ص34)

ترجمہ: میں (مسائلِ شرعیہ کا حل) کتاب اللہ سے لیتا ہوں۔ اگر اس میں نہ ملے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن صحیح احادیث سے لیتا ہوں جو ثقہ راویوں کے ہاتھوں میں ثقہ راویوں کے ذریعے عام پھیل چکی ہیں۔ اور اگر ان دونوں (قرآن وسنت) میں مجھے کوئی حکم نہیں ملتا، تو پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے قول کو لے لیتا ہوں۔ اور جب معاملہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ جیسے مجتہدین تابعین پر آ ٹھہرتا ہے، تو جیسے انہوں نے اجتہاد کیا، میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔

دوسری روایت میں ہے:

عَن أبي يُوسُف قَالَ سَمِعت أَبَا حنيفَة يَقُول إِذا جَاءَ الحَدِيث عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم عَن الثِّقَات أخذنَا بِهِ فَإِذا جَاءَ عَن أَصْحَابه لم نخرج عَن أقاويلهم فَإِذا جَاءَ عَن التَّابِعين زاحمتهم۔

(أخبار أبي حنيفة وأصحابه ص24؛ فضائل أبي حنيفة واخباره، ومناقبه ص214)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثِ مبارکہ ثقہ راویوں سے منقول ہو، تو ہم اُس کو لیتے ہیں۔ جب مسئلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہو، تو ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول سے باہر نہیں جاتے۔ پھر جب مسئلہ تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے آتا ہے، تو میں اُس کا مقابلہ کرتا ہوں''۔

اس بیان میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صاف تصریح فرما دی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ علم واجتہاد میں ان نامور تابعین مجتہدین کے ہم پایہ ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

مجتہد بھی ہیں اور تابعی بھی ہیں، کیونکہ تابعین مجتہدین کی مزاحمت وہی کر سکتا ہے کہ جو خود ان ہی کی طرح اجتہاد اور مقامِ تابعیت پر فائز ہو۔

حافظ الدین محمد کردری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 827ھ) نے بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا بیان سے یہی استدلال کیا ہے۔ (مناقب ابی حنیفہ للکردری، ص25، 26، 35)

4 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت سے متعلق محدثین کی تصریحات

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی حضرات کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو منور کیا اور تابعیت کے مقامِ عظیم پر فائز ہوئے۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت سے متعلق محدثین کی تصریحات ملاحظہ کریں۔

1. مورّخ کبیر علامہ ابن الندیم رحمۃ اللہ علیہ (م 385ھ تقریباً) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

وكان من التابعين ولقي عدة من الصحابة۔

(کتاب الفہرست، ص ۲۵۵۔ طبع نور محمد کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے۔

2. امام ابواحمد محمد بن احمد الحاکم الکبیر رحمۃ اللہ علیہ (م 378ھ) نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں تصریح کی ہے:

نشأ بالكوفة وفات ببغداد ويعد في التابعين۔

(کتاب الاسامی والکنی، 4/175۔ طبع: مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، المدینۃ المنورۃ)

ترجمہ: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کوفہ میں پرورش پائی اور بغداد میں فوت ہوئے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے۔

3. امام شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (م 748ھ) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں تحریر فرماتے ہیں:

وُلِدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَأَرْضَاہُ ۔۔۔۔ فِی سَنَةِ ثَمَانِینَ فِی خِلَافَةِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ بِالْكُوفَةِ، وَذٰلِكَ فِی حَيَاةِ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ، وَكَانَ مِنَ التَّابِعِينَ لَهُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِإِحْسَانٍ۔

(مناقب الامام ابی حنیفة وصاحبیہ ص 13، 14)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 80ھ میں عبدالملک بن مروان رحمۃ اللہ علیہ کے زمانۂ خلافت میں بمقام کوفہ پیدا ہوئے۔ اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بقیدِ حیات تھی۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ صحابہ رضی اللہ عنہم (کا دیدار کرنے کی وجہ سے ان) کے تابعین میں سے ہیں۔

نیز حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف میں تصریح کی ہے:

أبو حنفية: النعمان بن ثابت بن زوطی، التيمی، تيم بكر بن وائل، الكوفی، الإمام، يعد فی التابعين۔

(المقتنى فی سرد الكنى، ج1 ص204 رقم 1824۔ الناشر: المجلس العلمی بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية)

ترجمہ: حضرت ابوحنیفہ: نعمان بن ثابت بن زوطی، التیمی، تیم بکر بن وائل، کوفی رحمۃ اللہ علیہ امام ہیں، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔

4. امام یحییٰ بن ابراہیم سلماسی رحمۃ اللہ علیہ (م 550ھ) فرماتے ہیں:

فأبو حنيفة أدرك الصحابة -رضی الله عنهم- فهو من التابعين۔

(منازل الأئمة الأربعة: أبی حنيفة ومالك والشافعی وأحمد، ص34، 35۔ المؤلف: أبو زكريا يحيى بن إبراهيم بن أحمد بن محمد أبو بكر بن أبی طاهر الأزدی السلماسی رحمه الله (المتوفى: 550ھ)۔ المحقق: محمود بن عبد الرحمن قدح۔ الناشر: مكتبة الملك فهد الوطنية۔ الطبعة: الأولى، 1422ھ/2002م)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا ہے، اس لیے وہ تابعین میں سے ہیں۔

5. امام محمد بن عبدالرحمان غزی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م 1167ھ) نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ

میں لکھا ہے:

التابعیّ الجليل، لقی جماعة من الصحابة۔

(دیوان الاسلام، 2/152۔ طبع: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ترجمہ: آپ رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر تابعی ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو پایا ہے۔

6. حافظ الدنیا امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (م 852ھ) اپنے ''فتاویٰ'' میں رقمطراز ہیں:

انه ادرك جماعة من الصحابة كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين فهو من طبقة التابعين، ولم يثبت ذلك لاحد من ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعی بالشام والحمادين بالبصرة، والثوری بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث بن سعد بمصر۔

(الخيرات الحسان فی مناقب أبی حنيفة النعمان۔ المؤلف: شهاب الدين أحمد بن محمد، ابن حجر الهيتمی (المتوفى: 974ھ)۔ ص48)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے ملاقات کی ہے جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سنِ ولادت 80ھ کے بعد کوفہ میں سکونت پذیر تھے۔ اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ تابعین کے طبقہ سے ہیں۔ یہ شرفِ تابعیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر ائمہ، جیسے شام کے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، بصرہ کے امام حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ اور حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ، کوفہ کے امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ، مدینہ منوّرہ کے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور مصر کے امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوا۔

7. حافظ شہیر امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (م 902ھ) نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف میں لکھا ہے:

احد من عُدّ فی التابعين۔ (فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث، 3/257)

ترجمہ: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں کیا جاتا ہے۔

8. علامۃ الدہر امام محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م 942ھ) فرماتے ہیں:

اعلم رحمك الله ان الامام ابی حنیفة رضی الله عنه من اعیان التابعین۔ (عقود الجمان ص49)

ترجمہ جان لے! اللہ تجھ پر رحم کرے! بے شک امام ابوحنیفہ ؒ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔

9 امام اسماعیل بن محمد عجلونی شافعی ؒ (م 1162ھ) آپ ؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

احد من عد فی التابعین۔ (مقدمۃ اربعون العجلونیۃ ص20)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ ؒ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔

10 حافظ زین الدین عراقی ؒ (م 806ھ)، جو حافظ ابن حجر ؒ وغیرہ مشائخِ حدیث کے استاذ ہیں، عمرو بن شعیب ؒ (م 118ھ) کے بارے میں لکھتے ہیں:

انه قد روی عنه جماعة کثیرون من التابعین

ترجمہ ان سے بڑی تعداد میں تابعین نے حدیث روایت کی ہے۔

پھر حافظ موصوف ؒ نے ان تابعین کے اسماء کی جو فہرست ذکر کی ہے، اس فہرست میں انہوں نے امام ابوحنیفہ ؒ کا اسم شریف بھی ذکر کیا ہے۔

(التقیید والایضاح شرح مقدمہ ابن الصلاح ص132۔ طبع: مکتبۃ السلفیۃ، المدینۃ المنورۃ)

11 امام برہان الدین ابناسی ؒ (م 802ھ) نے بھی امام صاحب ؒ کو عمرو بن شعیب ؒ سے روایت کرنے والے تابعین ؒ کی فہرست میں ذکر کیا ہے۔

(الشذ الفیاح من علوم ابن الصلاح، 2/540 طبع مکتبۃ الرشد الریاض)

12 شارح بخاری امام شہاب الدین قسطلانی ؒ (م 923ھ) بھی امام ابوحنیفہ ؒ کو زمرۂ تابعین میں شمار کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی ''شرح بخاری'' میں ایک مسئلہ کے ذیل میں فرماتے ہیں:

وهذا مذهب الجمهور من الصحابة كابن عباس وعليّ ومعاوية وأنس بن مالك وخالد بن الوليد وأبي هريرة وعائشة وأُم هانئ، ومن

التابعين الحسن البصري وابن سيرين والشعبي وابن المسيب وعطاء وأبو حنيفة، ومن الفقهاء أبو يوسف ومحمد والشافعي ومالك وأحمد في رواية وإسحاق بن راهويه.

(إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری، ج1 ص390)

ترجمہ یہ جمہور کا مذہب ہے۔ چنانچہ صحابہ ؓ میں سے حضرت ابن عباس ؓ، حضرت علی ؓ، حضرت معاویہ ؓ، حضرت انس بن مالک ؓ، حضرت خالد بن ولید ؓ، حضرت ابوہریرہ ؓ، حضرت عائشہ ؓ اور حضرت ام ہانی ؓ اور تابعین ؒ میں سے حضرت حسن بصری ؒ، حضرت ابن سیرین ؒ، امام شعبی ؒ، امام ابن المسیب ؒ، امام عطاء بن ابی رباح ؒ اور امام ابوحنیفہ ؒ اور فقہاء میں سے امام ابویوسف ؒ، امام محمد ؒ، امام شافعی ؒ، امام مالک ؒ اور امام احمد ؒ اسی کے قائل ہیں۔

13 امام محمد بن یوسف صالحی ؒ (م 942ھ) اور امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی ؒ (م 973ھ) یہ دونوں جلیل القدر بزرگ، امام صاحب ؒ کی تابعیت کا اقرار کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

فابو حنیفة رضی الله عنه من اعیان التابعین و داخل فی قوله تعالیٰ:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (سورۃ التوبہ: ۱۰۰)

(عقود الجمان، ص50، 51؛ الخیرات الحسان، ص48)

ترجمہ امام ابوحنیفہ ؒ فضلاء تابعین میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں داخل ہیں:

آیت 1:- وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبة:100)

ترجمہ وہ مہاجر و انصار ؓ جنہوں نے سب سے پہلے دعوتِ ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راست بازی کے ساتھ اُن کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوا، اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔

14 علامہ ہاشم سندھی ؒ ''اتحاف الاکابر'' میں فرماتے ہیں:

"فمن الصحابة الذين ادركهم ابوحنيفة الكوفى ؓ، عبدالله بن اوفیٰ ؓ ومنهم انس بن مالك ؓ خادم النبى ﷺ منهم عمرو بن حريث ؓ ومنهم عبدالله بن الحارث بن جزء الزبيدى ؓ۔"......الخ

(الموسوعه الحديثيه لمرويات الامام ابى حنيفه، ج2 ص94 تا113۔ جمعه واعده وعلق عليه: العلامه المحقق الشيخ لطيف الرحمن البهرائجى القاسمى)

ترجمہ ان صحابہ ؓ میں سے جن کو امام ابوحنیفہ ؒ نے پایا، یہ ہیں: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ، حضرت انس بن مالک ؓ خادمِ رسول ﷺ، حضرت عمرو بن حریث ؓ، حضرت عبداللہ بن الحارث بن جز الزبیدی ؓ وغیرہ صحابہ ؓ ہیں۔

خلاصہ امام ابوحنیفہ ؒ درجۂ تابعیت پر فائز ہیں اور تابعی کی فضیلت ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سابقیت، مقربیت، رضائے الٰہی، وعدۂ دخولِ جنت اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا، فوزِ عظیم، خیریتِ زمان۔ یہ ساری فضیلتیں امام ابوحنیفہ ؒ کو حاصل ہیں۔

5 امام دارقطنی ؒ کی رائے اور تحقیق

امام دارقطنی ؒ امام ابوحنیفہ ؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"لم يلق ابوحنيفة احداً من الصحابة الا انه راى انسا بعينه، ولم يسمع منه"۔

ترجمہ امام ابوحنیفہ ؒ نے کسی صحابی سے ملاقات نہیں کہ البتہ انہوں نے حضرت انس ؓ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، مگر ان سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

لیکن دارقطنی ؒ کی یہ رائے انصاف اور تحقیق پر مبنی نہیں ہے۔ انہوں نے سوائے حضرت انس ؓ کے سارے صحابہ ؓ کی زیارت کی نفی کی۔ ہم سب سے آخری صحابی صرف حضرت ابوطفیل ؓ کی بات کو لیتے ہیں، آپ ؓ کی وفات 110ھ میں ہوئی ہے اور صاحب درمختار کے بقول امام صاحب ؒ نے کل 55 حج کیے ہیں اور پندرہ حج حضرت ابوطفیل ؓ کی حیات میں کیے ہیں۔ ابوطفیل ؓ مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھے اور امام ابوحنیفہ ؒ نے 15 سال کی عمر میں پہلا حج اپنے والد کی معیت میں کیا ہے۔ لہٰذا عقل اس بات کو کس طرح تسلیم کرے کہ امام صاحب ؒ کی ملاقات سوائے حضرات انس ؓ کے کسی صحابی سے نہیں ہوئی ہے، جب کہ حضرت ابوطفیل ؓ مسجد حرام میں تشریف رکھتے ہوں اور امام صاحب ؒ بالغ بھی ہوں اور پھر بھی صحابہ ؓ کی ملاقات سے گریز کرتے رہیں؟ اس مدت میں تو سماعِ حدیث بھی یقینی ہے، اور دارقطنی ؒ کا یہ قول کہ حضرت انس ؓ کو امام صاحب ؒ نے دیکھا، مگر ان سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ سو اس کا جواب بھی ہو گیا۔ نیز ہم نے اوپر چند علمائے کرام کے حوالے سے حضرت امام صاحب ؒ کی حضرت انس ؓ سے روایت کو بیان کر دیا ہے۔

پس جس طرح امام صاحب ؒ کو حضرات صحابہ ؓ کی ملاقات کے مواقع حاصل ہوئے۔ آپ ؒ کے ہم عصر دوسرے ائمہ کو حاصل نہیں ہوئے اور حضرت انس ؓ کی ملاقات کا معاملہ تو مخالفین کو بھی تسلیم ہے، چناں چہ نواب صدیق حسن خان صاحب ؒ فرماتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ کی زیارت کی ہے''۔

تمام بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ باتفاق محدثین کرام حضرت امام صاحب ؒ تابعی ہیں اور صحابہ کرام ؓ کے ساتھ آپ ؒ کی ملاقات ثابت ہے، جیسا کہ مفتی عبدالرؤف

سکھروی کے والد گرامی مفتی عبدالحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، یہ تو حفاظ ہیں اور علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ، ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ، علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ جزری رحمۃ اللہ علیہ سب کی شہادت موجود ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

آخر میں امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں:

کفی نعمان فخراً ما رواہ
من الاخبار عن غرر الصحابة

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کے لیے اتنا کافی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔

6 ایک اصولی بات

یہ حضرت امام امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں شرفِ تابعیت کی شہادت ہے، اور ظاہر ہے کہ یہ ایک مثبت دعویٰ ہے۔ اس کے مقابلے میں جو کچھ کہا جاتا ہے، وہ ایک منفی چیز ہے۔ اصولی طور پر مثبت کو منفی پر مقدم ہونا چاہیے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جزء رفع الیدین میں بڑے پتے کی بات لکھی ہے:

فَإِذَا رَوَىٰ رَجُلَانِ عَنْ مُحَدِّثٍ، قَالَ أَحَدُهُمَا: رَأَيْتُهُ فَعَلَ. وَقَالَ الْآخَرُ: لَمْ أَرَهُ فَعَلَ. فَالَّذِي قَالَ: قَدْ رَأَيْتُهُ فَعَلَ فَهُوَ شَاهِدٌ. وَالَّذِي قَالَ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ هُوَ بِشَاهِدٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَحْفَظِ الْفِعْلَ. وَهٰكَذَا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لِشَاهِدَيْنِ شَهِدَا أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَىٰ فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ بِإِقْرَارِهِ، وَشَهِدَ آخَرَانِ أَنَّهُ لَمْ يُقِرَّ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ يَقْضِي بِقَوْلِ الشَّاهِدَيْنِ اللَّذَيْنِ شَهِدَا

بِإِقْرَارِهِ وَيَسْقُطُ مَا سِوَاهُ. وَكَذٰلِكَ قَالَ بِلَالٌ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ، وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ: «لَمْ يُصَلِّ». فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ بِلَالٍ، لِأَنَّهُ شَاهِدٌ، وَلَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَىٰ قَوْلِ مَنْ قَالَ: لَمْ يُصَلِّ حِينَ لَمْ يَحْفَظْ.

(قرة العينين برفع اليدين في الصلاة، ص 14۔ المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256هـ)۔ الناشر: دار الأرقم للنشر والتوزيع، الكويت۔ الطبعة: الأولى، 1404هـ-1983م)

ترجمہ: پھر جب ایک محدث سے دو اشخاص روایت کرنے والے ہوں۔ ان میں سے ایک کہے: میں نے اس کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور دوسرا کہے: میں نے اس کو ایسا کرتے نہیں دیکھا ہے۔ پس ان میں مثبت شاہد ہے اور منفی میں جواب دینے والا شاہد نہیں ہے، کیونکہ اسے کوئی چیز محفوظ نہیں ہے۔ ایسا ہی کہنا ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا کہ دو شاہدوں نے گواہی دی۔ ایک نے اقرار کیا: ''اس کے ذمہ ایک ہزار درہم ہیں''۔ دوسرا کہتا ہے: ''کوئی اقرار نہیں کیا''۔ پس ان اقرار کرنے والوں کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا، کیونکہ وہ شاہد ہیں، اور دوسروں کی بات کو نہیں مانا جائے گا۔ اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھا ہے، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی ہے''۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بات کو قبول کیا جائے گا، کیونکہ یہ شہادت ہے اور نفی کرنے والے کی بات کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

باب 4

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت پر مندرجہ ذیل پانچ اقوال ملتے ہیں:

۱ پہلے قول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 80ھ میں ہوئی۔

۲ دوسرے قول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 70ھ میں ہوئی۔

۳ تیسرے قول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 61ھ میں ہوئی۔

۴ تیسرے قول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 60ھ میں ہوئی۔

۵ تیسرے قول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 63ھ میں ہوئی۔

1 پہلا قول: 80 ہجری

جمہور ائمہ کے نزدیک یہ قول مقبول، معروف اور مختار ہے، یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت راجح قول کے مطابق 80 ہجری میں ہوئی۔

1 آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر پوتے امام اسماعیل بن حماد رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۱۲ھ) کا بیان ہے:

وُلِد جدی فی سنۃ ثمانین۔

(تاریخ بغداد وذیولہ، ج13 ص326۔طبع: دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: میرے دادا جان (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) 80 ہجری میں پیدا ہوئے۔

2 حافظ برہان الدین ابناسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۸۰۲ھ) اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۰۲ھ) امام اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ومولدہ فیما قالہ حفیدہ اسماعیل بن حماد سنۃ ثمانین۔

(الشذ الفیاح من علوم ابن الصلاح، 2/ 734۔طبع: مکتبۃ الرشد الریاض؛ فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث، 3/ 257۔طبع: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 80 ہجری میں ہوئی جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے امام اسماعیل بن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

3 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاذِ کبیر امام ابونعیم فضل بن دکین رحمۃ اللہ علیہ (م 218ھ) نے بھی تصریح کی ہے:

وُلِدَ أبو حَنِيفَةَ سَنَةَ ثَمَانِينَ۔

(التاریخ الصغیر، 2/ 93، للبخاریؒ، طبع: دارالمعرفۃ، بیروت؛ تاریخ ابی زرعۃ الدمشقی، ص ۱۱۸، طبع: دارالکتب العلمیۃ، بیروت؛ تاریخ مولد العلماء ووفیاتہم ج1 ص199؛ أخبار أبي حنيفة وأصحابه ص18؛ الانتقاء في فضائل الثلاثة الأئمة الفقهاء مالك والشافعي وأبي حنيفة ص122، 123)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولد أبو حنيفة، رضي الله عنه، سنة ثمانين من الهجرة في خلافة عبد الملك بن مروان. قال أبو عمر بن عبد البر: ولا خلاف في مولده أنه ولد سنة ثمانين من الهجرة، وكذا قال محمد بن سعد، عن الواقدي، عن حماد بن أبي حنيفة، أنه قال: ولد أبو حنيفة سنة ثمانين، وهذا أصح الأقوال. (مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، للعيني، ج3 ص120)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ عبدالملک بن مروان رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت میں 80ھ میں پیدا ہوئے۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 80ھ میں ہوئی۔ ایسا ہی محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے، انھوں نے حماد بن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 80ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ

صحیح ترین قول ہے۔

استاذ ابوزہرہ مصری رحمۃ اللہ علیہ نے 80ھ والے قول کو ترجیح دی ہے، اور تصریح کی ہے کہ اکثر محدثین اسی کے قائل ہیں۔

(ابوحنیفۃ حیاتہ وعصرہ، آراؤہ وفقہہ ص15۔طبع: دارالفکر العربی، القاہرۃ)

2 دوسرا قول: 70 ہجری

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 70ھ میں ہوئی۔

1 حضرت امام ابوقاسم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وأبو حنيفة في رواية ابن كاس ولد سنة سبعين وفي رواية حماد سنة ثمانين وتوفي سنة خمسين ومائة

(روضة القضاة وطريق النجاة، ج4 ص1497۔المؤلف: علي بن محمد بن أحمد، أبو القاسم الرحبيّ المعروف بابن السِّمناني (المتوفى: 499 هـ)۔الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت-دار الفرقان، عمان)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن کاس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق 70ھ میں پیدا ہوئے۔ اور حضرت حماد بن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق 80ھ میں پیدا ہوئے۔ اور 150ھ میں وفات پائی۔

2 امام سمعانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الانساب'' کے باب ''الخاء والزاء'' میں ''خزاز'' کے تذکرہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولد سنة سبعين، وتوفي سنة خمسين ومائة۔

(الأنساب، ج5 ص111 رقم 1383۔المؤلف: عبد الكريم بن محمد بن منصور التميمي السمعاني المروزي، أبو سعد (المتوفى: 562هـ)۔ الناشر: مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 70ھ میں پیدا ہوئے، اور 150ھ میں فوت ہوئے۔

3 علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 855ھ) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ

پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ويقال: ولد سنة سبعين.

(مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، للعيني، ج3 ص120؛ عمدة القاري شرح صحيح البخاري ج9 ص95)

ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت 70ھ ہے۔

عصرِ حاضر کے عظیم محقق علامہ زاہد الکوثری (المتوفی 1371ھ) نے اسی قول کو ترجیح دی ہے، اور اس پر انھوں نے کئی ٹھوس شواہد بھی پیش کیے ہیں۔

(تانیب الخطیب علی ماساقه فی ترجمة ابی حنیفه من الاکاذیب، ص39 تا 43۔ تالیف: حضرت علامه مولانا محمد زاهد الحسن الکوثری رحمه الله (المتوفی 1371ھ)

3 تیسرا قول: 61 ہجری

تیسرے قول کے مطابق حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 61ھ میں ہوئی۔ یہ قول بالعموم بہت سی نگاہوں سے اوجھل رہا ہے۔ اس قول سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت سے متعلق بہت سے شبہات خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔ بیشک یہ قول مختار نہیں ہے، لیکن اس قول کو بھی کئی محدثین اور مؤرخین کی تائید حاصل ہے۔

1 أسند الحارثي في "كشف الآثار" 901: عن أحمد بن محمد، قال: حدثنا عبد الله بن إبراهيم بن قتيبة، قال: حدثنا الحسن الخلال، قال: سمعت مزاحم بن ذَوّاد بن عُلبَة يذكر عن أبيه أو غيره، قال: "ولد أبو حنيفة سنة إحدى وستين، ومات سنة خمسين ومائة".

(الموسوعه الحديثيه لمرويات الامام ابی حنيفة، ج2 ص15۔جمعه واعده وعلق عليه: العلامه المحقق الشيخ لطيف الرحمن البهرائجي القاسمي)

قَالَ: حَدَّثَنَا حسن ابن الخلال، قال: سمعت مزاحم بن ذواد بن علبة يذكر، عن أبيه أو غيره، قال: ولد أَبُو حنيفة سنة إحدى وستين، ومات سنة خمسين ومائة.

(تاریخ بغداد ج 15 ص 444-الناشر: دار الغرب الإسلامی - بیروت، تاریخ بغداد وذیولہ، ج13 ص 331۔ الناشر: دار الکتب العلمیة-بیروت)

ترجمہ امام مُزاحم بن ذَوَّاد رحمۃ اللہ علیہ، اپنے والد حضرت ذَوَّاد رحمۃ اللہ علیہ، یا کسی اور شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ''حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 61ھ میں اور وفات 150ھ میں ہوئی''۔

2 سنن ترمذی کے راوی امام مُزاحم بن ذَوَّاد رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں۔

أنه ولد عام إحدی وستین۔ (مناقب الامام الأعظم ابی حنیفہ للکردری، ج1 ص5)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 61ھ میں ہوئی۔

3 امام ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وكانت ولادة أبي حنيفة سنة ثمانين للهجرة، وقيل: سنة إحدى وستين، والأول أصح۔ (وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان ج5 ص413)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 80ھ میں ہوئی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 61ھ میں ہوئی۔

4 حضرت علامہ عبد القادر بن محمد بن نصر الله القرشي، أبو محمد، محيي الدين الحنفي رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: 775ھ) فرماتے ہیں:

الصَّحِيح أَنه ولد سنة ثَمَانِينَ وَقيل إِحْدَى وَسِتِّينَ وَقيل ثَلَاث وَسِتِّينَ۔ (الجواهر المضية في طبقات الحنفية ج1 ص27)

ترجمہ صحیح یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 80ھ میں ہوئی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 61ھ میں ہوئی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 63ھ میں ہوئی۔

4 علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام مُزاحم بن ذَوَّاد رحمۃ اللہ علیہ، اپنے والد حضرت ذَوَّاد رحمۃ اللہ علیہ، یا کسی اور شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ''حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 61ھ میں

اور وفات 150ھ میں ہوئی''۔

(مغانی الأخیار فی شرح أسامی رجال معانی الآثار، للعینی، ج3 ص120)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

وَقیل: مولده سنة إِحْدَى وَسِتِّين۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج9 ص95)

ترجمہ کہا گیا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 61ھ میں ہوئی۔

6 علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 973ھ) بعض علماء کا شاذ قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أنه ولد سنة إحدی وستین۔ (الخیرات الحسان ص42۔ طبع: مدنی کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 61ھ میں ہوئی۔

4 چوتھا قول: 60 ہجری

چوتھے قول کے مطابق حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 60ھ میں ہوئی۔ یہ قول امام محمد بن ابراہیم الوزیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 840ھ) کا ہے، کیونکہ انھوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ وفات 150 ہجری ذکر کیا ہے، اور ساتھ تصریح کی ہے کہ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر نوے (90) سال سے متجاوز تھی۔

اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت کم از کم ساٹھ (60) ہجری بنتا ہے۔

أنّ أبا حنيفة كان من المعمّرين، وتأخّرت وفاته إلى سنة خمسين ومائة، وقد جاوز التسعين۔

(الرَّوضُ البَاسِمُ فی الذّبِّ عَنْ سُنَّةِ أبي القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ج1 ص313۔ المؤلف: ابن الوزير، محمد بن إبراهيم بن علي بن المرتضى بن المفضل الحسني القاسمي، أبو عبد الله، عز الدين، من آل الوزير (المتوفى: 840ھ)۔ الناشر: دار عالم الفوائد للنشر والتوزيع۔ عدد الأجزاء: 2)

5 پانچواں قول: 63 ہجری

پانچویں قول کے مطابق حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 63ھ میں ہوئی۔ یہ

قول حافظ عبدالقادر قرشی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 775ھ) نے نقل کیا ہے۔

الصَّحِيح أَنه ولد سنة ثَمَانِين وَقيل إِحْدَى وَسِتِّين وَقيل ثَلَاث وَسِتِّين وَأَجْمعُوا على أَنه مَاتَ سنة خمسين وَمِائَة۔

(الجواهر المضية في طبقات الحنفية، ج1 ص27۔ المؤلف: عبد القادر بن محمد بن نصر الله القرشي، أبو محمد، محيي الدين الحنفي (المتوفى: 775هـ)۔ الناشر: مير محمد كتب خانه- كراتشي۔ عدد الأجزاء: 2)

6 اہم علمی نکتہ

دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں قول کی روایات کے مطابق امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 80ھ میں نہیں، بلکہ 70ھ، 63ھ، 61ھ، 60ھ، میں ہوئی، جن کی مناسبت سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عمر وصال کے وقت 80 سے 90 سال بنتی ہے۔ گویا پہلے قول کے لحاظ سے اِن اقوال کو ماننے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر میں 10 سے 20 سال کا واضح فرق پڑتا ہے۔ اگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کا سال آخری چار اقوال میں سے کسی ایک کو بھی تسلیم کرلیا جائے، تو اس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت یا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماع کرنے پر بعض لوگوں نے جو اعتراضات و اشکالات وارد کیے ہیں، وہ خود بخود ختم ہوجاتے ہیں۔

باب 5

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں باحیات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

1 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شرفِ تابعیت

تابعی کی مذکورہ تعریف کو سامنے رکھا جائے تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تابعی ہونا بالکل واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نہیں، کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے شرفِ ملاقات حاصل کیا ہے۔ جیسا کہ متعدد نامور محدثین کے حوالے آپ پڑھ چکے ہیں۔ لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہونا شک وشبہ سے بالا ہے۔ البتہ محدثین رحمہم اللہ علیہم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے؟

1 علامہ امیر ابن ماکولا رحمۃ اللہ علیہ (م 475ھ) کی تحقیق میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے، چنانچہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

يقال انه ادرك اربعة من الصحابة۔

(الاکمال، ج6، ص416۔ طبع: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے۔

2 امام ابوبکر محمد بن احمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 483ھ) لکھتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چار صحابہ

کرام کی زیارت کا شرف پایا ہے:

لِأَنَّهُ كَانَ من جملَة التَّابِعين فَإِنَّهُ رأى أَرْبَعَة من الصَّحَابَة أنس بن مَالك وَعبد الله بن أبي أوفى وَأَبُو الطُّفَيْل وَعبد الله بن حَارِث بن جُزْء الزبيدِيّ رَضِي الله عَنْهُم. وَقد كَانَ مِمَّن يجْتَهد فِي عهد التَّابِعين وَيعلم النَّاس.

(أصول السرخسي، ج1 ص314. المؤلف: محمد بن أحمد بن أبي سهل شمس الأئمة السرخسي (المتوفى: 483هـ). الناشر: دار المعرفة-بيروت. عدد الأجزاء: 2)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہؒ تابعین میں سے ہیں۔ اس لیے کہ انھوں نے صحابہ کرامؓ میں چار حضرات: حضرت انس بن مالکؓ، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ، حضرت ابوالطفیلؓ، اور حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء الزبیدیؓ کی زیارت کی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ زمانۂ تابعین میں ہی مجتہد کے درجہ پر فائز ہو چکے تھے۔ آپؒ لوگوں کو درس وتدریس کے ذریعے لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔

3 امام ابن حجر مکیؒ (م 973ھ) ''شرحِ مشکوٰۃ'' میں لکھتے ہیں:

ادرك الامام الاعظم ثمانية من الصحابة۔

(تنسیق النظام شرح مسند الامام، ص10۔ للعلامہ محمد حسن سنبھلیؒ۔ طبع: نور محمد کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہؒ نے آٹھ صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی ہے۔

امام صاحبؒ کے سنِ ولادت سے متعلق مؤرخین کے پانچ اقوال اوپر ذکر کیے گئے ہیں۔ اب اگر امام اعظم ابوحنیفہؒ کا سنِ ولادت 70 ہجری یا اس سے پہلے قرار دیا جائے، تو اس صورت میں کم از کم چالیس (40) سال صحابہ کرامؓ کا زمانہ پایا ہے، کیونکہ آخری صحابی جو اس دنیا سے رخصت ہوئے، وہ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہؓ ہیں، جن کا انتقال راجح قول کے مطابق 110 ہجری میں ہوا ہے۔

(معرفة الصحابة لابی نعیم، ج5 ص2943؛ اسد الغابة رقم الترجمة 6035؛ تاریخ اسلام للذہبی ج3 ص12؛ سیر اعلام النبلاء رقم 177؛ الاصابة فی تمییز الصحابة رقم 10166؛ تہذیب التہذیب ج5 ص82

رقم 135؛ تقریب التہذیب رقم 3111)

ان چالیس سالوں کے دوران بڑی کثرت سے صحابہ کرامؓ دنیا میں موجود تھے، جن میں کئی کبار صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں۔

اگر امام صاحبؒ کی ولادت مشہور اور راجح قول کے مطابق 80ھ میں ہوئی، جیسا کہ امام صاحبؒ کے پوتے امام اسماعیل بن حمادؒ (م 212ھ) اور دیگر محدثین کے بیانات آپ پڑھ چکے ہیں کہ امام اعظمؒ 80ھ میں پیدا ہوئے، تو اس صورت میں بھی آپؒ کو صحابہ کرامؓ کے زمانے کا ایک مُعتدَبِہ حصہ نصیب ہوا، اور آپؒ نے اپنی زندگی کے پورے تیس سال صحابہ کرامؓ کے اس مبارک دور میں بسر کیے ہیں۔ اس وقت (80ھ) تک اگرچہ تقریباً تمام کبار صحابہ کرامؓ کا انتقال ہو چکا تھا، لیکن صغار صحابہ کرامؓ (جو عہدِ نبوی میں نوعمر تھے) کی ایک پوری جماعت اُس وقت بھی بقیدِ حیات تھی۔

امام صاحبؒ کی خوش نصیبی تھی کہ آپؒ نے اس مبارک زمانہ میں آنکھ کھولی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمالِ مبارک کی زیارت کرنے والوں میں سے کئی حضرات بقیدِ حیات تھے، جیسا کہ حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

وُلد سنة ثمانين في حياة صغار الصحابة۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۲، ص۵۲۹)

ترجمہ: امام ابوحنیفہؒ 80ھ میں صغار صحابہؓ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں کم عمر تھے) کی حیات میں پیدا ہوئے۔

ملکِ معظم، سلطانِ عادل، عالمِ باعمل سیف الدین عیسیٰ بن ابی بکر (المتوفی 624ھ) جو کہ سلطان صلاح الدین ایوبی (المتوفیٰ 589ھ) کے بھتیجے اور اُن کے بعد ملکِ شام کے حاکم رہے، فرماتے ہیں:

فأبو حنيفة أدرك جماعة من الصحابة و عاصرهم۔ مولده يقتضي ذلك، فإنه ولد سنة ثمانين، و عاش الى خمسين و مائة۔ فقد أمكن اللقاء لوجود جماعة من الصحابة في ذلك العصر۔

(السہم المصیب فی کبد الخطیب، ص76)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو پایا ہے، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے ہم عصر ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اُن کی ملاقات ہونے کا مقتضی ہے، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ 80ھ میں پیدا ہوئے، اور 150ھ تک زندہ رہے۔ اس لیے اس وقت تک باحیات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک پوری جماعت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ہونا ممکن ہے۔

حافظ الشام امام محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م 942ھ) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف میں لکھتے ہیں:

وُلد، رضی اللہ عنہ، بالکوفۃ علی الصحیح، و ذلک فی حیاۃ جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ عنہم۔ (عقود الجمان ص60)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صحیح قول کے مطابق کوفہ میں پیدا ہوئے، اور یہ وہ زمانہ تھا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت باحیات تھی۔

مورّخ اسلام حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (م 774ھ) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ میں فرماتے ہیں:

وھو اقدمھم وفاۃ لانہ ادرك عصر الصحابۃ، ورأی انس بن مالك، قیل وغیرہ۔ (البدایۃ والنہایۃ، ۷/۸۶۔ طبع: دار الفکر، بیروت)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تمام ائمہ متبوعین میں سب سے قدیم الوفات ہیں، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی دیکھا ہے۔

محدث علامہ عبدالغنی الغنیمی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (م 1298ھ) لکھتے ہیں:

وابو حنیفۃ امام مجتھد، ادرك بعض الصحابۃ۔

(کَشْفُ الْاِلْتِبَاس عَمَّا اَوْرَدَہُ الْاِمَامُ الْبُخَارِیُّ عَلٰی بَعْضِ النَّاس، ص90۔ طبع: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب)

ترجمہ: ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام اور مجتہد ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا ہے۔

مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد اپنی کتاب ''علمائے اسلام'' میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایامِ ولادت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی اصحاب زندہ تھے۔ مثلاً: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بصرہ میں، اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کوفہ میں، اور سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں اور ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ مکہ معظّمہ میں رہتے تھے۔

(ماخوذ از دوماہی مجلہ زمزم ص14، 15، جمادی الاولیٰ، جمادی الاخریٰ 1426ھ، غازی پور، انڈیا)

2 آپ رحمۃ اللہ علیہ صحبت، تمیز اور سماعِ حدیث کے لحاظ سے بھی تابعی ہیں

جمہور کی تعریفِ تابعیت کی رُو سے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تابعی ہونا شک وشبہ سے بالا ہے لیکن جمہور کے برعکس بعض محدثین نے تابعی کی تعریف میں جو چند زائد شرائط لگائی ہیں:

(1) اس نے صحابی رضی اللہ عنہ کی صحبت بھی اختیار کی ہو۔

(2) اس نے صحابی رضی اللہ عنہ کی زیارت اس عمر میں کی ہو جس میں آدمی اچھائی اور برائی کی تمیز کر سکتا ہو۔

(3) اس نے صحابی رضی اللہ عنہ سے حدیث بھی سنی ہو۔

تابعی کی یہ تعریف اگرچہ مرجوح ہے لیکن اس تعریف کے لحاظ سے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں۔ چنانچہ ماقبل آپ خود امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین کے بیانات ملاحظہ کر چکے ہیں کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کئی بار زیارت کی ہے، اور جب وہ کوفہ تشریف لاتے، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ضرور ان کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔

اب اگر یہ صحبت نہیں ہے تو پھر صحبت کس چیز کا نام ہے؟

نیز حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے شہر کوفہ میں رہائش پذیر

تھے۔ اب یہ کیسے ممکن ہے کہ بصرہ سے تشریف لانے والے صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صحبت تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملی ہو، لیکن خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے شہر میں رہنے والے صحابی رضی اللہ عنہ کی صحبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ محروم رہے ہوں؟

اسی طرح اس تعریف میں تابعی کے لیے دوسری شرط کہ اس نے حالت تمیز میں صحابی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہو، اس شرط کے لحاظ سے بھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں۔ کیونکہ علامہ ابن الوزیر رحمۃ اللہ علیہ (م 840ھ) کا بیان گزر چکا ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تمیز کی عمر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ملاقات کی تھی۔ اور امام یحییٰ بن ابراہیم سلماسی رحمۃ اللہ علیہ (م 550ھ) کا یہ بیان گزر چکا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے 95ھ میں، جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر پندرہ سال تھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور سماعتِ حدیث کی تھی۔ بلکہ امام محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ (م 230ھ) نے ''الطبقات'' میں تو یہ بھی نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی یاد رکھا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ خضاب (مہندی) لگایا کرتے تھے۔ جیسا کہ پہلے بحوالہ گزر چکا ہے۔ لہٰذا یہ ایک ٹھوس دلیل ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات حالتِ تمیز میں کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ (م ۹۷ھ) کی وفات کے وقت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 17 سال تھی اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے 16 سال کی عمر میں ان سے حدیث بھی سنی تھی اور اس کو یاد بھی رکھا تھا۔ اب اس سے بڑھ کر تمیز کی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے؟

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ (م 110ھ) کی وفات کے وقت تو آپ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال کے نوجوان تھے۔

نیز اس تعریف کی تیسری شرط سماعتِ حدیث کے لحاظ سے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے براہِ راست احادیث سن کر ان کو روایت بھی کیا ہے۔

3 امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے مبارکہ

1 علامہ عبدالقادر قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات اور سماعت کی ہے، ان کے نام یہ ہیں:

حضرت عبد الله بن أنيس رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الله بن جُزْء الزبيديؓ رضی اللہ عنہ، حضرت أنس بن مَالك رضی اللہ عنہ، حضرت جَابِر بن عبد الله رضی اللہ عنہ، حضرت مَعْقِل بن يَسَار رضی اللہ عنہ، حضرت واثلة بن الْأَسْقَع رضی اللہ عنہ، حضرت عائشة بنت عجرد رضی اللہ عنہا۔

(الجواهر المضية في طبقات الحنفية، ج1 ص28۔ المؤلف: عبد القادر بن محمد بن نصر الله القرشي، أبو محمد، محيي الدين الحنفي (المتوفى: 775ھ)۔ الناشر: مير محمد كتب خانه- كراتشي۔ عدد الأجزاء: 2)

2 محدثِ جلیل امام محمد علی بن محمد علان شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1057ھ) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرے میں تصریح کرتے ہیں:

وأدرك أربعة من الصحابة بل ثمانية منهم أنس وعبد الله بن أبي أوفى وسهل بن سعد وأبو الطفيل وقد نظم بعضهم أسماء بعض من روى عنه الإمام أبو حنيفة من الصحابة فقال:

أبو حنيفة زين التابعين روىٰ
عن جابر و ابن جزء و الرضى أنس
و معقل و حريثي و واثلة
و بنت عجرد علم الطيبين قَبَس

(الفتوحات الربانية على الأذكار النواوية، ج2 ص155، 156۔ المؤلف: محمد بن علان الصديقي الشافعي الأشعري المكي (المتوفى: 1057ھ)۔ الناشر: جمعية النشر والتأليف الأزهرية۔ عدد الأجزاء: 7)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چار بلکہ آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے۔ ان

میں سے بعض یہ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ۔

3 حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کے ناموں کو بعض اہلِ علم نے اپنی نظم میں جمع کر دیا ہے۔ اس نظم کا مفہوم یہ ہے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جو زینتِ تابعین ہیں، انھوں نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا۔

انہی حضرات میں سے ایک ابوالفیاح عبدالحی ابن عماد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ وہ 150ھ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

وفيها توفي الإمام أبو حنيفة النّعمان بن ثابت الكوفيّ، مولى بني تيم الله بن ثعلبة، ومولده سنة ثمانين، رأى أنسا وغيره، ونظم بعضهم من لقي من الصحابة فقال:

لقي الإمام أبو حنيفة ستّة
من صحب طه المصطفى المختار
أنسا وعبد الله نجل أنيسهم
و سميّه ابن الحارث الكرّار
و زد ابن أوفى وابن واثلة الرّضى
و اضمم إليهم معقل بن يسار

(شذرات الذهب في أخبار من ذهب، ج2 ص229۔ المؤلف: عبد الحي بن أحمد بن محمد ابن العماد العَكري الحنبلي، أبو الفلاح (المتوفى: 1089هـ)۔ الناشر: دار ابن كثير، دمشق-بيروت۔ الطبعة: الأولى، 1406هـ-1986م۔ عدد الأجزاء: 11)

4 حضرت علاء الدین الحصکفی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1088ھ) فرماتے ہیں:

وَصَحَّ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ سَمِعَ الْحَدِيثَ مِنْ سَبْعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ كَمَا بُسِطَ فِي أَوَاخِرِ مُنْيَةِ الْمُفْتِي، وَأَدْرَكَ بِالسِّنِّ نَحْوَ عِشْرِينَ صَحَابِيًّا كَمَا بُسِطَ فِي أَوَائِلِ الضِّيَاءِ.

ترجمہ: یہ بات صحیح اور درست ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی ہے، جیسا کہ کتاب ''مُنْيَةُ الْمُفْتِي'' کے اواخر میں ہے۔ اور جیسا کہ کتاب ''الضِّيَاءِ'' کے اوائل میں ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے۔

حضرت عَلَّامَةُ شَمْسُ الدِّينِ مُحَمَّدُ أَبُو النَّصْرِ بْنُ عَرَبِ شَاهِ الْأَنْصَارِيُّ الْحَنَفِيُّ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی منظوم کتاب ''الْأَلْفِيَّةُ'' جو ''جَوَاهِرُ الْعَقَائِدِ وَدُرَرُ الْقَلَائِدِ'' کے نام سے موسوم ہے، میں اُن آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام بیان کیے ہیں، جن سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

مُعْتَقِدًا مَذْهَبَ عَظِيمِ الشَّانِ
أَبِي حَنِيفَةَ الْفَتَى النُّعْمَانِ
التَّابِعِيِّ سَابِقِ الْأَئِمَّةِ
بِالْعِلْمِ وَالدِّينِ سِرَاجِ الْأُمَّةِ
جَمْعًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ أَدْرَكَا
أَثَرَهُمْ قَدِ اقْتَفَى وَ سَلَكَا
طَرِيقَةً وَاضِحَةَ الْمِنْهَاجِ
سَالِمَةً مِنَ الضَّلَالِ الدَّاجِي
وَ قَدْ رَوَى عَنْ أَنَسٍ، وَ جَابِرِ
وَ ابْنِ أَبِي أَوْفَى كَذَا عَنْ عَامِرِ
أَعْنِي أَبَا الطُّفَيْلِ ذَا ابْنَ وَاثِلَةَ

وَ ابْنَ أُنَيْسٌ الْفَتٰى وَ وَاثِلَةْ
عَنِ ابْنِ جُزْءٍ قَدْ رَوَى الْإِمَامُ
وَ بِنْتُ عَجْرَدٍ هِيَ التَّمَامُ
فَرَضِيَ اللهُ الْكَرِيمُ دَائِمًا
عَنْهُمْ وَ عَنْ كُلِّ الصِّحَابِ الْعُظَمَا

(رد المحتار على الدر المختار، ج 1 ص 64۔ المؤلف: ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي (المتوفى: 1252ھ)۔ الناشر: دار الفكر-بيروت۔ الطبعة: الثانية، 1412ھ-1992م۔ عدد الأجزاء: 6)

(الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار، ص 14، 15۔ المؤلف: محمد بن علي بن محمد الحِصْني المعروف بعلاء الدين الحصكفي الحنفي (المتوفى: 1088ھ)۔ الناشر: دار الكتب العلمية۔ الطبعة: الأولى، 1423ھ-2002م)

5 حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام ذکر ہیں جو کہ کتاب ''الضیاء'' میں بیان ہوئے ہیں:

حضرت ابْنُ نُفَيْلٍ رضی اللہ عنہ، حضرت وَاثِلَةُ رضی اللہ عنہ، حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ، حضرت ابْنُ أَبِي أَوْفٰى رضی اللہ عنہ، حضرت ابْنُ جُزْءٍ رضی اللہ عنہ، حضرت عُتْبَةُ رضی اللہ عنہ، حضرت الْمِقْدَادُ رضی اللہ عنہ، حضرت ابْنُ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ، حضرت ابْنُ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ، حضرت سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ، حضرت أَنَسٌ رضی اللہ عنہ، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ، حضرت مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ رضی اللہ عنہ، حضرت مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ رضی اللہ عنہ، حضرت أَبُو أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، حضرت أَبُو الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ۔

یہ اٹھارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام ہیں۔ اور ان کے علاوہ اور بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کے ناموں سے میں واقف نہیں ہو سکا۔ اور کتاب ''تَنْوِيرُ الصَّحِيفَةِ'' میں یہ زائد نام بھی ذکر کیے گئے ہیں:

حضرت عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ رضی اللہ عنہ، حضرت عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ، حضرت ابْنَ

عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، حضرت سَهْلَ بْنَ مُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ۔

(رد المحتار علی الدر المختار، ج 1 ص 64)

6 حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے، ان میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء اور اُن کے سنینِ وفات امام ابن الاثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 630ھ) کی تصریح کے مطابق یہ ہیں:

1 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، متوفی 93ھ (اسد الغابۃ رقم 258)

2 حضرت السائب بن خلاد الانصاری رضی اللہ عنہ (المتوفی 91ھ) (اسد الغابۃ رقم 1909)

3 حضرت السائب بن یزید رضی اللہ عنہ (المتوفی 80ھ، 82ھ، 86ھ) (اسد الغابۃ رقم 1926)

4 حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، متوفی 88ھ، 91ھ (اسد الغابۃ رقم 2294)

5 حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ عنہ، متوفی 81ھ، یا 86ھ (اسد الغابۃ رقم 2497)

6 حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ، متوفی 100ھ، 110ھ (اسد الغابۃ رقم 2747)

7 حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، متوفی 86ھ، 87ھ (اسد الغابۃ رقم 2830)

8 حضرت عبداللہ بن بسر المازنی رضی اللہ عنہ، متوفی 88 یا 96ھ (اسد الغابۃ رقم 2839)

9 حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ، متوفی 87، یا 89ھ (اسد الغابۃ رقم 2849)

10 حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، متوفی 80، یا 84، یا 85، یا 92ھ (اسد الغابۃ رقم 2864)

11 حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ، متوفی 85، 87، 88ھ (اسد الغابۃ رقم 2873)

12 حضرت عبداللہ بن عامر العزی الاصغر رضی اللہ عنہ، متوفی 85ھ (اسد الغابۃ رقم 3032)

13 حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْقُرَشِيُّ الْهَاشِمِيُّ رضی اللہ عنہ، متوفی 84ھ (اسد الغابۃ رقم 3226)

14 حضرت عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، متوفی 104ھ (اسد الغابۃ رقم 3288)

15 حضرت عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ الْقُرَشِيُّ الْهَاشِمِيُّ رضی اللہ عنہ، متوفی 87ھ (اسد الغابۃ رقم 3470)

16 حضرت عُتْبَةُ بْنُ النُّدَّرِ السلمی ؓ، متوفی 87ھ (اسد الغابۃ رقم 3560)

17 حضرت عُمَر بْنِ أَبِي سَلَمَة بْنِ عَبْدِ الأسد الْقُرَشِيّ المخزومی ؓ، متوفی 83ھ (اسد الغابۃ رقم 3836)

18 حضرت عَمْرو بن أخطب أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيّ ؓ، متوفی 93ھ (اسد الغابۃ رقم 3854)

19 حضرت عمرو بن حریث ؓ، متوفی 85ھ (اسد الغابۃ رقم 3903)

20 حضرت قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبِ بن حلحلة بن عمرو بن كليب بن أصرم ؓ، المتوفی 86ھ (اسد الغابۃ رقم 4263)

21 حضرت مالک بن اوس النصری ؓ، متوفی 92ھ (اسد الغابۃ رقم 4565)

22 حضرت مالک بن الحویرث ؓ متوفی 94ھ (اسد الغابۃ رقم 4586)

23 حضرت محمد بن حاطب ؓ، متوفی 86ھ (اسد الغابۃ رقم 4717)

24 حضرت مَحْمُود بن الربيع بن سراقة الأنصاری الخزرجی ؓ، متوفی 96ھ، یا 99ھ (اسد الغابۃ رقم 4776)

25 حضرت محمود بن لبید ؓ، متوفی 96ھ (اسد الغابۃ رقم 4780)

26 حضرت مقدام بن معدیکرب ؓ، متوفی 87ھ (اسد الغابۃ رقم 5077)

27 حضرت واثلہ بن اسقع ؓ، متوفی 83ھ، یا 85ھ (اسد الغابۃ رقم 5429)

28 حضرت یزید بن الاصم ؓ، متوفی 103ھ، یا 104ھ (اسد الغابۃ رقم 5528)

29 حضرت أَبُو أمامة بن سهل بن حنيف ؓ، متوفی 100ھ (اسد الغابۃ رقم 5697)

5 حضرت امام نسائی ؒ (المتوفی 303ھ) اور امام طحاوی ؒ (المتوفی 321ھ) کے شاگردِ رشید امام عبد اللہ بن محمد السعدی المعروف بہ ''ابن ابی العوام'' ؒ (المتوفی 335ھ) نے بھی مذکورہ صحابہ کرام ؓ میں سے پندرہ (15) صحابہ ؓ کے اسمائے مبارکہ ذکر کرنے کے بعد ان کے بارے میں تصریح کی ہے کہ یہ حضرات امام ابوحنیفہ ؒ کے سنِ ولادت (80ھ) کے بعد بھی کئی سال تک بقیدِ حیات رہے، اور

امام موصوف ؒ نے ان حضرات میں سے ہر ایک کے سنِ وفات سے متعلق متقدمین ائمۂ حدیث کے اقوال بھی سند کے ساتھ نقل کیے ہیں۔

(فضائلِ ابی حنیفہ واخبارہ ومناقبہ ص 223 تا 232)

نیز امام موصوف ؒ نے ان انتیس (29) صحابہ کرام ؓ (جن کے نام اوپر ذکر کر دیئے گئے ہیں) کے علاوہ ایک اور صحابی، حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری ؓ (المتوفی 81ھ) کا اضافہ کیا ہے۔ (فضائلِ ابی حنیفہ واخبارہ ومناقبہ ص 232)

8 قدیم مؤرخ علامہ محمد بن سعد ؒ (المتوفی 230ھ) نے بھی متعدد ایسے صحابہ کرام ؓ کا تذکرہ کیا ہے جو امام ابوحنیفہ ؒ کے سنِ ولادت (80ھ) کے بعد کافی عرصہ تک زندہ رہے۔ ان میں سے ایک صحابی حضرت عتبہ بن عبد السلمی ؓ بھی ہیں، جن کا انتقال بقول علامہ ہیثم بن عدی ؒ (متوفی 207ھ) اور بقول علامہ واقدی ؒ (المتوفی 207ھ) 87ھ ہجری میں ہوا۔ (الطبقات الصغیر ج 2 ص 63)

9 اسی طرح محدث علامہ محمد حسن سنبھلی ؒ (المتوفی 1305ھ) نے بھی بیس ایسے صحابہ کرام ؓ کے اسماء کی فہرست ذکر کی ہے جو کہ امام ابوحنیفہ ؒ کے سنِ ولادت (80ھ) کے بعد تک بقیدِ حیات تھے۔ ان میں یہ دو صحابہ ؓ بھی ہیں جو کہ امام ابن الاثیر ؒ کے حوالے سے ذکر کردہ صحابہ کے علاوہ ہیں:

حضرت بسر بن ارطاۃ ؓ، المتوفی 86ھ (الإصابة في تمييز الصحابة رقم 642)

حضرت طارق بن شہاب بجلی کوفی ؓ، المتوفی 82 یا 83، یا 84ھ

(الإصابة في تمييز الصحابة رقم 4245) (تنسیق النظام فی مسند الامام ص 9)

خلاصہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کے سنِ ولادت (80ھ) کے بعد کم از کم تینتیس (33) صحابہ کرام ؓ باحیات تھے جن سے آپ ؒ کی ملاقات ہونا ممکن ہے۔

10 بزرگ غیر مقلد عالم محمد ابراہیم سیالکوٹی ؒ (المتوفی 1956ء) بھی امام ابوحنیفہ ؒ کے بارے میں یہ تسلیم کرتے ہیں:

''آپ ؒ کے ایامِ ولادت میں نبی اکرم ﷺ کے کئی اصحاب زندہ تھے۔ مثلاً:

حضرت انس بن مالک ؓ بصرہ میں، اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ کوفہ میں، اور حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ مدینہ منورہ میں اور حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ ؓ مکہ معظّمہ میں رہتے تھے''۔ (نامور فقہاء ومحدثین ص13)

4 آپ ؒ کی صحابہ ؓ سے سماعت وروایتِ حدیث

امام صاحب ؒ کو جیسے یہ فضیلت حاصل ہے کہ آپ ؒ نے متعدد صحابہ ؓ کے جمالِ مبارک کی زیارت کی ہے، ایسے ہی آپ ؒ کو یہ اعزاز بھی ملا کہ آپ ؒ نے ان میں سے متعدد صحابہ ؓ سے نبی انور ﷺ کی احادیث کو سن کر ان کو روایت بھی کیا ہے۔ امام محمد بن یوسف صالحی شافعی ؒ (م942ھ) آپ ؒ کے خصائص بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

انہ رأی بعض الصحابة وسمع منهم۔ (عقود الجمان، ص180)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ ؒ نے بعض صحابہ ؓ کو دیکھا ہے اور اُن سے احادیث کی سماعت بھی کی ہے۔

مجدد مائۃ دہم حضرت ملا علی قاری ؒ (م1014ھ) تحریر کرتے ہیں:

وقد ثبت رویتہ لبعض الصحابة واختلف فی روایته عنهم والمعتمد ثبوتها۔ (ذیل الجواہر المضیئۃ، ج2، ص453)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ ؒ کا بعض صحابہ ؓ کو دیکھنا ثابت ہے۔ البتہ آپ ؒ کا صحابہ ؓ سے روایت حدیث کرنا مُختَلَف فِیہِ ہے۔ لیکن قابلِ اعتماد بات یہ ہے کہ آپ ؒ کا ان سے روایت کرنا ثابت ہے۔

مورّخِ کبیر امام عماد الدین ابن کثیر ؒ (م774ھ) امام صاحب ؒ کے ترجمہ میں فرماتے ہیں:

وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ أَنَّهُ رَوَى عَنْ سَبْعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ. فَاللهُ أَعْلَمُ.

(البداية والنهاية، ج13 ص416۔ الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان)

ترجمہ: بعض محدثین نے ذکر کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے سات صحابہ ؓ سے روایت حدیث کی ہے۔

وہ سات صحابہ کرام ؓ جن سے امام ابوحنیفہ ؒ نے روایت حدیث کی ہے، ان کے اسماء کو شارح طحاوی، امام عبدالقادر قرشی ؒ (م775ھ) بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والذی سمعه منهم رضی الله عنهم اجمعین عبدالله بن انیس، و عبدالله بن جزء الزبیدی، وانس بن مالك، وجابر بن عبدالله، ومعقل بن یسار، وواثلة بن الاسقع، وعائشة بنت عجرد۔

(الجواہر المضیئۃ فی طبقات الحنفیۃ، ج1، ص28۔ طبع میر محمد کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ ؒ نے جن (سات) صحابہ کرام ؓ سے احادیث سنی ہیں، وہ یہ ہیں: (1) حضرت عبداللہ بن انیس ؓ، (2) حضرت عبداللہ بن جزء ؓ، (3) حضرت انس بن مالک ؓ، (4) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ، (5) حضرت معقل بن یسار ؓ، (6) حضرت واثلہ بن اسقع ؓ اور (7) حضرت عائشہ بنت عجرد ؓ۔

ان سات صحابہ ؓ میں سے تین صحابہ ؓ حضرت انس بن مالک ؓ، حضرت عبداللہ بن حارث الزبیدی ؓ اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے امام ابوحنیفہ ؒ کا سماعِ حدیث کرنا مشہور محدث حافظ ابونعیم اصفہانی ؒ (م430ھ) مؤلف ''حلیۃ الاولیاء'' (جو علامہ خطیب بغدادی ؒ (م463ھ) وغیرہ محدثین کے بھی استاذ ہیں) نے بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ علامہ سبط ابن الجوزی ؒ (م654ھ) ان سے بہ سندِ متصل نقل کرتے ہیں:

ذکر من رأی ابوحنیفة رحمه الله من الصحابة و روی عنهم انس بن مالك، وعبدالله بن الحارث الزبیدی، و یقال عبدالله بن ابی اوفی الاسلمی۔

(''الانتصار والترجیح للمذہب الصحیح'' لسبط ابن الجوزی ؒ، مشمولہ ''الفقہ واصول الفقہ''، ص459۔ از

علامہ زاہد الکوثری رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور ان سے روایت حدیث کی ہے، وہ یہ ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ۔ اور کہا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ہیں۔

ان مذکورہ تین صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اوّل الذّکر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سماع کا اقرار علامہ یحییٰ بن ابراہیم سلماسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۵۰ھ) نے بھی کیا ہے جیسا کہ ان کا حوالہ پہلے گزر چکا ہے۔

اسی طرح دوسرے صحابی حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سماع کا اقرار کئی اور اَجلّہ محدثین نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن العماد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (م1089ھ) لکھتے ہیں:

وذكر الحافظ العامري في تأليفه: "الرياض المستطابة" وكذلك ملخّصه صالح بن صلاح العلائي، ومن خطّه نقلت، أن الإمام أبا حنيفة رأى عبد الله بن الحارث بن جزء الصحابي، وسمع منه قوله صلّى الله عليه وسلّم: "من تفقّه في دين الله كفاه الله همّه ورزقه من حيث لا يحتسب". انتهى.

(شذرات الذهب في أخبار من ذهب، ج2 ص230۔ المؤلف: عبد الحي بن أحمد بن محمد ابن العماد العَكري الحنبلي، أبو الفلاح (المتوفى: 1089هـ)۔ الناشر: دار ابن كثير، دمشق - بيروت۔ الطبعة: الأولى، 1406هـ - 1986م)

ترجمہ حافظ عامری رحمۃ اللہ علیہ (ان کا پورا نام ہے: امام ابوزکریا عماد الدین یحییٰ بن ابوبکر بن محمد العامری الیمنی رحمۃ اللہ علیہ (م893ھ)۔ یہ ادیب، محدث اور حافظ الحدیث تھے۔ انہوں نے متعدد کتب نافعہ تالیف کی ہیں: (کشف الظنون، ج1، ص937، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت؛ ہدیۃ العارفین، ج2، ص529، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت) نے اپنی کتاب "الریاض المستطابۃ" (فِي جُمْلَةِ مَنْ رَوَى فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنَ الصَّحَابَةِ)

میں ذکر کیا ہے، اسی طرح اس کتاب کے مُلخِّص امام صالح بن صلاح علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہے اور میں ان ہی کی تحریر سے نقل کر رہا ہوں:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن حارث جزء رضی اللہ عنہ صحابی کو دیکھا تھا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث سنی تھی: "جو آدمی دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ) حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے غم کی کفایت کرتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا"۔

اس حدیث کو حافظ المغرب شیخ الاسلام علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمۃ اللہ علیہ (م463ھ) نے بھی سندِ متصل کے ساتھ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ (م 182ھ) کے واسطے سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سماع کے ثبوت میں لکھا ہے:

أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ج1 ص203)

ترجمہ بے شک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔

نیز امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں یہ تصریح بھی کی ہے:

إنه رأى أنس بن مالك وسمع من عبد الله بن الحارث بن جَزْء الزبيدي، فيعد بذلك في التابعين۔

(الاستغناء في معرفة المشهورين من حملة العلم بالكنى، ج1، ص572۔ طبع دار ابن تیمیۃ، الریاض)

ترجمہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی تھی اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا تھا، چنانچہ اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین میں شمار کیا جاتا ہے۔

اسی طرح تیسرے صحابی حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے

سماع کا اقرار کرنے والوں میں محدثِ شام حافظ محمد بن یوسف صالحی ؒ (م 942ھ) بھی ہیں۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنهما مات سنة سبع و ثمانين او خمس و ثمانين، فلعل الامام سمع منه و عمره سبع سنين او خمس سنين۔

(عقود الجمان، ص59)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ کا انتقال ۸۷ھ یا ۸۵ھ میں ہوا۔ ممکن ہے جب امام ابوحنیفہ ؒ نے ان سے حدیث کا سماع کیا۔ اس وقت آپ ؒ کی عمر سات یا پانچ سال ہو۔

نیز صحابیہ حضرت عائشہ بنت عجرد ؓ سے امام صاحب ؒ کے سماع کی تصریح امام الجرح والتعدیل حافظ یحییٰ بن معین ؒ (م 233ھ) نے بھی کی ہے۔ چنانچہ وہ اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں:

سَمِعت يحيى يَقُول أَبُو حنيفَة صَاحب الراى قد سمع من عَائِشَة بنت عجرد فِيمَا قَالَ۔

(تاريخ ابن معين (رواية الدوري)، ج3 ص480، رقم 2347۔ المؤلف: أبو زكريا يحيى بن معين بن عون بن زياد بن بسطام بن عبد الرحمن المري بالولاء، البغدادي (المتوفى: 233ھ)۔ الناشر: مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي - مكة المكرمة)

حدثنا يحيى بن مَعِين أن أبا حنيفة صاحب الرأى سمع عائشة بنت عجرد تقول: سمعت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: "أكثر جنود الله في الأرض الجراد"... الحديث.

(لسان الميزان، ج4 ص385۔ الناشر: دار البشائر الإسلامية؛ مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار للعيني، ج3، ص125۔ طبع: دار الكتب العلمية، بيروت؛ اسد الغابة في تمييز الصحابة، ج7 ص190۔ طبع دار الكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ: بے شک امام ابوحنیفہ ؒ صاحب الرائے نے حضرت عائشہ بنت عجرد ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ خود سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "زمین پر اللہ کا سب سے بڑا لشکر ٹڈیوں کا ہے"۔

علاوہ ازیں کئی جلیل القدر محدثین نے امام ابوحنیفہ ؒ کی صحابہ ؓ سے روایت کردہ احادیث کے مجموعے تیار کیے ہیں، جن کی تفصیل ان شاء اللہ ہم آگے کتاب میں بیان کریں گے۔ یہ بھی امام صاحب ؒ کی صحابہ ؓ سے سماعت حدیث کی روشن دلیل ہے۔

الغرض محدثین نے تابعی کے لیے جتنی شرائط ذکر کی ہیں وہ سب بحمد اللہ! امام اعظم ابوحنیفہ ؒ میں پائی جاتی ہیں اور آپ ؒ ہر لحاظ سے تابعی ہیں۔ یہ تابعی ہونا آپ ؒ کے اُن اوصاف میں سے ہے کہ جن میں ائمہ متبوعین میں سے کوئی امام بھی آپ ؒ کا شریک نہیں ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ: یہ سعادت اپنے زورِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی، جب تک بخشنے والا خدا نہ بخشے۔

باب 6

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماعت و روایتِ حدیث

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چار صحابہ رضی اللہ عنہم: حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ، اور حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی کئی صحابہ رضی اللہ عنہم مثلاً حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ (م 85ھ) اور حضرت سہل بن ساعد رضی اللہ عنہ (م 88ھ) وغیرہ سے ملاقات کی ہے۔

مورّخ شہیر علامہ ابن العماد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (م 1089ھ)، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

وفيها توفى الإمام أبو حنيفة النّعمان بن ثابت الكوفيّ، مولى بني تيم الله بن ثعلبة، ومولده سنة ثمانين، رأى أنسا وغيره، ونظم بعضهم من لقي من الصحابة فقال:

لقي الإمام أبو حنيفة ستّة
من صحب طه المصطفى المختار
أنسا وعبد الله نجل أنيسهم

و سمیّه ابن الحارث الكرّار
و زد ابن أوفى وابن واثلة الرّضى
و اضمم إليهم معقل بن يسار

(شذرات الذهب في أخبار من ذهب، ج2 ص229۔ المؤلف: عبد الحي بن أحمد بن محمد ابن العماد العَكري الحنبلي، أبو الفلاح (المتوفى: 1089ھ)۔ الناشر: دار ابن كثير، دمشق-بيروت۔ الطبعة: الأولى، 1406ھ-1986م)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جن صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی اُن کے ناموں کو بعض علماء نے ایک نظم میں جمع کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چھ اُن اشخاص کو دیکھا ہے جنہوں نے حضرت طٰہٰ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے۔

وہ چھ اصحاب یہ ہیں: (1) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، (2) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ، (3) حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ، (4) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، (5) حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ، (6) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ۔

امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م 973ھ) اپنی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

ادرك الامام الاعظم ثمانية من الصحابة، فمنهم انس و عبدالله بن ابی اوفٰی و سهل بن سعد و ابو الطفيل۔

(تنسیق النظام شرح مسند الامام، ص10؛ مرقاۃ المفاتیح ج1 ص29)

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے جن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

ان مذکورہ چھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔ مثلاً:

1 حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

2 حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

3 حضرت عمرو بن حُریث رضی اللہ عنہ

4 حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا

5 حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ

آپ نے ان پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کرنے کے علاوہ ان سے احادیث کا سماع بھی کیا ہے۔

اسمائے گرامی اُن آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جن سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات اور سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا:

حضرت أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، حضرت جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ، حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ، حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ رضی اللہ عنہ، حضرت مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ، حضرت وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ، حضرت عَائِشَةُ بِنْتُ عَجْرَدٍ رضی اللہ عنہا۔

(البدایة والنهایة ت الترکی (ابن کثیر) ج 13 ص 416؛ البدور المضیة فی تراجم الحنفیة (محمد حفظ الرحمن الکملائی) ج 9 ص 289؛ الجواہر المضیئۃ بحوالہ: الموسوعة الحدیثیة لمرویات الامام ابی حنیفة ج 3 ص 324)

عصرِ حاضر کے مشہور ادیب اور عظیم محقق شیخ ابوزہرہ مصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

ان كتاب المناقب جميعا يذكرون انه التقى ببعض الصحابة و بعضهم يذكر انه روى عنهم احاديث، وانه ارتفع بذلك الى رتبة التابعين، و يسبق بهذا الفضل الفقهاء الذين عاصروه كسفيان الثورى والاوزاعى ومالك وغيره من اقرانه. ولم يختلف الرواة فى ان اباحنيفة التقى ببعض الصحابة الذين عمروا وعاشوا الى نهاية المائة الاولى اوما يقاربها، او عاشوا اشطرا من عقد التاسع منها، و ذكروا اسماء كثير من الصحابة التقى بهم ورأهم: منهم انس بن مالك

الذى توفى سنة 93، و عبدالله بن ابى اوفى المتوفى سنة 87، وواثلة بن اسقع المتوفى سنة 85، وابو الطفيل عامر بن واثلة المتوفى سنة 102، وهو آخر الصحابة موتا، وسهل بن ساعد المتوفى 88 وغيرهم.

(ابوحنیفة حیاته وعصره، آراؤه وفقهه، ص 69، 60۔ طبع: دارالفکر العربی، قاہرہ)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب نویس سب یہی ذکر کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے اور ان میں سے بعض تو یہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ اس وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین کے رتبہ پر فائز مانا گیا ہے اور اس شرفِ تابعیت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے معاصر فقہاء جیسے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ پر برتری حاصل ہے۔

اور راویوں کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بعض مُعَمَّر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملے تھے جو پہلی صدی کے اواخر، یا اس کے قریب قریب زندہ رہے، یا جو پہلی صدی کے نانویں عشرہ (90ھ) تک باحیات تھے۔ اور انہوں نے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام بھی ذکر کیے ہیں جن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ملاقات کی تھی اور ان کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔ ان میں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ المتوفی 93ھ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ المتوفی 87ھ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ المتوفی 102ھ، جو مکہ میں سب صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد فوت ہوئے اور حضرت سہل بن ساعد رضی اللہ عنہ المتوفی 88ھ وغیرہم بھی ہیں۔

خلاصۃ المرام: ماقبل تفصیل سے واضح ہوگیا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم (خصوصاً حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ) سے ملاقات کی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات اس قدر واضح اور مضبوط دلائل سے ثابت ہے کہ اس کا انکار سوائے ضدی اور متعصب کے کوئی نہیں کرسکتا۔

بنابریں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کرنا ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کے

ثبوت کے لیے کافی ہے، کیونکہ آپ ؒ نے ملاحظہ کرلیا ہے کہ تابعی کی راجح، واضح، مختار، اَقْرَبُ اِلَی الْحَقِّ اور عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ مَعْمُوْلٌ عَلَيْهِ تعریف یہی ہے کہ تابعی کے لیے صرف ایک شرط ہے کہ اس نے کسی صحابی ؓ سے ملاقات کی ہو۔

اب دار العلوم دیوبند کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

دار العلوم دیوبند انڈیا

سوال نمبر: 32238

عنوان: امام اعظم ؒ نے تقریباً دس صحابہ ؓ سے ملاقات کی ہے؟

سوال: ابو الحسن الدار قطنی ؒ (جو کہ خطیب بغدادی ؒ سے کئی برس قبل یعنی 385 ہجری میں وفات پا چکے تھے) سے پوچھا گیا کہ کیا امام ابوحنیفہ ؒ کا انس (بن مالک ؓ) سے سماع (سننا) صحیح ہے؟؟؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ اور نہ ہی ابوحنیفہ ؒ کا انس ؓ کو دیکھنا ثابت ہے، بلکہ ابوحنیفہ ؒ نے تو کسی صحابی ؓ سے بھی ملاقات نہیں کی ہے۔ تاریخ بغداد (جلد 4 صفحہ 208 ت 1895 وسندہ صحیح)۔ سوالات السہمی للدار قطنی (صفحہ 263 ت 383)

جواب نمبر: 32238

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی(د): 1041=241-6/1432

دار قطنی ؒ کی مذکورہ بات کو علماء محققین اور کبار محدثین نے تسلیم نہیں کیا، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ لکھتے ہیں: "أدرك الإمام أبوحنيفة جماعة من الصحابة لأنه ولد بالكوفة سنة ثمانين من الهجرة وبها يومئذ من الصحابة عبد الله بن أبي أوفى فإنه مات بعد ذلك بالاتفاق وبالبصرة يومئذ أنس بن مالك ومات سنة تسعين أو بعدها" حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ اس کے بعد فرماتے ہیں: "فهو بهذا الاعتبار من التابعين"۔

(سوانح حیات افضل التابعین امام اعظم ابوحنیفہ ؒ)

علامہ عسقلانی ؒ نے بخاری کی شرح میں باب الصلاة فی الثیاب کے تحت بیان فرمایا ہے کہ یہی جمہور کا مسلک ہے۔ حافظ ذہبی ؒ فرماتے ہیں: "إنه رأى أنس بن مالك مرارًا" ابن حجر مکی ؒ شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں: "أدرك الإمام الأعظم ثمانية من الصحابة" جن آٹھ یا دس صحابہ ؓ سے امام صاحب ؒ نے ملاقات کی ہے، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: انس بن مالک ؓ م: 93ھ۔ عبد اللہ ابن ابی اوفی ؓ م: 87ھ سہل بن سعد ؓ م: 88ھ۔ ابوطفیل ؓ م: 110ھ۔ عبد اللہ بن انیس ؓ م: 82ھ۔ عبد اللہ بن جزء الزبیدی ؓ م: 99ھ۔ جابر بن عبداللہ ؓ م: 94ھ۔ عائشہ بنت عجرد ؓ۔ واثلہ بن الاسقع ؓ م: 85ھ۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ دار قطنی کی مذکور فی السوال رائے انصاف اور تحقیق پر مبنی نہیں ہے۔ طبقات ابن سعد میں ہے: "فهو بهذا الاعتبار من طبقة التابعين ولم يثبت ذلك لأحد من أئمة الأمصار المعاصرين له كالأوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة (حماد بن زيد، حماد بن سلمة) والثوري بالكوفة ومالك بالمدينة ومسلم بن خالد الزنجي بمكة والليث بن سعد بمصر۔ علامہ جلال الدین سیوطی ؒ نے پورا ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے "تبييض الصحيفة في مناقب ابي حنيفة" اس میں امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کے تابعی ہونے کے شواہد اور دلائل نقل کیے ہیں، نیز صحابۂ کرام ؓ سے امام صاحب ؒ کی ملاقات ثابت ہے اور ان سے روایات کرنا بھی ثابت ہے، ان صحابۂ کرام ؓ کے اسماء نقل کیے ہیں اور ان روایات کو بھی مع سند کے نقل کیا ہے، اس کتاب کا مطالعہ کرلیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دار الافتاء، دار العلوم دیوبند

اب اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

1 حضرت انس رضی اللہ عنہ (م 93ھ) سے سماعت وروایتِ حدیث

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جن صحابہ رضی اللہ عنہم کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کیا، ان میں سے ایک نبی انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادمِ خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ چنانچہ امام محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ (م 230ھ) نے اپنی کتاب ''الطبقات'' میں بہ سند متصل خود امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان نقل کیا ہے:

قدم انس بن مالك الكوفة و نزل النخع و كان يخضب بالحمرة. قد رأيته مرارا.

(عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم النعمان، للصالحیؒ ص 49؛ طبقات علماء الحديث، لابن عبد الهادی، ج 1 ص 260 رقم 153؛ تاریخ الاسلام للذہبی ج 3 ص 990 رقم 445؛ تذکرۃ الحفاظ للذہبی ج 1 ص 126 رقم 163-10/5؛ مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه ص 14؛ مكانة الإمام أبي حنيفة في الحديث ص 58، 61)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کوفہ میں بمقام ''نخع'' تشریف لائے، آپ رضی اللہ عنہ نے سرخ رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا، میں نے کئی بار آپ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

امام ابواحمد الحاکم الکبیر رحمۃ اللہ علیہ (م 378ھ) نے بھی بہ سند متصل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مذکورہ قول نقل کیا ہے۔

حدثني أبوبكر بن أبي عمرو المعدل ببخارى، حدثني أبوبكر عبد الله بن محمد بن خالد القاضي الرازي الحبال، قال حدثني عبد الله بن محمد بن عبيد الله القرشي المعروف بابن أبي الدنيا، نا محمد بن سعد الهاشمي صاحب الواقدي، نا أبو الموفق سيف بن جابر قاضي واسط، قال سمعت أباحنيفة، يقول.... (کتاب الاسامی والکنی 4/176)

نیز مؤرخ قزوین امام عبدالکریم قزوینی رحمۃ اللہ علیہ (م 623ھ) نے بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول امام عبدالرحمٰن بن محمد نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''فضل ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ'' سے بہ

سند متصل نقل کیا ہے۔

سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ: "قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْكُوفَةَ وَنَزَلَ النَّخَعَ رَأَيْتُهُ مِرَارًا".

(التدوين في أخبار قزوين، ج 3 ص 153- المؤلف: عبد الكريم بن محمد بن عبد الكريم، أبو القاسم الرافعي القزويني (المتوفى: 623هـ). الناشر: دار الكتب العلمية)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کوفہ میں بمقام ''نخع'' تشریف لائے۔ میں نے کئی بار آپ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

امام محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م 942ھ) نے تصریح کی ہے:

وَصَحَّحُوا رؤياه لانس بن مالك رضي الله عنه. (عقود الجمان ص 62)

ترجمہ: ائمہ حدیث نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنے کو صحیح قرار دیا ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (م 748ھ) فرماتے ہیں:

فَإِنَّهُ صَحَّ أَنَّهُ رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ إِذْ قَدِمَهَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَنِيفَةَ، يَقُولُ: "رَأَيْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ". (مناقب ابی حنیفۃ وصاحبیہ ص 14)

ترجمہ: صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تھے، جیسا کہ امام محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے سیف بن جابر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے خود امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا''۔

نیز ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَإِنَّمَا الْمَحْفُوظُ أَنَّهُ رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِمُ الْكُوفَةَ.

(سیر اعلام النبلاء، 4/412- الناشر: دار الحديث- القاهرة؛ الكاشف 3/191- طبع: دار

الکتب العلمیة، بیروت)

ترجمہ محفوظ (راجح) یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ کو دیکھا تھا جب وہ ان کے پاس کوفہ تشریف لائے تھے۔

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ (م 852ھ) اپنے ''فتاویٰ'' میں فرماتے ہیں:

وقد روى ابن سعد بسند لا بأس به ان الامام ابا حنيفة رضی الله عنه رأى انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه۔

(تبییض الصحیفة، ص25؛ عقود الجمان، ص50)

ترجمہ امام ابن سعد ؒ نے قابلِ اعتبار سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ کو دیکھا تھا۔

نیز حافظ موصوف ؒ نے امام ابوحنیفہ ؒ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

رأى أنساً۔

(تہذیب التہذیب، ج10 ص449 رقم 817۔ الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند)

ترجمہ آپ ؒ نے حضرت انس ؓ کو دیکھا تھا۔

امام دارقطنی ؒ (م 385ھ) جیسے محدث امام اعظم ؒ سے عناد و تعصب رکھنے کے باوجود آپ ؒ کی حضرت انس ؓ سے رؤیت (زیارت) کا اقرار کرتے ہیں، چنانچہ امام سیوطی ؒ (م 911ھ) وغیرہ محدثین نے امام دارقطنی ؒ کے شاگرد امام حمزہ سہمی ؒ (م 427ھ) سے نقل کیا ہے کہ:

وَقَالَ حَمْزَة السَّهمِي: سَمِعت الدَّارَقُطْنِيّ يَقُول: "لم يلق أَبُو حنيفَة أحدا من الصَّحَابَة، إِنَّمَا رأى أنسا بِعَيْنِه وَلم يسمع مِنْهُ"۔

(مناقب الإمام أحمد، لابن الجوزی، ص667-الناشر: دار هجر؛ تنزيه الشريعة المرفوعة ج1 ص271؛ تبییض الصحیفة ص24)

ترجمہ میں نے امام دارقطنی ؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے صحابہ ؓ میں سے کسی شخص سے ملاقات نہیں کی۔ البتہ آپ ؒ نے حضرت انس ؓ کو اپنی

آنکھوں سے ضرور دیکھا ہے۔

امام ابو احمد الحاکم الکبیر ؒ (م 378ھ) نے بھی آپ ؒ کے بارے میں لکھا ہے:

يقال رأى ابا حمزة انس بن مالك النجاری بالكوفة حين نزوله اياها۔

(کتاب الاسامی والکنی، 4/175)

ترجمہ کہا جاتا ہے کہ آپ ؒ نے حضرت ابوحمزہ انس بن مالک نجاری ؓ کو کوفہ میں دیکھا تھا جب حضرت انس ؓ کوفہ تشریف لائے تھے۔

علامہ خطیب بغدادی ؒ (م 463ھ) نے بھی امام اعظم ؒ کے ترجمہ میں تصریح کی ہے:

رأى أنس بن مالك۔ (تاریخ بغداد ج15 ص444؛ تاریخ بغداد وذیولہ ج13 ص325)

ترجمہ آپ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ کو دیکھا تھا۔

امام ابوسعد سمعانی ؒ (م 562ھ) بھی آپ ؒ کے ترجمہ میں یہ تصریح کرتے ہیں:

رأى انس بن مالك۔ (کتاب الانساب، 2/290، مادة الرأیی)

ترجمہ امام ابوحنیفہ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ کی زیارت کی ہے۔

امام ابن الجوزی ؒ (م 597ھ) آپ ؒ کے تذکرے میں فرماتے ہیں:

رأى انس بن مالك۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 8/129۔ طبع: دار الکتب العلمیة، بیروت)

ترجمہ امام ابوحنیفہ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ کو دیکھا ہے۔

حافظ ولی الدین عراقی ؒ (م 826ھ) نے بھی اپنے ایک فتویٰ میں امام صاحب ؒ کے بارے میں لکھا ہے:

وقد رأى انس بن مالك۔ (تبییض الصحیفة، ص24)

ترجمہ آپ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ کو دیکھا ہے۔

حافظ سیوطی ؒ (م 911ھ) آپ ؒ کے تذکرے میں لکھتے ہیں:

أَبُو حنيفَة النُّعْمَان بن ثَابت التَّيْمِيّ الْكُوفِي....رَأى أَنَسًا.

(طبقات الحفاظ.للسيوطي،ص80.الناشر:دار الكتب العلمية-بيروت)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ،نعمان بن ثابت تیمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔

شارحِ مشکوٰۃ امام ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (م 1014ھ) تابعی کی تعریف کے ذیل میں فرماتے ہیں:

قلت: وَبِه ينْدَرج الإِمَام الْأَعْظَم فِي سلك التَّابِعين، فَإِنَّهُ قد رأى أنس بن مَالك، وَغَيره من الصَّحَابَة على مَا ذكره الشَّيْخ الْجَزرِي فِي "أَسمَاء رجال الْقُرَّاء"، وَالْإِمَام التُّورِبِشتي فِي "تحفة المسترشدين"، وَصَاحب "كشف الْكَشَّاف" فِي سُورَة الْمُؤمنِينَ، وَصَاحب "مرْآة الْجنان"، وَغَيرهم من الْعلمَاء المتبحرين، فَمن نفى أَنه تَابِعِيّ، فإِمَّا من التتبع الْقَاصِر، أَو التعصب الفاتر.

(شرح نخبة الفكر في مصطلحات أهل الأثر، ص596. المؤلف: علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري (المتوفى: 1014ھ). الناشر: دار الأرقم-لبنان/بيروت)

ترجمہ: اس تعریف کی رُو سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا تھا، جیسا کہ شیخ محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ (م 814ھ) نے اپنی کتاب ''اَسْمَاءُ رِجَالِ الْقُرّاءِ'' (غاية النهاية في طبقات القراء: ج2 ص342 رقم3745) میں، امام فضل اللہ توربشتی رحمۃ اللہ علیہ (م661ھ) نے اپنی کتاب ''تُحْفَۃُ الْمُسْتَرْشِدِیْن'' میں، صاحب کَشْفُ الْکَشَّاف (امام عمر بن عبدالرحمان فارسی قزوینی رحمۃ اللہ علیہ م 745ھ) نے ''سورہ مؤمنون'' کی تفسیر میں، صاحب ''مِرْآۃ الجنان'' (امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ م768ھ نے 'مرآۃ الجنان': 1/309، 310) میں) اور دیگر علمائے متبحرین نے تصریح کی ہے۔ پس جس شخص نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی ہونے کا انکار کیا ہے اس نے یا تو اپنی ناقص معلومات سے دھوکہ کھایا ہے، یا پھر

وہ اپنے فتنہ پرداز تعصب کا شکار ہوا ہے۔

امام ابوالحجاج مزی رحمۃ اللہ علیہ (م 742ھ) نے بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں تصریح کی ہے:

رأى أنس بْن مالك.

(تهذيب الكمال في أسماء الرجال، ج29 ص418 رقم6439. المؤلف: يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبي المزي (المتوفى: 742ھ). الناشر: مؤسسة الرسالة-بيروت)

ترجمہ: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔

اسی طرح امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (م 774ھ) کا بیان بھی گزر چکا ہے جس میں انہوں نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رُویت کا اقرار کیا ہے۔

ان ائمہ کرام کے علاوہ امام محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ (م 230ھ)، امام ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ (م 430ھ)، امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ (م 463ھ)، امام عبدالغنی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ (م 600ھ)، امام زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (م 806ھ)، علامہ ابن الوزیر رحمۃ اللہ علیہ (م 840ھ)، علامہ سبط ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ (م654ھ)، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (م676ھ)، حافظ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (م 855ھ)، علامہ شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (م 943ھ)، امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (م 973ھ) اور دیگر اَجلّہ محدثین نے بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنے کا اقرار کیا ہے۔

(تانیب الخطیب، ص15-از محقق عظیم علامہ زاہد الکوثری رحمۃ اللہ علیہ۔طبع: المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان)

اور پھر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بہت بڑی خوش نصیبی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کئی بار زیارت کر کے اپنی آنکھیں روشن کی ہیں۔ جیسا کہ خود امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا بیان گزر رہا ہے، اور دیگر محدثین بھی اسی کا اقرار کرتے ہیں۔ چنانچہ امام محمد بن احمد بن عبدالہادی مقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (م744ھ) ارقام فرماتے ہیں:

ادرك جماعة من اصحاب النبي صلّى الله عليه وسلّم، ورأى انس بن

مالك خادم رسول الله صلّى الله عليه وسلّم و صاحبه غير مرة لما قدم عليهم الكوفة۔ (مناقب الائمۃ الاربعۃ ص58؛ طبقات علماء الحدیث، ج1 ص261)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ ؒ نے نبی ﷺ کے صحابہ ؓ کی ایک جماعت کو پایا ہے اور حضرت انس بن مالک ؓ، جو رسول اللہ ﷺ کے خادم اور صحابی ہیں، کو کئی بار دیکھا ہے، جب وہ ان کے ہاں کوفہ تشریف لایا کرتے تھے۔

امام شمس الدین ذہبی ؒ (م748ھ) فرماتے ہیں:

رأى انس بن مالك غير مرة لما قدم عليهم الكوفة۔

(تذکرۃ الحفاظ، ج1 ص126؛ تاریخ الاسلام، 3/990۔ طبع: دار الغرب الاسلامی، بیروت)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ ؒ نے کئی بار حضرت انس بن مالک ؓ کی زیارت کی، جب وہ ان کے پاس کوفہ تشریف لایا کرتے تھے۔

امام صلاح الدین صفدی ؒ (م 764ھ) اور امام ابن تغری بردی ؒ (م 874ھ) امام صاحب ؒ کے ترجمہ میں تصریح کرتے ہیں:

رأى انس بن مالك غير مرة بالكوفة۔ قاله ابن سعد۔

(الوافی بالوفیات، ج27 ص89۔ طبع: دار احیاث التراثی العربی، بیروت؛ الاخبار العلیّات من الوافی بالوفیات، 2/1192۔ طبع دار الاندلس، بیروت؛ النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة، 2/17۔ طبع: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ترجمہ: آپ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ کو کوفہ میں کئی بار دیکھا تھا، جیسا کہ امام محمد بن سعد ؒ (م230ھ) نے فرمایا ہے۔

اور یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ امام صاحب ؒ نے حضرت انس ؓ کو بچپن میں نہیں، بلکہ حالتِ تمیز میں دیکھا ہے جیسا کہ حافظ محمد بن ابراہیم الوزیر ؒ (م 840ھ) لکھتے ہیں:

وقد توفّى انس بن مالك سنة ثلاث و تسعين من الهجرة. والظاهر انّ اباحنيفة ما رآه وهو فى المهد، بل رآه بعد التمييز۔

(الروض الباسم، ج1، ص312)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ 93ھ کو فوت ہوئے، لہٰذا ظاہر ہے کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے ان کو بچپن میں نہیں دیکھا، بلکہ ان کو تمیز (سمجھداری) کی عمر میں دیکھا ہے۔

امام ابونعیم اصفہانی ؒ (المتوفی 430ھ) صاحب ''حلیۃ الاولیاء'' نے امام ابوحنیفہ ؒ کی حضرت انس ؓ سے ملاقات اور روایتِ حدیث کو ثابت قرار دینے کے بعد تصریح کی ہے:

ثَنَا أَبُو نعيم، قَالَ: توفّى أنس بن مَالك، سنة ثَلَاث وَتِسْعين، وَولد أَبُو حنيفَة سنة ثَمَانِين، وَكَانَ بَين مولده إِلَى وَفَاة أنس، ثَلَاث عشرَة سنة.

(مسند الإمام أبي حنيفة رواية أبي نعيم، ص24. المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى: 430هـ). الناشر: مكتبة الكوثر - الرياض. الطبعة: الأولى، 1415هـ؛ الانتصار والترجیح ص19)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ 93ھ میں فوت ہوئے، جب کہ امام ابوحنیفہ ؒ 80ھ میں پیدا ہوئے۔ اس طرح حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کی پیدائش اور حضرت انس ؓ کی وفات کے درمیان تیرہ (13) سال کا عرصہ بنتا ہے۔

امان ابونعیم ؒ کے اس قول کا مطلب بھی یہی ہے کہ امام ابوحنیفہ ؒ کی حضرت انس ؓ سے ملاقات اور سماعتِ حدیث بچپن میں نہیں بلکہ سنِ تمیز (جب کہ آپ ؒ کی عمر تقریباً تیرہ سال تھی) میں ہوئی ہے۔

امام یحییٰ بن ابراہیم سلماسی ؒ (م550ھ) فرماتے ہیں:

توفى أبو حنيفة سنة خمسين ومائة. ورأى أنس بن مالك سنة خمس وتسعين، وسمع منه، ومات ببغداد وهو ابن سبعين سنة.

(منازل الأئمة الأربعة أبي حنيفة ومالك والشافعي وأحمد، ص168. المؤلف: أبو زكريا يحيى بن إبراهيم بن أحمد بن محمد أبو بكر بن أبي طاهر الأزدي السلماسي (المتوفى: 550هـ). الناشر: مكتبة الملك فهد الوطنية. الطبعة: الأولى،

1422ھ/2002م)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ ؒ نے 150ھ میں انتقال فرمایا، اور آپ ؒ نے 95ھ میں حضرت انس بن مالک ؓ کو دیکھا تھا اور ان سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

علامہ صیمری ؒ فرماتے ہیں:

أخبرنا ابو القاسم عبد الله بن محمد الحلواني قال ثنا أبو بكر مكرم بن احمد قال ثنا احمد بن محمد قال سمعت أبا نعيم يقول ولد أبو حنيفة سنة ثمانين وتوفي سنة خمسين ومائة ورأى انس بن مالك سنة خمس وتسعين وسمع منه۔

(أخبار أبي حنيفة وأصحابه، ص18۔ المؤلف: الحسين بن علي بن محمد بن جعفر، أبو عبد الله الصَّيْمَري الحنفي (المتوفى: 436ھ)۔ الناشر: عالم الكتب - بيروت۔ الطبعة: الثانية، 1405ھ-1985م)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ ؒ 80ھ میں پیدا ہوئے، اور آپ ؒ نے 150ھ میں انتقال فرمایا، اور آپ ؒ نے 95ھ میں حضرت انس بن مالک ؓ کو دیکھا تھا اور ان سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

شارحِ بخاری علامہ بدرالدین عینی ؒ (المتوفی 855ھ) فرماتے ہیں:

كان أبو حنيفة، رضي الله عنه، من سادات التابعين، رأى أنس بن مالك، ولا يشك فيه إلا جاهل وحاسد.

(مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار ج 3 ص 122- الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ ؒ تابعین کے سرداروں میں سے تھے۔ آپ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ کی زیارت کی تھی۔ اس میں شک کرنے والا حاسد یا جاہل ہی ہو سکتا ہے۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت انس ؓ کے سنِ وفات سے متعلق محدثین باہم مختلف ہیں۔

امام ابونعیم اصفہانی ؒ (المتوفی 430ھ) فرماتے ہیں:

واختلفوا في وفاة أنس بن مالك، فقيل إنه: مات سنة تسعين، وقيل: سنة ثلاث وتسعين، وقيل: سنة أربع وتسعين.

(مسند الإمام أبي حنيفة رواية أبي نعيم، ص24)

ترجمہ: محدثین کا حضرت انس بن مالک ؓ کے سنِ وفات کے متعلق اختلاف ہے۔ محدثین کی طرف سے کہا گیا ہے کہ ان کی وفات 90ھ میں ہوئی، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کی وفات 93ھ میں ہوئی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا سنِ وفات 94ھ ہے۔

ان اقوال کے علاوہ محدثین کا ایک چوتھا قول بھی ہے۔ بعض محدثین کے نزدیک حضرت انس ؓ کا سنِ وفات 95ھ ہے۔ ان محدثین میں سے امام بخاری ؒ کے استاذِ کبیر امام ابونعیم فضل بن دکین ؒ (المتوفی 219ھ)، اور امام ابن الجوزی ؒ، اور امام ابن عساکر ؒ وغیرہ محدثین کے استاذ امام یحییٰ بن ابراہیم سلماسی ؒ (المتوفی 550ھ) بھی ہیں۔

قال سمعت أبا نعيم يقول: "ولد أبو حنيفة سنة ثمانين وتوفي سنة خمسين ومائة ورأى انس بن مالك سنة خمس وتسعين وسمع منه"۔

(اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ للصیمری، ص18؛ مناقب ابی حنیفۃ للمکی، ص28؛ منازل الائمۃ الاربعۃ للسلماسی، ص80)

ترجمہ: حضرت ابوحنیفہ ؒ نے 150ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ کو 95ھ میں دیکھا تھا، اور اُن سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

اس لحاظ سے آپ ؒ کی حضرت انس ؓ سے ملاقات اور سماعت کے وقت عمر پندرہ سال بنتی ہے، حالانکہ علمائے اصولِ حدیث کے نزدیک پانچ سال یا اس سے بھی کم عمر کے بچے کا سماعِ حدیث معتبر ہے، بشرطیکہ وہ سمجھ دار ہو، اور اچھے بُرے میں فرق کر سکتا ہو۔

(الکفایۃ للخطیب، ص54؛ الاقتراح فی بیان الاصطلاح، لابن دقیق العید، ص232؛ إرشاد طلاب

الحقائق إلی معرفة سنن خیر الخلائق صلی الله علیه وسلم، للنووی، ص 102، 103؛ الباعث الحثیث، لابن کثیر، ص 108؛ محاسن الاصطلاح، للبلقینی، ص 261؛ فتح المغیث للعراقی، ص 181؛ فتح المغیث، للسخاوی، ج 2 ص 10؛ تدریب الراوی للسیوطی ج 2 ص 7، 8؛ توضیح الافکار، للامیر یمانی، ج 2 ص 183، 184؛ عقود الجمان للصالحی، ص 52)

پندرہ سال تو بالکل شعور کی عمر ہے۔ اس عمر میں آدمی تمام اشیاء کا پوری طرح ادراک کر سکتا ہے، خاص کر امام اعظم ابوحنیفہ ؒ جیسے ذہین وفطین شخص کہ جنھوں نے حضرت انس ؓ سے اپنی ملاقات کے تمام احوال کو یاد رکھا، یہاں تک کہ یہ بھی کہ وہ کوفہ آ کر مقامِ نخع میں اُترے تھے اور انھوں نے سرخ رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔

تنبیہ: حضرت امام ابوحنیفہ ؒ نے حضرت انس ؓ کو متعدد بار دیکھا ہے۔ امام صاحب ؒ اور حضرت انس ؓ کے درمیان ملاقات کا یہ سلسلہ حضرت انس ؓ کی وفات تک رہا ہے۔ چونکہ حضرت انس ؓ کے سنِ وفات کے متعلق محدثین کا اختلاف ہے۔ اس لیے یہاں محدثین کے بیانات میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا۔ بعض محدثین نے جو امام صاحب ؒ اور حضرت انس ؓ کے درمیان ملاقات کا سنِ وفات 93ھ اور بعض محدثین نے 95ھ بیان کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت انس ؓ سے امام ابوحنیفہ ؒ کی ملاقات کا دورانیہ حضرت انس ؓ کے سنِ وفات 93ھ یا 95ھ تک رہا ہے۔

1 أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ الْمُغَلِّسِ أَبُو الْعَبَّاسِ الْحِمَّانِيُّ ؒ کی توثیق

واضح رہے کہ حضرت انس بن مالک ؓ کی چھ احادیث کی سند میں ایک راوی أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ الْمُغَلِّسِ أَبُو الْعَبَّاسِ الْحِمَّانِيُّ ؒ (المتوفی 302ھ) ہے۔ یہ امام ابن ماجہ ؒ (المتوفی 279ھ) صاحب السنن کے شیخ امام جبارہ بن مغلس ؒ (المتوفی 241ھ) کا بھتیجا ہے۔

أَحْمَدُ بْنُ الصلت بْنِ الْمُغَلِّسِ، أَبُو الْعَبَّاسِ الحمانی، وقیل: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصلت، ویقال: أَحْمَدُ بْنُ عطیة: وهو ابْنُ أخي جبارة بْنِ المغلس۔

(تاریخ بغداد وذیولہ ج 4 ص 428 رقم 2212)

أحمد بن الصلت بن المغلس أبو العباس الحمانی: قال الخطیب فی "التاریخ" (4/207): وقیل: أحمد بن محمد بن الصلت. ویقال: أحمد بن عطیة وهو ابن أخي جبارة بن المغلس، کان ینزل الشرقیة، وحدث عن ثابت بن محمد الزاهد، وأبي نعیم الفضل بن دکین، ومسلم بن إبراهیم، وأبي بکر بن أبي شیبة، ویحیی بن معین، وعلی بن المدینی، روی عنه: أبو عمرو بن السماك، ومکرم بن أحمد القاضی، وأبو علی بن الصواف، ومحمد بن عمر الجعابی، وغیرهم. وهو أول من صنف کتاباً فی مناقب الامام أبي حنیفة. فقدح فیه الخطیب کعادته المعروفة ضد أئمة الرأی ورجاله. وتوفی فی شوال سنة ثمان وثلاثمائة. واختصر منه الذهبی فی "تاریخ الإسلام" 129/7.

قلت: لم یترجم له الخوارزمی مع أنه روی له ابن خسرو فی مسنده.

(الموسوعة الحدیثیة لمرویات الامام ابی حنیفة، ج 16 ص 27 رقم الترجمہ 51)

اگرچہ کئی علماء نے اس پر جرح کی ہے، لیکن اس کے اپنے معاصر محدث امام ابن خیثمہ ؒ (المتوفی 279ھ) اس کی توثیق کرنے والوں میں سے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے اپنے صاحبزادے عبد اللہ ؒ سے فرمایا:

عَبْدُ الله بْنُ أَبِي خيثمة قَالَ لی أَبِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خيثمة: اکتب عَنْ هٰذَا الشیخ یا بنی! فإنه یکتب معنا فِي المجالس منذ سبعین سنة- یَعْنِي أَبَا العباس أحمد بن الصلت بن المغلس الحمانی۔

(تاریخ بغداد ج 4 ص 431؛ تانیب الخطیب ص 167، 168)

ترجمہ: بیٹا! اس شیخ (أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ الْمُغَلِّسِ أَبُو الْعَبَّاسِ الْحِمَّانِيُّ ؒ) سے

احادیث لکھا کرو، کیونکہ یہ ہمارے ساتھ مجلس میں ستر (70) سال سے احادیث لکھ رہا ہے۔

علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 463ھ) نے بھی محمد بن عمر بن الحسین الزندوردی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 362ھ) کے ترجمہ میں ایک حدیث روایت کی ہے، جس کی سند یہ ہے:

محمد بن عُمَرَ بْن الْحُسَيْن بْن الخطاب بْن الريان بن حبيب، الفقيه الحنفي، أبو العباس الزندوردي: أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْعَلاءِ الواسطيّ، حدّثنا أبو القاسم علي بن الحسين العدرمي المقرئ بالكوفة، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الحسين بن الخطّاب البغداديّ، حدّثنا جعفر بن علي القاضي البغداديّ، حدّثنا أحمد بن محمّد الحماني، حدّثنا محمّد بن سماعة القاضي، حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ، فَرَأَيْتُ رَجُلا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ، فسمعته يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: "مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللهِ رَزَقَهُ اللهُ من حيث لم يحتسب، و كفاه همه"۔

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

أحمد بن محمّد الحماني قرابة جبارة بن مغلس و كان ثقة۔

(تاریخ بغداد و ذیولہ ج3 ص243)

ترجمہ: احمد بن محمد الحمانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ جبارہ بن مُغلس رحمۃ اللہ علیہ کے قرابت دار ہیں، ثقہ تھے۔

محدثِ کبیر امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 405ھ) نے ان کو عراق و خراسان کے شیوخ محدثین میں شمار کیا ہے:

وَمَاتَ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ مُغَلِّسٍ الْحِمَّانِيُّ۔

(معرفة علوم الحديث للحاكم، ص209)

دراصل احمد بن مغلس رحمۃ اللہ علیہ پر جرح کرنے والے وہ محدثین (دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ) ہیں

جو احناف سے خصوصی بغض رکھتے ہیں۔ انھوں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو جب معاف نہیں کیا، تو یہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب نویس (احمد بن مغلس رحمۃ اللہ علیہ) کو کیسے معاف کر سکتے تھے؟

محدث ناقد علامہ زاہد الکوثری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1371ھ) اس کے دفاع میں لکھتے ہیں:

"أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ الْمُغَلِّسِ أَبُو الْعَبَّاسِ الْحِمَّانِيُّ رحمۃ اللہ علیہ کی سند عالی تھی اور اس کے شیوخ بھی کثرت سے تھے، اور اس سے اس قدر لوگوں نے علم حاصل کیا جن کا شمار نہیں ہوسکتا۔ ان میں سے کئی جلیل القدر ائمہ بھی ہیں۔ لیکن اس شخص کا قصور اتنا ہے کہ اس نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں کتاب لکھی ہے۔ چنانچہ اس وقت سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مخالفین کی خواہش ہے کہ وہ (احمد بن علی) الآبار رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 290ھ) کے لیے فضا صاف کر دیں جس کو انھوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف مثالب (من گھڑت الزامات) لکھنے پر آمادہ کیا ہے۔ اس لیے ان لوگوں نے أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ الْمُغَلِّسِ أَبُو الْعَبَّاسِ الْحِمَّانِيُّ رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان تراشی کی ہے تاکہ وہ اس کی روایات کو ساقط کر دیں۔

حدیث: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" ایک اور سند سے بھی مروی ہے، جو یہ ہے:

سَمِعْتُ جَدِّي مُحَمَّدُ بْنَ عبد الملك ابن الْمُعَافَى يَقُولُ حَدَّثَنِي وَالِدِي حَدَّثَنِي وَالِدِي الْمُعَافَى حَدَّثَنِي وَالِدِي الْفَضْلُ حَدَّثَنِي وَالِدِي عَوْنٌ حَدَّثَنِي وَالِدِي الْمُعَافَى حَدَّثَنِي وَالِدِي زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي وَالِدِي حُبَيْشٍ عَنْ وَالِدِهِ الْمُعَافَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"۔

(التدوين في أخبار قزوين، (ج1 ص438)۔ المؤلف: عبد الكريم بن محمد بن عبد الكريم، أبو القاسم الرافعي القزويني (ت 623هـ)۔ الناشر: دار الكتب العلمية۔

الطبعة: 1408ھ-1987م۔ عدد الأجزاء: 4)

یہ محمد بن عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ بتصریح امام عبد الکریم بن محمد الرافعی القزوینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 623ھ) خود بھی ایک فقیہ، شاعر، ادیب، فاضل، باکمال اور صاحب التصانیف تھے، اور اُن کے یہ سب آباؤ اجداد (جن سے انھوں نے یہ حدیث روایت کی ہے) بھی قضاۃ، فضلاء فقہاء اور موصوف بالخیر تھے۔ جب کہ محمد بن عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حدیث اُن کے پوتے قاضی عبد الملک بن احمد بن محمد بن عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 534ھ) نے روایت کی ہے، اور امام قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی کتاب سے یہ حدیث نقل کی ہے، اور اپنے متعدد اساتذہ کے واسطے سے بھی اُن سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ (التدوین فی اخبار قزوین ج1 ص437-440)

قاضی موصوف رحمۃ اللہ علیہ بھی عظیم المرتبت محدث ہیں، اور امام قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کے ترجمہ میں اُن کی بہت زیادہ تعریف کی ہے۔

(التدوین فی اخبار قزوین ج3 ص260-268)

یہ روایت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اگرچہ "عَنۡ" کے صیغہ سے بیان کی ہے، لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ تدلیس سے بالکل پاک ہیں، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تقریباً پندرہ سال کی معاصرت حاصل رہی ہے۔ اصولِ حدیث کی رُو سے غیر مُدلِّس راوی کا اپنے مُعاصر سے عَنۡ سے روایت کرنا سماع پر محمول ہوتا ہے۔

(دیکھیے: الکفایۃ للخطیب ص 291؛ التمہید لابن عبد البر ج 1 ص 48، 49؛ الموقظة فی علم مصطلح الحدیث، للذہبی ص 44، 45؛ النکت علی کتاب ابن الصلاح، لابن حجر، ص212؛ توجیه النظر الی علم اصول الأثر، للجزائری، ص188، 189)

اس بات کا اقرار علمائے غیر مقلدین کو بھی ہے۔

(دیکھیے: توضیح الافکار للصنعانی ج1 ص299؛ قواعد التحدیث للقاسمی ص123)

بالخصوص جب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہونا خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کی

اپنی زبانی ثابت ہو چکا ہے، اور محدثین کے ایک جمِ غفیر کی اس پُرزور شہادتیں بھی موجود ہیں۔ لہٰذا اس صحیح السند روایت سے بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماعت وروایتِ حدیث ثابت ہو جاتا ہے۔

2　حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ (م 88ھ) سے سماعت وروایتِ حدیث

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعلیمِ دین کے لیے کوفہ روانہ کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کوفہ آ کر یہیں سکونت پذیر ہو گئے اور یہاں تعلیمِ دین میں مصروف رہے، یہاں تک کہ 88ھ یا اس کے بعد یہیں کوفہ میں انتقال فرمایا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (م852ھ) لکھتے ہیں:

وهو آخر من مات بالكوفة من الصحابة.

(تهذيب التهذيب، ج 5 ص 152 رقم 260. الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند)

ترجمہ　یہ کوفہ میں رہنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی چونکہ کوفی ہیں اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ وفات کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کم از کم آٹھ سال تھی، اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے جمالِ مبارک کے دیدار کا بھی شرف حاصل کیا۔ جیسا کہ خود حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بسندِ متصل منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لَقِيتُ عَبۡدَ اللهِ بۡنَ أَبِي أَوۡفَى۔ (مناقب ابی حنیفۃ للمکی ص36)

ترجمہ　میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے۔

الشیخ، الامام، ناصر السنۃ ابوالمکارم عبد اللہ بن حسین نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 552ھ) نے اس قول کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ (الرسائل الثلاث الحدیثیۃ ص169)

حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ (م 852ھ) نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے:

ادرك الامام ابوحنیفة رحمه الله جماعة من الصحابة لانه ولد فی الكوفة سنة ثمانین من الهجرة وبها یومئذ من الصحابة عبدالله بن ابی اوفٰی فانه مات سنة ثمان وثمانین او بعدها۔

(تبییض الصحیفة ص25؛ عقود الجمان، ص50؛ الخیرات الحسان ص48)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ ؒ نے صحابہ ؓ کی ایک جماعت سے ملاقات کی ہے، کیونکہ آپ ؒ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور وہاں صحابہ ؓ میں سے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ زندہ تھے، کیونکہ ان کی وفات 88ھ یا اس کے بعد ہوئی ہے۔

مؤرخ شام، علامہ محمد بن یوسف صالحی شافعی ؒ (المتوفی 942ھ) فرماتے ہیں:

عبدالله بن ابی اوفٰی مات سنة سبع وثمانین أو خمس وثمانین. فلعل الإمام سمع منه وعمره سبع سنین أو خمس سنین۔ (عقود الجمان ص59)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ کا انتقال 87ھ یا 85ھ میں ہوا۔ ممکن ہے کہ جب امام ابوحنیفہ ؒ نے ان سے حدیث کا سماع کیا، اس وقت آپ ؒ کی عمر سات سال یا پانچ سال ہو۔

شارحِ مشکوٰۃ امام ابن حجر مکی ؒ (المتوفی 973ھ) نے بھی حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے امام ابوحنیفہ ؒ کے سماعتِ حدیث کو درست قرار دیا ہے۔

(الخیرات الحسان ص51)

امام شہاب الدین قسطلانی ؒ (م 923ھ) اپنی "شرح بخاری" میں لکھتے ہیں:

ابن ابی اوفی، عبدالله الصحابی، وهو آخر من مات من الصحابة بالكوفة سنة سبع وثمانین، وقد كف بصره قبل، وقد رآه ابوحنیفة رضی الله عنه وعمره سبع سنین۔ (ارشاد الساری شرح البخاری، ج1 ص259)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ صحابی ہیں، اور آپ ؓ 87ھ میں کوفہ میں مقیم سب صحابہ ؓ میں سے آخر میں فوت ہوئے۔ آپ ؓ اپنی وفات سے پہلے بصارت

سے محروم ہو گئے تھے۔ امام ابوحنیفہ ؒ نے آپ ؓ کی زیارت کی تھی جب امام صاحب ؒ کی عمر سات سال تھی۔

علامہ بدرالدین عینی ؒ (المتوفی 855ھ) فرماتے ہیں:

ابْن أبي أوفى: اسْمه عبد الله، وَأَبُو أوفى اسْمه: عَلْقَمَة بن الْحَارِث الصَّحَابِيّ بن الصَّحَابِيّ، شهد بيعَة الرضْوَان وَمَا بعْدهَا من الْمشَاهد، وَهُوَ آخر من مَاتَ من الصَّحَابَة بِالْكُوفَةِ سنة سبع وَثَمَانِينَ، وَقد كف بَصَره، وَهُوَ أحد من رَآهُ أَبُو حنيفَة من الصَّحَابَة وروى عَنهُ۔

(عمدۃ القاری ج3 ص52، ج11 ص206، 263)

ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفی ؓ کا نام حضرت عبداللہ ؓ ہے۔ ان کے باپ حضرت ابواوفیٰ ؓ، اُن کا نام علقمہ بن الحارث ؓ ہے۔ حضرت عبداللہ ؓ صحابی بن صحابی ہیں۔ آپ ؓ نے بیعت رضوان اور بعد کے غزوات میں شرکت کی ہے۔ آپ ؓ نے 87ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ اس وقت کوفہ میں آپ ؓ صحابہ کرام ؓ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے تھے۔ اس وقت آپ ؓ کی بینائی رخصت ہو چکی تھی۔ آپ ؓ من جملہ اُن صحابہ ؓ میں سے ہیں کہ جن کی امام ابوحنیفہ ؒ نے زیارت کی تھی۔

حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کی حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے بھی ملاقات اور سماعتِ حدیث سنِ تمیز میں ہوئی، جیسا کہ شارح بخاری امام بدرالدین عینی ؒ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ کے متعلق تصریح کی ہے:

وَهُوَ آخر من بَقِي من أَصْحَابه بِالْكُوفَةِ، مَاتَ سنة سبع وَثَمَانِينَ وَهُوَ أحد الصَّحَابَة السَّبْعَة الَّذين أدركهم أَبُو حنيفَة سنة ثَمَانِينَ، وَكَانَ عمره سبع سِنِين، سنّ التَّمْيِيز والإدراك من الْأَشْيَاء۔ (عمدۃ القاری ج9 ص95)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ اُن سات صحابہ ؓ میں سے ایک ہیں جن کو امام ابوحنیفہ ؒ نے اسّی (80s) کی دہائی میں پایا، اور اس وقت آپ ؒ کی عمر سات

سال تھی جو کہ اشیاء میں تمیز اور اُن کے ادراک کی عمر ہے۔

امام احمد بن عبد المنعم الدمنہوری ؒ (المتوفی 1192ھ) امام ابوحنیفہ ؒ کے مناقب میں لکھتے ہیں:

فهو من التابعين على الصحيح، لأنه حين اذ ولد بالكوفة، كان من الصحابة عبد الله بن ابي أوفى. (اتحاف المهتدین ص 53)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ ؒ صحیح قول کے مطابق تابعین میں سے ہیں، کیونکہ جب آپ ؒ کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت وہاں صحابہ ؓ میں سے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی ؓ باحیات تھے (جن سے ملاقات کرنے کی وجہ سے شرفِ تابعیت پر فائز ہوئے)۔

امام ابونعیم اصفہانی ؒ (المتوفی 430ھ) اور امام ابن حجر مکی ؒ (المتوفی 973ھ) وغیرہ محدثین نے بھی تصریح کی ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ ؒ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی ؓ کی زیارت کی تھی۔

(مسند الامام ابی حنیفہ لابی نعیم ص 24؛ الانتصار والترجیح، لسبط ابن الجوزی، ص 19؛ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، للقاری، ج 1 ص 8؛ تنسیق النظام للسنبھلی ص 10)

3 حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ ؓ (م 110ھ) سے ملاقات

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ ؓ وہ صحابی ہیں جو تمام صحابہ ؓ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ جیسا کہ امام مسلم ؒ وغیرہ محدثین نے تصریح کی ہے۔

وهو آخر من مات من الصحابة قاله مسلم وغيره.

(تقريب التهذيب، ص 288 رقم 3111. المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ). المحقق: محمد عوامة. الناشر: دار الرشيد-سوريا. الطبعة: الأولى، 1406-1986)

حضرت امام اعظم ؒ کو آپ ؓ سے بھی شرفِ ملاقات حاصل ہے، چنانچہ امام یحییٰ

بن ابراہیم سلماسی ؒ (م 550ھ) لکھتے ہیں:

قال ابوبكر بن هلال: وقد ادرك ابوحنيفة من الصحابة ايضا عبد الله بن ابي اوفى وابا الطفيل عامر بن واثلة وهما صحابيان.

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص 18؛ منازل الائمۃ الاربعۃ ص 80)

ترجمہ: امام ابوبکر بن ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے صحابہ ؓ میں سے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی ؓ اور حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ ؓ کو بھی پایا ہے۔

امام ابن حجر مکی ؒ (المتوفی 973ھ) کی تصریح کے مطابق بھی امام ابوحنیفہ ؒ نے حضرت ابوالطفیل ؓ سے ملاقات کی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح ج 1 ص 78؛ تنسیق النظام شرح مسند الامام، للسنبھلی ص 10)

4 حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء ؓ (م 97ھ) سے سماعت وروایتِ حدیث

چوتھے وہ صحابی کہ جن کی امام ابوحنیفہ ؒ نے زیارت کی ہے وہ حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء ؓ ہیں۔ شیخ الاسلام علامہ ابن عبد البر مالکی ؒ (م 463ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ أَبُو عُمَرَ: ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ كَاتِبُ الْوَاقِدِيِّ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ.

(جامع بيان العلم وفضله، ج 1 ص 203 تحت رقم 216. المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ). تحقيق: أبي الأشبال الزهيري. الناشر: دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية. الطبعة: الأولى، 1414هـ-1994م)

ترجمہ: امام محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ (م 230ھ) کاتب الواقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔

واضح رہے کہ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو مصر میں اقامت اختیار کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ چنانچہ امام ابوزکریا بن مندہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال أبو زكريا بن منده: هو آخر من مات بمصر من الصحابة رضي الله تعالى عنهم. (تہذیب التہذیب، ج5، ص179 رقم 307)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو مصر میں رہنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

محدثین میں ان کے سنِ وفات سے متعلق اختلاف ہے۔ امام ابوبکر جعابی رحمۃ اللہ علیہ (م ۳۵۵ھ)، جو حدیث اور تاریخ کے عظیم سپوت ہیں، فرماتے ہیں:

مات عبدالله بن حارث بن جزء الزبيدي سنة سبع وتسعين.

(مناقب ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ص28، للامام موفق مکی رحمۃ اللہ علیہ طبع دار الکتاب العربی، بیروت)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ 97ھ کو فوت ہوئے۔

اس اعتبار سے ان کی وفات کے وقت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 17 سال تھی۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے مکہ مکرمہ میں حدیث بھی سنی تھی۔

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 458ھ) نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرے میں فرماتے ہیں:

وَيُقَالُ: إِنَّهُ لَقِيَ مِنَ الصَّحَابَةِ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ، وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ۔

(المدخل إلى السنن الكبرى، ص168۔ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ)۔ الناشر: دار الخلفاء

للكتاب الإسلامي-الكويت)

ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تھی۔

حضرت امام ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 430ھ) نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء کے متعلق تصریح کی ہے:

وَأَمَّا رِوَايَتُهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ، لَهُ صُحْبَةٌ، سَكَنَ مِصْرَ، لَقِيَهُ بِمَكَّةَ، وَسَمِعَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً.

(مسند الإمام أبي حنيفة رواية أبي نعيم ص25)

ترجمہ: بہرحال حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی ہے۔ یہ مصر میں سکونت پذیر تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ مکرمہ میں ان کی زیارت اور ملاقات کی تھی۔ اُن سے حدیث کی سماعت بھی کی تھی، اس وقت حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر سولہ سال تھی۔

امام ابن حجر مکی (المتوفی 973ھ) نے بھی حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ہونے کی تصریح کی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح ج1 ص78؛ تنسیق النظام شرح مسند الامام ص10)

5 حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سماعت و روایتِ حدیث

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک عظیم مجاہد، کثیر الروایت اور جلیل المرتبت صحابی ہیں۔
ان کے سنِ وفات سے متعلق محدثین میں اختلاف ہے۔
امام حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 522ھ) فرماتے ہیں:

أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عبد الله الأنصاري، مات سنة ثمان وتسعين.

(مسند الامام الاعظم ج1 ص236)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث کی ہے، اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال 98ھ میں ہوا ہے۔

امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 360ھ) نے بھی امام محمد بن عبد اللہ بن نمیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 234ھ) سے نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، يَقُوْلُ: "مَاتَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَتِسْعِيْنَ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ". (المعجم الکبیر للطبرانی، ج2 ص181، رقم 1737؛ مجمع الزوائد رقم 16308)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ 98ھ میں فوت ہوئے۔ اس وقت ان کی بینائی جا چکی تھی۔

علامہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 207ھ) نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا سنِ وفات 98ھ ذکر کیا ہے۔

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْوَاقِدِيِّ، قَالَ: مَاتَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِيْنَ. (مجمع الزوائد رقم 16303)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 852ھ) کا رجحان بھی اسی طرف ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی 80ھ کے بعد ہوا ہے، اور انھوں نے اس سلسلے میں "مسندِ احمد" کی ایک روایت سے استدلال کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ (آپ رضی اللہ عنہ کے علاوہ) اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کون باقی بچا ہے؟ انھوں نے جواب میں فرمایا: "سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ"۔

حالانکہ 80ھ تک بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زندہ تھے، خصوصاً حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ جو کہ کوفہ میں مقیم تھے، اور ان کا انتقال 86ھ، 87ھ یا 88ھ میں ہوا ہے۔

(تہذیب التہذیب - ط الهندية (ابن حجر العسقلاني)، ترجمہ: جابر بن عبد الله، ج2 ص42 رقم 67؛ تہذیب التہذیب - ط الهندية، ترجمہ: سلمة بن عمرو بن الأكوع ج4 ص150، 151 رقم 262)

نیز امام ابن خسرو رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ محدثین کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں متعدد مؤرخین نے تصریح کی ہے کہ یہ مدینہ منورہ میں مقیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

(تہذیب التہذیب - ط الهندية، ترجمہ: جابر بن عبد الله، ج2 ص42 رقم 67؛ حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ ج1 ص144؛ محاسن الاصطلاح ص449)

تو یہ بھی اس بات پر ایک ٹھوس دلیل ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی وفات 80ھ کے بعد ہوئی، کیونکہ مدینہ منورہ میں مقیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی حضرات ایسے ہیں جن کا سنِ وفات 80ھ کے بعد ہے جیسا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ المتوفی 88ھ یا 91ھ۔ (أسد الغابۃ ج2 ص576؛ تاریخ الصحابۃ لابن حبان ص121)

اس ساری تفصیل سے یہ حقیقت خوب آشکارا ہو جاتی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال 80ھ سے پہلے نہیں ہوا، بلکہ اس کے بعد 98ھ یا اس کے قریب قریب ہوا۔ لہٰذا اُن حضرات کا مؤقف ہی مبنی برحقیقت ہے کہ جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سماع و روایتِ حدیث کو ثابت قرار دیتے ہیں۔ کتبِ حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ احادیث بھی موجود ہیں۔

6 حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے سماعت و روایتِ حدیث

حضرت معقل بن یسار بن عبد الله بن معير المزني أبو علي رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو بیعتِ رضوان میں شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد یہ مدینہ منورہ سے بصرہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ پھر بصرہ میں ہی ان کا انتقال ہوا۔

ان کے سنِ وفات میں محدثین کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض محدثین کرام کی رائے میں ان کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی عہدِ خلافت میں ہوا۔ بعض کے نزدیک یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے یزید کے عہدِ حکومت میں فوت ہوئے۔ امام بخاری (المتوفی 256ھ) نے اپنی "التاریخ الاوسط" میں اُن کو اُن صحابہ میں ذکر کیا ہے جن کا انتقال 60ھ اور 70ھ کے درمیان ہوا۔

(تہذیب التہذیب-ط الهندیة، ج10 ص235 رقم430)

اب اس مؤقف کے پیشِ نظر اگر امام صاحب کا سنِ ولادت 70ھ سے پہلے (60ھ وغیرہ) تصور کیا جائے، جیسا کہ بعض محدثین کی رائے ہے، تو پھر امام ابوحنیفہ کا حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے سماعِ حدیث ممکن ہے۔ اگر آپ کا سنِ ولادت 80ھ ہو، جیسا کہ اکثر محدثین کا قول ہے، تو پھر اس صورت میں آپ کا حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے سماع ممکن نہیں ہے۔ لیکن یہ مؤقف (حضرت معقل رضی اللہ عنہ کا سنِ وفات 70ھ سے قبل ہونا) حتمی اور حرفِ آخر نہیں ہے، کیونکہ حضرت معقل رضی اللہ عنہ کا سنِ وفات 70ھ سے قبل ہونے پر کوئی ٹھوس دلیل موجود نہیں ہے۔ جن محدثین نے ان کی وفات 70ھ سے قبل بیان کی ہے، انھوں نے اس پر کوئی حتمی رائے نہیں دی، بلکہ اُن کی یہ بات محض تخمیناً ہے، جب کہ شیخ عبدالرحمٰن المعلمی الیمانی غیر مقلد (المتوفی 1386ھ) نے لکھا ہے:

کثیراً ما یشاع موت الرجل خطأً۔ (التنکیل ج1 ص49)

ترجمہ: بہت دفعہ کسی شخص کا سنِ وفات غلط مشہور ہو جاتا ہے۔

لہٰذا یہ بات حتمی طور پر نہیں کہی جا سکتی کہ حضرت معقل رضی اللہ عنہ کی وفات 70ھ سے پہلے ہوئی ہے، جبکہ دوسری طرف امام صاحب نے اپنی روایت میں حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے سماعِ حدیث کی تصریح کی ہے۔ امام عبداللہ بن حسین نیشاپوری (المتوفی 552ھ) نے امام ابوحنیفہ سے یہ سندِ متصل نقل کیا ہے:

عن الإمام أبي حنيفة رضي الله عنه، قال: لقيت سبعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وسمعت عن كل واحدٍ منهم حديثاً:

لَقِيتُ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ رضي الله عنه، وسمعته يقول: قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول "عَلَامَةُ الْمُؤْمِنِ ثَلَاثٌ: إِذَا قَالَ صَدَقَ، وَإِذَا وَعَدَ وَفَّى، وَإِذَا حَدَّثَ لَمْ يَخُنْ".

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنيفة رقم 357؛ "الأحاديث السبعة" للامام أبي المكارم عبد الله بن حسين النيسابوري رقم 6؛ البداية والنهاية ج13 ص417؛ مناقب ابی حنیفہ للمکی ص36؛ الرسائل الثلاث الحدیثیۃ ص170)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، اور اُن کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مؤمن کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے، تو سچ بولے، جب وعدہ کرے، تو پورا کرے، جب بات بیان کرے، تو خیانت نہ کرے''۔

امام عبداللہ بن حسین نیشاپوری کی تصریح کے مطابق اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

یہ حدیث اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ امام ابوحنیفہ نے حضرت معقل سے سماعِ حدیث کیا ہے۔ لہٰذا بعض محدثین کے محض ظنی اور تخمینی قول کی وجہ سے یہ کہہ دینا کہ حضرت معقل سے امام ابوحنیفہ کا سماعِ حدیث ممکن نہیں، کیونکہ وہ آپ کی ولادت سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ یہ بات بالکل خلافِ حقیقت ہے۔ پھر امام صاحب کی اپنی تصریح کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی بات کا اعتبار ہی کیا ہو سکتا ہے؟

کیونکہ: "صاحب البيت أدرىٰ بما فيه"۔

7 حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا سے سماعت وروایتِ حدیث

حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا صحابیہ ہیں۔ بعض حضرات نے اُن کے صحابیہ ہونے سے انکار کیا ہے، لیکن حدیث اور جرح وتعدیل کے عظیم سپوت امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 233ھ) اُن کو صحابیہ قرار دیتے ہیں، جیسا کہ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی

748ھ) نے اُن سے نقل کیا ہے۔

(تجريد أسماء الصحابة ج2 ص286- المؤلف: الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي، شمس الدين، أبو عبد الله)

لہٰذا امام یحییٰ بن معین ؒ جیسے امام الجرح والتعدیل کی اس تصریح کے بعد حضرت عائشہ بنت عجرد ؓ کی صحابیت کا انکار کرنے والوں کی بات کی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

نیز امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی روایت میں حضرت عائشہ بنت عجرد ؓ کی رسول اللہ ﷺ سے سماعِ حدیث کی تصریح موجود ہے جو کہ ان کے صحابیہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ چنانچہ امام یحییٰ بن معین ؒ نے ہی اپنی تاریخ میں فرمایا ہے:

سمعت يحيى يَقُول أَبُو حنيفَة صَاحب الراى قد سمع من عَائِشَة بنت عجرد فِيمَا قَالَ..

(التاريخ عن أبي زكريا يحيى بن معين- رواية أبي الفضل العباس بن محمد بن حاتم الدوري عنه، ج3 ص480 رقم 2347. المؤلف: أبو زكريا يحيى بن معين. ضمن كتاب: يحيى بن معين وكتابه التاريخ. دراسة وترتيب وتحقيق: الدكتور أحمد محمد نور سيف. الناشر: مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي - مكة المكرمة. الطبعة: الأولى، 1399-1979. عدد الأجزاء: 4)

عائشة بنت عجرد:

س: عائشة بنت عجرد روى يحيى بن معين.

أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ، الفقيه، صاحب الرأى، سَمِعَ عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَدٍ، تقول: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "أَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ تَعَالَى فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ، لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ".

(أسد الغابة في معرفة الصحابة ج 7 ص190 رقم 7098)

ترجمہ: حضرت عائشہ بنت عجرد ؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا لشکر ٹڈیوں کا ہے۔ نہ میں ان کو کھاتا ہوں اور نہ ان کو حرام قرار دیتا ہوں"۔

لہٰذا اس روایت کی رو سے امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کا حضرت عائشہ بنت عجرد ؓ سے، اور اُن کا رسول اللہ ﷺ سے سماعِ حدیث ثابت ہوجاتا ہے۔ البتہ یہاں یہ اشکال وارد ہوسکتا ہے کہ اس روایت میں امام یحییٰ بن معین ؒ اور امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کے درمیان انقطاع ہے، کیونکہ اُن کی امام اعظم ؒ سے ملاقات نہیں ہوئی ہے۔ لیکن ان کی آپ ؒ کے متعدد تلامذہ (امام ابویوسف ؒ، امام محمد بن حسن ؒ، امام عبداللہ بن مبارک ؒ وغیرہ) سے ملاقات ضرور ہوئی ہے، اور انھوں نے آپ ؒ کے جس شاگرد سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے، وہ یقیناً ثقہ ہے، کیونکہ امام یحییٰ بن معین ؒ صرف ثقہ و قابلِ اعتماد راوی سے ہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ (المتوفی 852ھ) سعدان بن سعد اللیثی ؒ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

روىٰ عنه يحيى بن مَعِين. قلت: ويكفيه رواية ابن مَعِين عنه

(لسان الميزان ت أبي غدة (ابن حجر العسقلاني) ج4 ص26 رقم 3371)

ترجمہ: ان سے امام یحییٰ بن معین ؒ نے روایت کی ہے۔ میں (ابن حجر ؒ) کہتا ہوں کہ ان کے ثقہ ہونے کے لیے امام یحییٰ بن معین ؒ کا ان سے روایت کرنا ہی کافی ہے۔

لہٰذا اس روایت میں امام اعظم ؒ اور امام یحییٰ بن معین ؒ کے درمیان انقطاع اس روایت کی صحت پر اثرانداز نہیں ہوتا۔

نیز اس حدیث کو دیگر کئی محدثین نے امام صاحب ؒ سے بسندِ متصل بھی روایت کیا ہے:

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابي حنيفة رقم 8776 تا 8784: "مسند" محمد بن عبد الباقي الأنصاري، كما في "جامع المسانيد" رقم 2؛ "المسند" لابن خسرو رقم

571، 572، 911؛مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي، كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ وَالْأَشْرِبَةِ وَالشُّرْبِ وَالضَّحَايَا وَالصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، رقم9؛"الأحاديث السبعة"للامام أبي الكارم عبد الله بن حسين النيسابورى ص170؛"جزء ما رواه أبوحنيفة عن الصحابة" لأبي معشر عبد الكريم بن عبد الصمد الطبري كما في "تبييض الصحيفة" للسيوطي ص17؛التدوين في أخبار قزوين، ج1 ص438؛جامع المسانيد للامام ابي حنيفة ج1 ص79؛أسد الغابة في معرفة الصحابة ج 7ص190 رقم7098؛الانتصار والترجيح للمذهب الصحيح، لسبط ابن جوزیؒ، ص463؛مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار ج 3ص125؛البداية والنهاية ج 13ص417؛ جامع المسانيد والسنن ج 15ص 605 رقم 13240؛الجامع لما في المصنفات الجوامع من أسماء الصحابة (أبو موسى الرعيني) ج 6 ص 326 رقم 6983؛البدور المضية في تراجم الحنفية، (محمد حفظ الرحمن الكملائي) ج9ص391)

8 حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے سماعت وروایتِ حدیث

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے 94ھ (جب آپ رحمہ اللہ کی عمر شریف چودہ برس تھی) میں حدیث کا سماع کیا تھا، جب وہ کوفہ تشریف لائے تھے، جیسا کہ کئی محدثین کرام نے مختلف اسناد کے ساتھ خود امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی زبانی نقل کیا ہے:

قَالَ: وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ، وَقَدِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْكُوفَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ، وَرَأَيْتُهُ، وَسَمِعْتُ مِنْهُ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: "حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ"

(مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي، كتاب الأدب، رقم 31. المؤلف: أبو حنيفة النعمان بن ثابت بن زوطي بن ماه (ت 150هـ). تحقيق: عبد الرحمن حسن محمود. الناشر: الآداب-مصر)

ترجمہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''میں 80ھ میں پیدا ہوا اور 94ھ میں جب میری عمر چودہ سال تھی، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے، تو میں نے ان کی زیارت کی اور اُن کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا کسی چیز سے (بہت زیادہ) محبت کرنا تم کو اندھا اور بہرا کردیتا ہے''۔

اعتراض حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (المتوفی 571ھ) نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں الحسن بن علي بن محمد بن إسحاق بن زر اليماني الدمشقي رحمہ اللہ اور اس کا استاد عَلِيّ بن بابويه الأسواري رحمہ اللہ دونوں مجہول راوی ہیں۔

(لسان الميزان ت أبي غدة (ابن حجر العسقلاني) ج3ص98 رقم2351)

جواب اس اعتراض کی دونوں شقیں غلط ہیں:

اول مجہول باصطلاحِ حدیث اس کو کہتے ہیں جس سے صرف ایک شخص روایت کرنے والا ہو، جب کہ اس حدیث کو الحسن بن علی الدمشقی رحمہ اللہ سے کم از کم دو جلیل القدر راوی (ابوسعد اسماعیل بن علی الرازی رحمہ اللہ اور ابواحمد محمد بن عبداللہ ربیب الوزیر ابی العباس الاسفرائینی رحمہ اللہ) روایت کررہے ہیں۔

الحسن بن علي بن محمد أبو علي ويقال: أبو محمد الدمشقي.

قال ابن عساكر في "تاريخ دمشق" :13/ 314، سكن نيسابور وحدث بها سنة ثمان وثمانين وثلاثمائة، روى عن: أبي الحسن علي بن محمد القاضي الديباجي، وأبي أحمد الغطريفي، وأبي عبد الله الحسين بن أحمد العسقلاني المؤدب. وروى عنه: أبو بكر أحمد بن منصور بن خلف، وأبو منصور أحمد بن محمد بن إبراهيم بن إسحاق البلخي الكاتب، وأبو الحسين أحمد بن الحسين بن إبراهيم العباسي الرقي.

(الموسوعة الحديثيه لمرويات الامام ابي حنيفة ج 16 ص282 رقم 494. جمعه واعده وعلق عليه: العلامه المحقق الشيخ لطيف الرحمن البهرائچي)

اور جس راوی سے آگے دو راوی روایت کرنے والے ہوں، اس کو مستور کہتے ہیں۔
نیز اس پر کسی قسم کی جرح بھی ثابت نہیں ہے۔ غیر مقلدین کے استاذ العلماء مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:
علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو محدث مجروح نہ ہو، وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کہ: (اس علم کے اُٹھانے والے عادل ہوں گے) عادل ٹھہرے گا۔

("الفیہ عراقی" ص44)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مجہول، مستور کو ساتویں مرتبہ میں داخل کیا ہے، اس کے بعد آٹھویں مرتبہ کو ضعیف کہا ہے۔ (مقدمہ تقریب)
علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحیحین کے رُوات (راوی) میں بہت سے ایسے ہیں جن کی توثیق صراحتاً کسی سے ثابت نہیں۔ (میزان ج3 ص3) (خیر الکلام ص168،169)
علاوہ ازیں الحسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ تیسری صدی کے بعد کا راوی ہے، اور پہلے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات والی روایت کے ضمن میں بحوالہ غیر مقلدین گزر چکا ہے کہ تیسری صدی کے بعد کے راویوں کے لیے صراحتاً توثیق ثابت ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ ان کا فسق اور بد اخلاقی سے محفوظ ہونا کہ جس کو مستور کہتے ہیں، ہی کافی ہے۔ نیز اس کا اپنے استاد سے سماع ثابت ہو۔
اس بنا پر الحسن بن علی بن محمد بن إسحاق بن زر الیمانی الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ کا فسق و بد اخلاقی سے مبتلا ہونا ثابت نہیں ہے، اور اس روایت میں اُس نے اپنے استاد عَلِیّ بن بابویہ الأسواری رحمۃ اللہ علیہ سے "حَدَّثَنَا" کہہ کر یہ حدیث بیان کی ہے، جو کہ علی بن بابویہ رحمۃ اللہ علیہ سے اُس کے سماع پر واضح دلیل ہے۔ لہٰذا اس کی یہ روایت اصولِ حدیث اور غیر مقلدین کے مسلّمات کی روشنی میں بالکل صحیح ہے۔
نیز اس اعتراض کی شقِ ثانی بھی غلط ہے، کیونکہ ابو الحسن عَلِیّ بن بابویہ الأسواری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 358) بھی مجہول نہیں، بلکہ وہ ایک جلیل القدر محدث ہیں۔ امام یحیٰی بن مندہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 511ھ) نے "تاریخ اصبہان" میں ان کی بہت تعریف کی ہے، اور

ان کو غنی، متقی، صاحبِ ورع اور ایک دین دار شخص قرار دیا ہے۔ اسی طرح دیگر محدثین بھی ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

(حاشیہ الاکمال لابن ماکولا، ج1 ص164،165)

امام ابو موسیٰ محمد بن ابو بکر اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 581ھ) اور حافظ ابن ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 842ھ) نے ان کو زُہاد (پارسا) اور اصحابِ حدیث میں سے قرار دیا ہے۔

(زیادات علی المؤتلف والمختلف، لابن القیسرانی، ص156؛ توضیح المشتبہ لابن ناصر الدین ج1 ص67)

لہٰذا اس حدیث پر امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کی دونوں شقیں غلط ہیں۔
اسی طرح یہاں ایک مشہور اشکال یہ بھی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن اُنیس جہنی رضی اللہ عنہ، جو مشہور صحابی ہیں، 54ھ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے، تو پھر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ان سے حدیث سننا کیسے ممکن ہے؟
اس اشکال کا جواب دیتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 911ھ) فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نام کے پانچ صحابی ہیں۔ تو ہو سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے جس عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نامی صحابی سے حدیث سنی ہے، وہ حضرت عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی کے علاوہ کوئی دوسرے عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ہوں۔ (تبییض الصحیفۃ ص31)

9 حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سماعت و روایتِ حدیث

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بھی اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو احادیثِ نبویہ روایت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تین احادیث حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں۔
یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی وفات 83ھ یا 85ھ میں ہوئی، تو پھر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کم عمری میں اُن سے یہ احادیث کیسے روایت کر لی ہیں؟

اس کا جواب وہی ہے کہ چھوٹا بچہ اگر اچھے اور بُرے میں تمیز کرسکتا ہو، تو اس کا سماع صحیح ہے، اگر چہ وہ پانچ سال یا اس سے کم عمر کا ہی کیوں نہ ہو۔ (الخیرات الحسان ص 48،49)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا سنِ وفات 83ھ یا 85ھ بیان کیا ہے، جب کہ ایک قول 86ھ کا بھی ہے۔

واثلة بن الأسقع بن عبد العزى بن عبد ياليل بن ناشب بن غيرة ابن سعد بن ليث بن بكر بن عبد مناة بن علي بن كنانة الليثي..........

قيل: بل توفي بدمشق في آخر خلافه عبد الملك سنة خمس أو ست وثمانين، وهو ابن ثمان وتسعين سنة. (الاستیعاب ترجمہ 2738)

اس لحاظ سے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کم از کم چھ سال تھی، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ان سے سماعِ حدیث بطریقِ اولیٰ ممکن ہے۔

10 حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے سماعت و روایتِ حدیث

یہ صِغار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، جب کہ ان کے والد حضرت ابوحبیبہ رضی اللہ عنہ، جن کا نام "الأَدْرَع رضی اللہ عنہ" ہے، کا شمار بدری اور کِبار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔

عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ الْأَشْهَلِيُّ الْأَنْصَارِيُّ وَاسْمُ أَبِي حَبِيبَةَ: الْأَدْرَعُ بْنُ الْأَزْعَرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْعَطَّافِ بْنِ ضُبَيْعَةَ، شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، وَأَبُو حَبِيبَةَ شَهِدَ بَدْرًا. (معرفة الصحابة لأبي نعيم، ج3 ص1590، 1591)

حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ عہدِ نبوی میں مسجدِ قباء کے قریب رہائش پذیر تھے۔

چنانچہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی ملاقات کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجدِ قباء تشریف لائے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی نوش فرمایا، اور اپنا بچا ہوا پانی مجھے مرحمت فرما دیا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے میں مشغول ہوگئے۔

(مسند احمد رقم 16081، 17944، 18951؛ التاريخ الكبير للبخاري - ت الدباسي

والنحال ج6 ص18، 19 رقم 6043؛ الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم 2148؛ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم ج5 ص43 رقم 195؛ جامع المسانيد لابن الجوزي رقم 2742؛ الأحاديث المختارة (ضياء الدين المقدسي) ج9 ص241 رقم 216؛ مجمع الزوائد رقم 2239، 8265؛ الإصابة في تمييز الصحابة (ابن حجر العسقلاني) رقم 4639؛ لسان الميزان ت أبي غدة (ابن حجر العسقلاني) رقم 6496)

انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کی ہیں، جیسا کہ امام ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 395ھ) نے تصریح کی ہے۔

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب (ابن عبد البر) ج3 ص887 رقم 1505؛ أسد الغابة في معرفة الصحابة ط العلمية ج3 ص210 رقم 2888؛ الإكمال في ذكر من له رواية في مسند الإمام أحمد من الرجال (أبو المحاسن الحسيني) رقم 436؛ مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار (بدر الدين العيني) رقم 260)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث کا سماع کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے جو حدیث روایت کی ہے، اس کو بھی حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی تخریج آخری باب میں کردی گئی ہے۔

نامور صاحب التصانیف محدث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 911ھ) نے اس حدیث کو ایک ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس کے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک سارے راوی حنفی ہیں۔

أنبأني الْعَلامَة بدر الدّين مَحْمُود بن أَحْمد الْعَيْنِيّ فِي عميم إِجَازَته، وحَدثنِي عَنهُ الْعَلامَة أَبُو الْعدْل الْحَنَفِيّ من لَفظه، أَنبأَنَا الْعَلامَة جِبْرِيل، أنبأ الشَّيْخ الإِمَام أَبُو حنيفَة أَمِير كَاتب الإتقاني، وأنبأتنيه عَالِيا أم الْفضل بنت مُحَمَّد الْمَقْدِسِي، عَن مُحَمَّد بن عَليّ بن صَلَاح الْحَنَفِيّ، عَن الإتقاني، أَنبأَنَا أَحْمد بن أسعد البُخَارِيّ، والحسام حُسَيْن

السغناقی، قَالَا: أَنبأَنَا حَافظ الدّين مُحَمَّد بن مُحَمَّد بن نصر البُخَارِیّ، أَنبأَنَا شمس الْأَئِمَّة مُحَمَّد بن عبد الستار الْكرْدِي، أَنبأَنَا بدر الدّين عمر بن عبد الْكَرِيم الورشكی، أَنبأَنَا أَبُو الْفضل عبد الرَّحْمٰن ابْن مُحَمَّد الْكرْمَانِي، أنبأ الْحُسَيْن بن مُحَمَّد الإِرسانبذی، أَنبأَنَا الزوزنی، أَنبأَنَا أَبُو زيد الدبوسی، أَنبأَنَا أَبُو جَعْفَر الأَستروشنی، أَنبأَنَا الْحُسَيْن بن الْخضر النَّسَفِيّ، أنبأ أَبُو بكر مُحَمَّد بن الْفضل، أنبأ أَبُو مُحَمَّد عبد الله بن يَعْقُوب البُخَارِيّ، أنبأ أَبُو عبد الله بن أبي حَفْص الْكَبِير، أَنبأَنَا وَالِدي، أَنبأَنَا مُحَمَّد بن الْحسن، أنبأ أَبُو حنيفَة، أَنبأَنَا عبد الله ابْن أبي حَبِيبَة، قَالَ: سَمِعت أَبَا الدَّرْدَاء صَاحب رَسُول الله صلى الله عليه وسلمَ - يَقُول: بَينا أَنا رَدِيف رَسُول الله صلى الله عليه وسلمَ -، قَالَ: "يَا أَبَا الدَّرْدَاء! من شهد أَن لَا إِلٰه إِلَّا الله وَأَنِّي رَسُول الله وَجَبت لَهُ الْجنَّة"- قَالَ: قلت لَهُ: "وَإِن زنى وَإِن سرق"- {فَسكت عني، ثمَّ سَار سَاعَة، ثمَّ قَالَ: "من شهد أَن لَا إِلٰه إِلَّا الله وَأَنِّي رَسُول الله وَجَبت لَهُ الْجنَّة"- قلت: "وَإِن زنى، وَإِن سرق"-} فَسكت عني، ثمَّ سَار سَاعَة، ثمَّ قَالَ: "من شهد أَن لَا إِلٰه إِلَّا الله، وَأَنِّي رَسُول الله وَجَبت لَهُ الْجنَّة"- قلت: "وَإِن زنى وَإِن سرق!"- قَالَ: "وَإِن زنى وَإِن سرق، وَإِن رغم أنف أبي الدَّرْدَاء"- - قَالَ: فَكَأَنِّي أنظر إِلَى أصْبع أبي الدَّرْدَاء السبابَة يَرْمِي بهَا إِلَى أرنبته - هٰذَا حَدِيث مسلسل بالحنفية-

(بغية الوعاة فی طبقات اللغويين والنحاة للسيوطی، ج2 ص397، 398 رقم3)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابودرداء! جو شخص اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں،

اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اگرچہ وہ زنا اور چوری بھی کرے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر اپنے کلام کو دہرایا۔ تو میں نے پھر عرض کیا: ''یارسول اللہ اگرچہ وہ زنا اور چوری بھی کرے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ وہ زنا اور چوری ہی کیوں نہ کرے، اور اگرچہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ناک خاک آلود ہی کیوں نہ ہو''۔ فرمایا: گویا کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں کہ اپنے ناک پر مار کر فرماتے تھے: ''اگرچہ وہ زنا اور چوری ہی کیوں نہ کرے، اگرچہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ناک خاک آلود ہی کیوں نہ ہو''۔

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اس حدیث کی سند مسلسل حنفی راویوں پر مشتمل ہے۔

نیز امام عبدالباقی بعلی دمشقی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1071ھ)، امام محمد علی بن حسین مکی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1367ھ)، اور شیخ ابوالفیض محمد یاسین فادانی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1410ھ) نے بھی اس حدیث کو اپنی سندِ متصل، جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک مسلسل حنفی رُوات پر مشتمل ہے، سے روایت کیا ہے۔

(رياض أهل الجنة بآثار أهل السنة للبعلی ص22، 23؛ المسلك الجلی فی أسانيد محمد علی المالكی ص134، 135؛ العُجالة فی الاحاديث المسلسلة للفادانی ص37-39)

فقیہ شہیر علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1252ھ) نے امام أحمد بن علی بن عمر العدوی الشهير المنينی الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1172ھ) سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنی ثَبَت (اَلْقَوْلُ السَّدِيْدِ فِيْ اِتِّصَالِ الْأَسَانِيْدِ) میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

هذا الحديث يشهد لمن أثبت رواية أبی حنيفة عن الصحابة فان عبد الله بن أبی حبيبة عدّه الحافظ ابن حجر فی الصحابة۔ قال فی الاصابة:

عبد الله بن أبي حبيبة: واسمه الأدرع بن الأزعر بن زيد بن العطاف بن ضبيعة بن زيد بن مالك بن عوف بن عمرو بن عوف الأنصاري الأوسي. قال ابن أبي داود: شهد الحديبيّة. وذكره البخاري وابن حبان وغيرهما في الصحابة. وقال البغويّ: كان يسكن قباء.

(الإصابة في تمييز الصحابة (ابن حجر العسقلاني) رقم 4639)

(ثبت ابن عابدين المسمى عقود اللآلي في الأسانيد العوالي، وهو تخريج لأسانيد شيخه محمد شاكر العقاد، ص 255. المؤلف: محمد أمين، الشهير بابن عابدين (ت 1252ھ). الناشر: دار البشائر الإسلامية. تاريخ النشر: 2010/08/12)

ترجمہ: یہ حدیث اُن لوگوں کی دلیل ہے جو کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایتِ حدیث کو ثابت قرار دیتے ہیں، کیونکہ حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ کو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ انھوں نے "الاصابۃ" (رقم الترجمہ 4639) میں کہا ہے: عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ: ان (کے والد: ابوحبیبہ رضی اللہ عنہ) کا نام الأدرع بن الأزعر بن زيد الأنصاري الأوسي رضی اللہ عنہ ہے۔ ابن ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیبیہ میں شریک تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اُن کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قبا میں مقیم تھے۔

11 حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے سماعت و روایتِ حدیث

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کوفہ میں اقامت اختیار کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ ان کی وفات 85ھ میں ہوئی۔

(تاریخ الصحابۃ لابن حبان، ص 176؛ معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم ج 3 ص 399-401؛ الاصابۃ لابن حجر، رقم 6462؛ الاستیعاب لابن عبد البر رقم 17868؛ أسد الغابۃ لابن الاثیر ج 4 ص 200، 201؛ الطبقات الصغیر لابن سعد ج 1 ص 302)

ان کا شمار بھی اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جن سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کا

سماع کیا ہے۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 973ھ) نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں لکھا ہے:

"اہلِ علم کی ایک جماعت جنھوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں کتب لکھی ہیں، انھوں نے بھی اور دیگر اہلِ علم نے بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ لیکن اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس صحابی رضی اللہ عنہ کا انتقال 85ھ میں ہوا ہے، اور جس قول میں ہے کہ وہ 89ھ تک زندہ رہے، وہ ثابت نہیں ہے۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ درست بات یہ ہے کہ چھوٹا بچہ اگر (اچھے برے میں) تمیز کر سکتا ہے، تو اس کا سماع صحیح ہے، اگرچہ وہ پانچ سال کا ہو۔ (لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے سماع صحیح ہے)۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کون سی اور کتنی احادیث روایت کی ہیں، اس بارے میں ہمیں کوئی معلومات نہیں مل سکی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب 7

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی صحابہ ؓ سے مروی احادیث پر محدثین کی تالیفات

وحدانیات وہ احادیث ہیں جو امام ابوحنیفہ ؒ نے براہِ راست صحابہ کرام ؓ سے روایت کی ہیں۔ان کی تعداد بتصریح امام حافظ الدین محمد الکردری ؒ (المتوفی 827ھ): پچاس (50) ہیں۔(مناقبِ ابی حنیفہ للکردری،ص25)

ان میں سے 19 احادیث کو باب 9 میں پیش کیا جائے گا۔ان پر مختلف ادوار میں نامور محدثین نے مستقل تالیفات بھی کی ہیں۔اس سلسلے میں جن حضرات کے مستقل جزء مشہور ہیں،ان کے اسمائے گرامی درجِ ذیل ہیں:

1 جزء امام ابوحامد محمد بن ہارون حضرمی ؒ (المتوفی 321ھ)

امام حضرمی ؒ ایک جلیل القدر محدث ہیں۔حافظ ذہبی ؒ ان کے ترجمے کا آغاز:
الْمُحَدِّثُ الثِّقَةُ الْمُعَمَّرُ الإِمَامُ، أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بنُ هَارُوْنَ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ حُمَيْدٍ الحَضْرَمِيُّ، البَغْدَادِيُّ، مِنْ بَقَايَا المُسْنِدِيْنَ جیسے عظیم القاب سے کیا ہے۔(سیر اعلام النبلاء ج11 ص360 رقم 2857)

امام حضرمی ؒ امام دارقطنی ؒ اور امام ابن شاہین ؒ وغیرہ جیسے نامور حفاظِ حدیث

کے استاذ ہیں۔امام دارقطنی ؒ نے ان کی توثیق بھی کی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ج11 ص360 رقم 2857؛سوالات السہمی للدارقطنی ص88؛سوالات البرقانی للدارقطنی ص225)

امام دارقطنی ؒ نے اپنی سنن میں ان سے متعدد احادیث بھی روایت کی ہیں۔

(سنن دارقطنی رقم 98، 227، 1015، 1085، 1249، 1552، 1608، 1910، 2152، 2673، 2890، 3183، 3533، 3584، 4465، 4695)

امام حضرمی ؒ کا شمار اُن محدثین میں ہوتا ہے جنھوں نے امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی صحابہ کرام سے مروی احادیث سے خصوصی اعتناء کرتے ہوئے اس کو جزء کی صورت میں لکھا ہے۔ان کا تالیف کردہ یہ جزء متعدد جلیل المرتبہ محدثین کی مرویّات میں سے ہے جن میں ایک حافظ الدنیا امام ابن حجر عسقلانی ؒ (المتوفی 852ھ) بھی ہیں۔امام عسقلانی ؒ نے اپنی ''ثبت'' میں اس جزء کو ذکر کرکے امام حضرمی ؒ تک اپنی اسناد بھی ذکر کردی ہے۔(المعجم المفہرس ص261)

ڈاکٹر عبد اللہ بن عبد العزیز الشبراوی کی تصریح کے مطابق اس جزء کا مخطوطہ (قلمی نسخہ) دمشق کے مکتبہ ظاہریہ میں ضمن المجموع (95 /6) موجود ہے۔

(الفہرست الاوسط 72/4، 73)

2 جزء امام ابوالحسن علی بن احمد بن عیسیٰ بیہقی ؒ (المتوفی اوائل پانچویں صدی)

امام موصوف ؒ کا آبائی تعلق ایران کے مشہور مردم خیز علمی علاقے ''بیہق'' سے ہے۔انھوں نے کچھ عرصہ بغداد میں بھی حدیث کا درس دیا تھا، جب یہ عازمِ حج تھے، اور بغداد میں کچھ عرصہ کے لیے ٹھہرے تھے۔

(ذیل تاریخ بغداد لابن النجار ج18 ص87)

ان کے سنِ وفات سے متعلق ہمیں کوئی تصریح نہیں ملی۔البتہ تخمیناً معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وفات پانچویں صدی کے اوائل میں ہوئی، کیونکہ ان کے شاگرد امام أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ السمنانی ؒ (جنھوں نے امام بیہقی ؒ سے ان کے

اس جزء کو بھی روایت کیا ہے) کا سنِ ولادت 384ھ، جب کہ سنِ وفات 466ھ ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ج 17 ص 652)

اس لحاظ سے امام علی بن أحمد بن عیسی، أبو الحسن البیهقی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پانچویں صدی کے اوائل میں ہوئی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے تالیف کردہ جزء کا نام "حدیث أبي حنیفة عمن لقی من الصحابة" ہے۔ یہ جزء ماموَر مؤرخ ومحدث امام "محب الدین محمد بن محمود ابن النجار رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنة 643ھ)" کی مرویات میں سے ہے، اور انھوں نے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں ان کے اس جزء سے ایک حدیث بھی اپنی سندِ متصل کے ساتھ نقل کی ہے۔ اس کو یہاں نقل کیا جاتا ہے:

أَنْبَأَنَا أَبُو الْفَرَجِ دَاوُدُ وَيُوسُفُ ابْنَا أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الدَّبَّاسُ أَنَّ الشَّرِيفَ أَبَا السَّعَادَاتِ أَحْمَدَ بْنَ أَحْمَدَ الْمُتَوَكِّلِيَّ أَخْبَرَهُمَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أحمد ابن أبي الحسين الأعين السمنانی، أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى الْبَيْهَقِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ قَدِمَ علينا بغداد يريد الحج، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْن خالد بن أحمد الذهلي، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرُوبَةَ بن عبد الرحمن المروزي، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ الْمُغَلِّسِ الحماني، حدثنا بشر بن الوليد القاضي، حدثنا أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم القاضي، حدثنا أَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ". (ذیل تاریخ بغداد لابن النجار ج 18 ص 87)

(سنن ابن ماجة 224؛ المعجم الكبير 240/10؛ معجم الصغير 6/1؛ مجمع الزوائد 119/1، 120؛ کشف الخفا 56/2، 466، 584)

اسی طرح یہ "جزء" حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 852ھ) کی مرویات میں

سے بھی ہے۔ اور انھوں نے اپنی "ثبت" میں اس جزء کو ذکر کرکے امام ابوالحسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ تک اپنی اسناد بھی ذکر کی ہے۔ نیز اس جزء سے انھوں نے بھی اس کی پہلی حدیث بسند نقل کی ہے، جس کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ (المعجم المفہرس ص 272)

نیز یہ جزء حافظ ابن طولون رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 953ھ) کی مرویات میں سے بھی ہے، اور انھوں نے اپنی "ثبت" میں اس جزء کی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ تک اپنی سند ذکر کردی ہے۔

(الفہرست الاوسط ج 4 ص 227، 228)

امام ابومؤید خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 665ھ) نے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ تک اپنی سند ذکر کر دی ہے۔ (جامع المسانید ج 1 ص 23-25)

امام ابومؤید خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 665ھ) کی تصریح کے مطابق امام ابوبکر محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 535ھ) نے بھی اپنی تالیف کردہ "مسند الامام ابی حنیفة رحمۃ اللہ علیہ" میں اس جزء کی تخریج کی ہے، جس کو امام خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے مکمل نقل کردی ہے۔ (جامع المسانید ج 1 ص 79-87)

3 جزء امام قاضی ابوبکر عبد الرحمٰن بن محمد السرخسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 439ھ)

یہ ایک جلیل القدر حنفی فقیہ ہیں، اور انھوں نے فقہ حنفی کی تعلیم امام ابوالحسین قدوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 428ھ) سے حاصل کی۔ ان کا شمار ابوعبد اللہ دامغانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 478ھ) جیسے فقہاء کے طبقہ میں ہوتا ہے۔

(الجواہر المضیئة ج 1 ص 307؛ تاج التراجم ص 33)

انھوں نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات کا جو "جزء" لکھا ہے، اس کو اُن سے اُن کے صاحبزادے امام عبد الملک بن عبد الرحمٰن السرخی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 470ھ) نے روایت کیا ہے، اور یہ بھی اپنے والد کی طرح ایک بلند پایہ محدث اور فقیہ ہیں۔ امام ابن النجار رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 623ھ) نے ان کا مبسوط ترجمہ لکھا ہے، اور

ان کے ترجمہ میں یہ بھی تصریح کی ہے کہ جب یہ بغداد میں نامور، صاحب التصانیف محدث امام ابن ماکولا ؒ (المتوفی 475ھ) کی عدالت میں گواہی دینے کے لیے پیش ہوئے، تو انھوں نے ان کی گواہی کو قبول کیا۔

امام حسین بن محمد بن خسرو ؒ (المتوفی 522ھ) (جو کہ امام عبدالرحمٰن سرخسی ؒ کے دو (احمد بن الحسن بن خیرون ؒ اور عبدالملک بن عبدالرحمٰن بن محمد السرخسی ؒ) واسطوں سے شاگرد ہیں) نے اپنی سند کے ساتھ اس "جزء" کو روایت کیا ہے، اور اس جزء کی انھوں نے مکمل تخریج بھی کی ہے۔

(مسند الامام الاعظم ج1 ص173، 236، ج2 ص499، 500، 502، 504، 840)

صدر الائمہ موفق بن احمد مکی ؒ (المتوفی 568ھ) بھی اس مجموعے کی تخریج کرنے والوں میں سے ہیں۔ (مناقب ابی حنیفہ ص33، 34)

اسی طرح مؤرخِ اسلام علامہ سبط ابن الجوزی ؒ (المتوفی 654ھ) نے بھی اس جزء کی تخریج کی ہے، اور انھوں نے اس جزء کی ہر حدیث کو اپنی مکمل سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (الانتصار والترجیح ص21-24)

علامہ زاہد الکوثری ؒ (المتوفی 1371ھ) کی تصریح کے مطابق علامہ نوح بن مصطفیٰ قونوی ؒ (المتوفی 1070ھ) نے "اَلدُّرُّ الْمُنْظَمُ فِي مَنَاقِبِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ" میں ان مذکورہ چاروں اجزاء کے متون کی تخریج کی ہے۔

(حاشیہ الانتصار والترجیح ص19)

4 جزء امام ابوسعد اسماعیل بن علی بن حسین الرزای السمان ؒ (المتوفی 445ھ)

امام سمان ؒ ایک بلند پایہ اور عدیم النظیر محدث ہیں۔ ان کے اساتذہ کی تعداد تقریباً تین ہزار ہے۔ اسی طرح ان کے شاگرد بھی بکثرت ہیں، جن میں ابوبکر خطیب بغدادی ؒ (المتوفی 463ھ) اور عبدالعزیز بن محمد النخشبی ؒ (المتوفی 457ھ)

وغیرہ جیسے نامور حفاظِ حدیث بھی ہیں۔

حافظ ذہبی ؒ (المتوفی 748ھ) نے ان کا ترجمہ: السَّمَّانُ أَبُو سَعْدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ بنِ الحُسَيْنِ ؒ: الإِمَامُ الحَافِظُ، العَلاَّمَةُ البَارِعُ المُتْقِنُ۔ (سیر اعلام النبلاء، ج18 ص55، 56) وغیرہ القاب سے کیا ہے۔

حافظ ذہبی ؒ (المتوفی 748ھ) ان کو محدثین کے طبقہ میں ذکر کرتے ہوئے ان کا تعارف یوں کراتے ہیں:

الحافظ أبو سعد إسماعيل بن علىّ بن السمان الرّازىّ سمع من ثلاثة الآف شيخ۔

(المعين في طبقات المحدثين، ص128 رقم1425۔ المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ)۔ الناشر: دار الفرقان - عمان - الأردن۔ الطبعة: الأولى، 1404)

ترجمہ: حافظ ابوسعد اسماعیل بن علی بن السمان رازی ؒ، جنھوں نے تین ہزار شیوخ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

مؤرخِ اسلام امام ابن العدیم حلبی ؒ (المتوفی 660ھ) نے بھی ان کا مفصل ترجمہ لکھا ہے، اور ان کے ترجمہ میں انھوں نے ان کے اساتذہ کی تعداد چار ہزار (4000) بیان کی ہے۔ (بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب ج4 ص1706-1716)

امام سمان ؒ کو کثیر التصانیف ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ ان کی تصانیف میں سے ایک امام اعظم ؒ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث پر مشتمل جزء بھی ہے۔ ان کا تالیف کردہ یہ جزء امام حسین بن محمد بن خسرو ؒ (المتوفی 522ھ) کی مرویات میں سے ہے۔ انھوں نے اس جزء بسندِ متصل نقل کر دیا ہے۔

(مسند الامام الاعظم ج1 ص174، 175، ج2 ص498، 502، 503، 505، 506، 507)

5 جزء امام ابومعشر عبد الکریم بن عبد الصمد الشافعی الطبری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 478ھ)

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ کے مشہور قاری، عظیم شافعی المسلک فقیہ، جلیل المرتبت محدث اور نامور صاحب التصانیف عالم ہیں۔

امام شمس الدین محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 833ھ) نے ان کا تعارف اِن الفاظ سے کرایا ہے:

عبد الكريم بن عبد الصمد بن محمد بن علي بن محمد أبو معشر الطبري القطان الشافعي، شيخ أهل مكة، إمام عارف، محقق، أستاذ كامل، ثقة صالح۔

(غاية النهاية فى طبقات القراء، ج2 ص401 رقم 1708۔ المؤلف: شمس الدين أبو الخير ابن الجزري، محمد بن محمد بن يوسف (المتوفى: 833ھ)۔ الناشر: مكتبة ابن تيمية)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 748ھ)، حافظ صلاح الدین صفدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 764ھ) اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 852ھ) وغیرہ محدثین نے بھی ان کی تصانیف اور ان کے علمی کارناموں کو خوب سراہا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ج18 ص487؛ الوافی بالوفیات ج14 ص40؛ لسان المیزان ج4 ص59)

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی ان محدثین میں ہوتا ہے جنھوں نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کردہ احادیث کو ایک "جزء" کی صورت میں جمع کیا ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1345ھ) ان کے اس جزء کے تعارف میں لکھتے ہیں:

وجزء الأستاذ أبي معشر عبد الكريم بن عبد الصمد بن محمد بن علي القطان الطبري المقرى الشافعي صاحب التصانيف المجاور بمكة

المتوفى بها: سنة ثمان وسبعين وأربعمائة ذكر فيه ما رواه أبو حنيفة عن الصحابة۔

(الرسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب السنة المشرفة، ص88۔ المؤلف: أبو عبد الله محمد بن أبي الفيض جعفر بن إدريس الحسني الإدريسي الشهير بـ الكتاني (المتوفى:1345ھ)۔ الناشر: دار البشائر الإسلامية۔ الطبعة: السادسة 1421ھ)

استاذ ابومعشر عبد الکریم بن عبد الصمد بن محمد بن علی القطان الطبری المقری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ، صاحب التصانیف، مجاور مکہ مکرمہ (المتوفی 478ھ) بمقام مکہ مکرمہ نے اپنے جزء میں وہ احادیث ذکر کی ہیں کہ جن کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کا تالیف کردہ یہ جزء حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 852ھ) اور حافظ ابن طولون رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 953ھ) کی مرویات میں سے ہے۔

(المعجم المفهرس أو تجريد أسانيد الكتب المشهورة والأجزاء المنثورة، ص 272۔ المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852ھ)۔ الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت؛ الفہرست الاوسط لابن طولون ج 4 ص241؛ تانیب الخطیب، ص19، للامام الکوثریؒ)

یہ جزء ملک معظم، سلطانِ عادل سیف الدین عیسیٰ بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 624ھ)، جو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں، کی مرویات میں سے بھی ہیں۔

چنانچہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ اس کے تعارف میں فرماتے ہیں:

و قد جمع روايته فى جزء أبو معشر عبد الكريم بن عبد الصمد الطبري المقرئ، وهٰذا الجزء سمعناه و روينا الأحاديث التي فيه عن سبعة۔

(السهم المصيب فی کبد الخطیب ص76)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث کو امام ابومعشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبری المقریٔ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جزء میں جمع کیا ہے۔ اس جزء

کی ہم نے سماعت کی ہے۔ اور اس جزء میں (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی) سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے (روایت کردہ) جو احادیث ہیں، ان کو ہم نے بھی روایت کیا ہے۔

پھر موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے امام طبری رحمۃ اللہ علیہ تک اپنی اسناد ذکر کی ہے۔

(السہم المصیب فی کبد الخطیب ص76)

یہ جزء محدثِ جلیل، شارحِ بخاری حافظ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 855ھ) کی بھی مرویات میں سے ہے۔ اور وہ اس کو اپنے استاذ اور مشہور محدث حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 804ھ) کے واسطے سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے ''مقدمہ شرح معانی الآثار'' میں اس جزء کو امام طبری رحمۃ اللہ علیہ تک بسندِ متصل روایت کیا ہے اور اس کے متن کو بھی مکمل نقل کر دیا ہے۔

(مغانی الأخیار فی شرح أسامی رجال معانی الآثار، ج3 ص122 تا 125۔ المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى (المتوفى: 855هـ)۔ الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان۔ الطبعة: الأولى، 1427هـ-2006م۔ عدد الأجزاء: 3)

عالی السند محدث امام شہاب الدین احمد بن اسحاق الابرقوہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 701ھ) صرف دو واسطوں سے امام طبری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ جزء روایت کرتے ہیں، اور انھوں نے اپنی معجم میں اس جزء سے ایک حدیث بھی اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(معجم شیوخ الابرقوہی ص52، 53)

امام محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 942ھ) نے بھی اس جزء کو نقل کیا ہے۔

(عقود الجمان ص54 تا 61)

مشہور صاحب التصانیف محدث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 911ھ) نے بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں اس جزء کو مکمل نقل کرتے ہوئے اس پر جا بجا اپنا علمی تبصرہ بھی کیا ہے۔ (تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ ص26 تا 32)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے نقل کردہ اس جزء کو اس کتاب میں مکمل نقل کر دیا گیا ہے۔

6 جزء امام ابوالقاسم عبدالملک بن احمد قزوینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 534ھ)

امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ بتصریح امام عبدالکریم قزوینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 623ھ): ایک فقیہ، محدث، شاعر، ادیب، فاضل اور باکمال شخص تھے۔

(التدوین فی اخبار قزوین ج3 ص260-268)

انھوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ تین احادیث جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے، پر مشتمل ایک جزء لکھا ہے۔ امام عبدالکریم قزوینی رحمۃ اللہ علیہ، جو ایک واسطے سے ان کے اس جزء کو روایت کیا ہے۔ نیز انھوں نے ان کے اس جزء کو اپنی تاریخ میں بھی نقل کر دیا ہے۔ (التدوین فی اخبار قزوین ج1 ص437-438، ج3 ص361)

7 جزء امام ابوالمکارم عبداللہ بن حسین نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 552ھ)

امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی کے محدث اور الشیخ، الامام اور ناصرُ السُّنَّۃ ہیں۔ انھوں نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ سات احادیث، جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ) سے براہِ راست روایت کی ہیں، پر مشتمل ایک جزء لکھا ہے، جس کا نام ''الأحاديث السبعة عن سبعة من الصحابة الذين روى عنهم الإمام أبوحنيفة رحمۃ اللہ علیہ'' ہے۔ اس جزء میں مذکورہ تمام احادیث مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سندِ متصل کے ساتھ امام ابومحمد العلاء بن ہلال بن عمر الباہلی الرقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 225ھ) سے، اور انھوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہیں۔

امام العلاء رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ ثقہ محدث امام ہلال بن العلاء رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 280ھ) کے والد

ہیں) پر اگرچہ متعدد محدثین نے جرح کی ہے، لیکن کئی محدثین نے ان کی توثیق بھی کی ہے۔ چنانچہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 354ھ) اور امام ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 385ھ) نے ان کو ثقات (ثقہ راویوں) میں ذکر کیا ہے۔

(کتاب الثقات ج7ص266؛ تاریخ اسماء الثقات ص236، ترجمہ 1077)

امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 405ھ) نے ان کی روایت کو ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے، اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 748ھ) نے اس پر امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت کی ہے۔ (مستدرک حاکم ج4ص647رقم8788)

یہ جزء امام عبداللہ بن حسین نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے رجب 538ھ میں اپنے شاگرد امام مبارک بن محمد بن یحییٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 580ھ) کو املاء کریا تھا، اور پھر اُن سے اُن کے صاحبزادے اور ثقہ عالم امام سراج الدین حسن بن مبارک زبیدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 629ھ) نے اس کو روایت کیا ہے۔

نیز اس جزء کو امام عبداللہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ سے جلیل القدر محدث ومؤرخ قاضی ابومنصور محمد بن حسین بن محمد بغدادی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 571ھ) نے بھی روایت کیا ہے۔

قاضی موصوف رحمۃ اللہ علیہ، امام موفق بن احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 568ھ) جو کہ مُتَمَكِّنٌ فِي الْعَرَبِيَّة، غزیر العلم، فقیہ، فاضل، بارع، ادیب اور شاعر تھے۔

(تاریخ بغداد وذیوله: المختصر المحتاج إليه من تاريخ ابن الدبيثي: ج15 ص349 رقم 1341؛ تاریخ اسلام للذہبی ج2 ص400؛ بغية الوعاة في طبقات اللغويين والنحاة للسيوطي، ج2ص257؛ الجواهر المضيئة للقرشي ج2ص188؛ تاج التراجم لابن قطلوبغا، ص78)

امام مکی رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی موصوف رحمۃ اللہ علیہ سے اس جزء کو روایت کیا ہے، اور ''مناقب ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ'' میں اس پورے جزء کو بسندِ متصل نقل بھی کر دیا ہے۔

(مناقب ابی حنیفۃ للمکی ص78)

اس جزء میں ذکر کردہ احادیث کے بارے میں خود مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

"فهٰذه الأحاديث السبعة المسموعة لفقيه الامام الائمة ابي حنيفة النعمان بن ثابت من سبعة من اصحاب النبي ﷺ بالاسناد الصحيح".

(الرسائل الثلاث الحديثية ص160)

ترجمہ: یہ سات احادیث ہیں جو فقیہ الائمہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم ﷺ کے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنی ہیں، اور ان کی اسناد صحیح ہیں۔

یہ جزء بروایت امام مبارک بن محمد بن یحییٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 580ھ) مولانا لطیف الرحمٰن بہرائچی قاسمی مدظلہ کی تحقیق کے ساتھ طبع ہو چکا ہے۔ مولانا موصوف نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے جو تین نادر حدیثی مجموعے ''الرسائل الثلاث الحديثية'' کے نام سے یکجا طبع کرائے ہیں۔ ان میں سے ایک مذکورہ جزء بھی ہے۔

جزاه الله عنا احسن الجزاء

8 جزء امام جمال الدین محمود بن احمد القونوی رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ ''ابن السراج'' رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 771ھ)

امام ابن السراج رحمۃ اللہ علیہ، جو کہ حنفی المسلک فقیہ، ثقہ محدث، بلند مرتبت صاحب التصانیف اور اپنے زمانے کے قاضی القضاۃ تھے۔ امام عبدالقادر قُرشی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 775ھ) نے طبقاتِ حنفیہ میں ان کا مبسوط ترجمہ لکھا ہے، اور ان کا اور ان کی تصانیف کا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔

(الجواہر المضیئۃ ج2ص156، 157؛ الفوائد البہیہ للکھنوی ص207)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 852ھ) اور ان کے شاگردِ رشید اور امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 902ھ) نے بھی ان کے ترجمہ میں ان کی بہت زیادہ تعریف کی ہے۔

(الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة ج4ص197؛ وجيز الكلام في الذيل على دُوَلِ الاسلام ج1ص173)

امام موصوف ؒ کثیر التصانیف محدث ہیں۔ ان کی تصانیف میں ایک ''جزء'' بھی ہے، جو اُن احادیث پر مشتمل ہے جن کو امام اعظم ابوحنیفہ ؒ نے سات صحابہ کرام ؓ سے روایت کیا ہے۔ یہ جزء نامور محدث امام برہان الدین ابراہیم بن محمد بن خلیل الحلبی المعروف بہ ''سبط ابن العجمی'' ؒ (المتوفی 841ھ) کی مرویّات میں سے ہے، جیسا کہ خود انھوں نے امام اعظم ؒ کے ترجمہ میں ان کے اس ''جزء'' کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے:

و قد روينا عن قاضي القضاة جمال الدين محمود بن احمد بن السراج، أن أباحنيفة روىٰ عن سبعة من الصحابة، و نظمهم فى بيتين. والله أعظم.

وأخرج له جزءًا يُرْوىٰ، سمّاه: "مَا رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الصَّحَابَةِ".

(نهاية السول فى رواة الستة الاصول لسبط ابن العجمى، بحواله مكانة الإمام أبي حنيفة فى الحديث، ص 102؛ الرسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب السنة المشرفة (محمد بن جعفر الكتانى) ص88؛ البدور المضية فى تراجم الحنفية (محمد حفظ الرحمن الكملائى) ج1 ص418)

ترجمہ: ہم نے قاضی القضاۃ جمال الدین محمود بن احمد ابن السراج ؒ سے روایت کیا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ ؒ نے سات صحابہ کرام ؓ سے احادیث روایت کی ہیں، اور امام موصوف ؒ نے ان سات صحابہ کرام ؓ کے ناموں کو دو شعروں میں منظوم کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

نیز انھوں نے امام ابوحنیفہ ؒ کی ان سات صحابہ کرام ؓ سے روایت کردہ احادیث کے متعلق ایک جزء بھی لکھا ہے جس کو (محدثین میں) روایت کیا جاتا ہے۔ اس جزء کا نام انھوں نے ''مَا رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الصَّحَابَةِ ؓ'' رکھا ہے۔

9 جزء ابو محمد امام محی الدین عبد القادر بن محمد القرشی ؒ (المتوفی 775ھ)

امام قُرشی ؒ ایک جلیل القدر محدث اور نہایت ثقہ حافظ الحدیث ہیں۔ علومِ حدیث

میں ان کے بلند مرتبت ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ حافظ زین الدین عراقی ؒ (المتوفی 804ھ) جو حافظ ابن حجر ؒ وغیرہ کے نامور محدثین کے شیخ ہیں جیسے محدثِ کبیر ان کے تلامذۂ حدیث میں سے ہیں۔

حافظ ابوالفضل مکی ؒ (المتوفی 881ھ) نے ان کے ترجمے کا آغاز ان القاب سے کیا ہے: الإمام، العلّامة، الحافظ۔ (ذیل تذکرۃ الحفاظ ج5 ص105)

حافظ محمد بن احمد الفاسی ؒ (المتوفیٰ 832ھ) نے ان کا تعارف یوں کرایا ہے:

عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر الله بن سالم بن أبي الوفاء القرشي المصري الشيخ محي الدين أبو محمد الحنفي مؤلف طبقات الحنفية. . . . . . وكان ذا عناية بالفقه والحديث وغير ذلك ولديه فضل.

(ذيل التقييد فى رواة السنن والأسانيد، ج2 ص140 رقم 1307۔ المؤلف: محمد بن أحمد بن على، تقى الدين، أبو الطيب المكى الحسنى الفاسى (المتوفى: 832هـ). الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان۔ الطبعة: الأولى، 1410هـ/1990م)

ترجمہ: امام قرشی ؒ فقہ، حدیث اور دیگر علوم میں باکمال اور صاحبِ فضیلت شخص تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ (المتوفیٰ 852ھ) جو ایک واسطے سے امام قُرشی ؒ کے شاگرد ہیں: انھوں نے امام قُرشی ؒ اور ان کے بھائی ابوالبرکات ؒ کے تعارف میں لکھا ہے:

عبد القادر وأخوه أبو البركات، يقال لكل منهما ابن القرشية، فيجوز أن يقال القريشي، وهما محدثان مشهوران، سمع منهما شيوخنا بدمشق.

(تبصير المنتبه بتحرير المشتبه، ج3 ص1109۔ المؤلف: أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (المتوفى: 852هـ)۔ الناشر: المكتبة العلمية، بيروت - لبنان؛ الدرر الكامنة ج 2 ص 392؛ المجمع المؤسس للمعجم المفهرس ص420)

ترجمہ وہ دونوں مشہور محدث ہیں اور ان دونوں سے دمشق میں ہمارے مشائخ نے حدیث کا سماع کیا تھا۔

حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 902ھ) بھی ایک واسطے سے امام قُرشی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ انھوں نے امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ان القاب سے شروع کیا ہے:

المدرس، المحدث، المحيوى.

نیز سخاوی نے ان کے بارے میں لکھا ہے۔

روى لنا عنه بعض من لقيناه.

(وجيز الكلام في الذيل على دُوَلِ الإسلام (ج1 ص200، 201)

ترجمہ امام قُرشی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرنے والے بعض محدثین نے ان کے واسطے سے ہم سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام قُرشی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث پر مشتمل ایک جزء لکھا ہے، جیسا کہ خود موصوف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں اس جزء کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں:

ذكرت في هَذَا الْجُزْءِ من سَمِعَه من الصَّحَابَة وَمن رَآه.

(الجواهر المضية في طبقات الحنفية ج1 ص28)

ترجمہ میں نے اس جزء میں اُن صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے جن سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کا سماع کیا ہے۔ اور جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا ہے۔

10 المسند للثعالبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت

أخبرنا شيخ الإسلام أبو الإرشاد علي بن محمد بن عبد الرحمٰن الاجهوري على وفق ما سلف، عن المسند ابي محمد بدر الدين حسن الكرخي، عن الحافظ أبي الفضل بن أبي بكر السيوطي، عن أبي القاسم عمر بن محمد بن فهد، عن البدر محمد بن أبي بكر الدماميني، عن أبي العباس

أحمد بن إسماعيل الفِرنوي، عن أبي العباس أحمد بن علي بن عبد العزيز بن المصفى، عن أبي المظفر منصور بن سليم الهمداني، عن محمد بن عبد الله بن عبد المجيد، عن ناصر بن أبي المكارم المطرزي، عن أبي المؤيد الخوارزمي، قال: أخبرني قاضي القضاة نجم الدين أبو منصور محمد بن الحسين بن محمد البغدادي فيما كتب به إلي من همذان، قال: ثنا الإمام القاضي عبيد الله بن الحسن بن أبي بكر الحنفي النيسابوري من لفظه، قال: أنا الإمام محمد بن أبي منصور، قال: انا أبو الحسن علي بن أحمد الزواهي، قال: ثنا القاضي الإمام أبو سعيد محمد بن أبي العلاء صاعد بن محمد، قال: أنا أبو مالك نهرويه بن حجر البلخي، قال: ثنا أبو الحسين بن الحسين بن إبراهيم العلوي، قال: ثنا أبو الحسين بن علي الخضيب، قال: ثنا علي بن بكر - وهو أبو الخضر القاضي -. قال: ثنا هلال بن بدر، عن هلال بن العلاء، عن أبيه، عن أبي حنيفة قال: لقيت سبعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وسمعت من كل واحد منهم خبراً. لقيت عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي، صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقلت: "أريد أن أسمع منه"، فحملني أبي على عاتقه وذهب بي إليه، فقال: "ما تريد؟". فقلت: "أريد أن تحدثني حديثاً سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم". فقال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إغاثة الملهوف فرض على كل مسلم، ومن تفقه في دين الله كفاه الله همه، ورزقه من حيث لا يحتسب".

ولقيت عبد الله بن أنيس رضي الله عنه وسمعته يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "رأيت في عارضي الجنة مكتوباً ثلاثة أسطر بالذهب الأحمر لا بماء الذهب: السطر الأول: لا إله إلا الله محمد

رسول الله. والسطر الثانی: الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن، فأرشد الله الأئمة واغفر للمؤذنين. والسطر الثالث: وجدنا ما عملنا، ربحنا ما قدمنا، خسرنا ما خلفنا، قدمنا على رب غفور".

ولقيت عبد الله بن أبي أوفى رضی الله عنهما وسمعته يقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "حبك الشیء يعمى ويصم، والدال على الخير كفاعله، والدال على الشر كمثله، إن الله يحب إغاثة اللهفان".

ولقيت أنس بن مالك الأنصاری رضی الله عنه وسمعته يقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "من قال: لا إله إلا الله خالصاً مخلصاً بها قلبه دخل الجنة، ولو توكلتم على الله حق توكله لرزقتم كما ترزق الطير، تغدو خماصاً وتروح بطاناً".

ولقيت جابر بن عبد الله الأنصاری رضی الله عنه وسمعته يقول: "بايعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم على السمع والطاعة والنصيحة لكل مسلم ومسلمة".

ولقيت معقل بن يسار المزنی رضی الله عنه وسمعته يقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "علامات المؤمن ثلاث: إذا قال صدق، وإذا وعد وفى، وإذا اؤتمن أدى. وعلامات المنافق ثلاث: إذا قال كذب، وإذا وعد أخلف، وإذا اؤتمن خان".

ولقيت واثلة بن الأسقع رضی الله عنه وسمعته يقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "لا يظن أحدكم أنه يتقرب إلى الله بأقرب من هذه الركعات -يعنی الصلوات الخمس-".

قال: وفی بعض الروايات عن أبي حنيفة لقيت عائشة بنت عجرد رضی الله عنها وسمعتها تقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول: "أكثر جنود الله فی الأرض الجراد. لا آكله ولا أحرمه".

(المسند للثعالبی، 193؛ الموسوعه الحديثيه لمرويات الامام ابی حنيفة، ج 4 ص 321 تا 322 رقم 574۔ جمعه واعده وعلق عليه: العلامه المحقق الشيخ لطيف الرحمن البهرائجی القاسمی۔ الناشر: دار الكتب العلمية۔ الطبعة: الأولى 1442ھ -2021م۔ عدد المجلدات: 20۔ عدد الصفحات: 7816)

11 جزء ابی معشر رحمۃ اللہ علیہ مع تبصرہ از امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۱۱ھ) نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وحدانیات پر مشتمل امام ابومعشر طبری رحمۃ اللہ علیہ (م 478ھ) کا جو جزء نقل کیا ہے اور اس کی احادیث پر جو تبصرہ کیا ہے، قارئین کے افادہ کے لیے اس کو مع ترجمہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

1 قال ابومعشر فی جزئه: انا ابوعبدالله الحسين بن محمد بن منصور الفقيه الواعظ، ثنا ابو ابراهيم احمد بن الحسن القاضی ثنا ابوبكر محمد بن احمد بن محمد بن حمدان الحنفی، ثنا ابوسعد اسماعيل بن علی السمان، ثنا ابوالحسين بن احمد بن محمد بن محمود البزار، ثنا ابوسعيد الحسين بن احمد بن محمد بن المبارك، ثنا ابوالعباس احمد بن الصلت بن المغلس الحمانی، ثنا بشر بن وليد القاضی، عن ابی يوسف عن ابی حنيفة سمعت انس بن مالك رضی الله عنه يقول: سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول: "طلب العلم فريضة علٰى كل مسلم".

2 وبه عن انس سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول: "الدال على الخير كفاعله".

3 وبه عن انس رضی الله عنه سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول: "اِنَّ الله يحب اغاثة اللهفان".

اقول احمد بن المغلس مجروح۔

والحديث الاول متنه مشهور، وقد قال النووی فی فتاواه هو حديث ضعيف وان كان معناه صحيحا۔ وقال الحافظ جمال الدين المزی: روی من طريق يبلغ رتبة الحسن۔

قلت: وعندی انه بلغ رتبة الصحيح، لانی وقفت له علی نحو خمسين طريقا وقد جمعتها فی جزء۔

والحديث الثانی متنه صحيح، ورد من رواية جمع من الصحابة، واصله فی صحيح مسلم من حديث ابی مسعود بلفظ: ”من دل علی خير فله مثل اجر فاعله“۔

والحديث الثالث متنه صحيح ورد من رواية جمع من الصحابة، وصححه الضياء المقدسی فی المختارة من حديث بريدة رضی الله عنه۔

4 ثم قال ابومعشر: انا ابوعبدالله، حدثنا ابراهيم، حدثنا ابوبكر الحنفی، حدثنا ابوسعيد الحسين بن احمد، ثنا علی بن احمد بن الحسين البصری، ثنا احمد بن عبدالله بن حرام، ثنا مظفر بن المنهال، ثنا موسٰی بن عيسٰی بن المنذر الحمصی، ثنا ابی، ثنا اسماعيل بن عياش عن ابی حنيفة عن واثلة بن الاسقع ان رسول الله صلّی الله عليه وسلّم قال: ”دع ما يريبك الی ما لا يريبك“۔

5 وبه عن واثلة عن النبی صلّی الله عليه وسلّم قال: ”لا تظهر الشماتة لاخيك فيعافيه الله ويبتليك“۔

اقول: الحديث الاوّل متنه صحيح ورد من رواية جمع من الصحابة، وقد صححه الترمذی وابن حبان والحاكم والضياء من حديث الحسن بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهما۔

والحديث الثانی اخرجه الترمذی من وجه آخر عن واثلة وحسنه، وله شاهد من حديث ابن عباس رضی الله عنهما۔

6 ثم قال ابومعشر: اخبرنا ابويوسف عبدالله، حدثنا ابو ابراهيم، حدثنا ابوبكر الحنفی، حدثنا ابوسعيد السمان، حدثنا ابوعلی الحسن بن علی بن محمد بن اسحاق اليمانی، حدثنا ابوالحسن علی بن بابويه الاسواری، حدثنا ابوداؤد الطيالسی، عن ابی حنيفة قال: ولدت سنة ثمانين وقدم عبدالله من انيس الكوفة سنة اربع و تسعين ورأيته وسمعت منه وانا ابن اربع عشرة سنة، سمعته يقول: قال رسول الله صلّی الله عليه وسلّم: ”حبك الشئی يعمی و يصم“۔

اقول: هذا الحديث رواه ابوداؤد فی سننه من حديث ابی الدرداء رضی الله عنه۔

واصعب ماهنا ان يقال: ان عبدالله بن انيس الجهنی الصحابی المشهور مات سنة اربع و خمسين، وذلك قبل مولد ابی حنيفة بدهر۔

والجواب: ان الصحابة المسمّين عبدالله بن انيس خمسة، فلعل الذی روی عنه ابوحنيفة واحد آخر منهم غير الجهنی المشهور۔

7 ثم قال ابومعشر: اخبرنا ابوعبدالله، حدثنا ابوابراهيم انا ابوبكر الحنفی، حدثنا ابوسعد السمان، ثنا محمد بن موسٰی، ثنا محمد بن عياش الجلودی، عن النمنام يحيٰی بن القاسم، عن ابی حنيفة سمعت عبدالله بن ابی اوفٰی يقول: سمعت رسول الله صلّی الله عليه وسلّم يقول: ”من بنی لله مسجدًا ولو كمفحص قطاة بنی الله له بيتا فی الجنة“۔

اقول: هذا الحديث متنه صحيح بل متواتر۔

8 وبه الی ابی سعد السمان ثنا ابومحمد عبدالله بن كثير الرازی ثنا عبدالرحمٰن بن ابی حاتم ثنا عباس بن محمد الدوری حدثنا يحيٰی بن معين عن ابی حنيفة انه سمع عائشة بنت عجرد رضی الله عنها تقول قال: رسول الله صلّی الله عليه وسلّم: ”اكثر جند الله فی الارض الجراد

لا آکله ولا احرمه"۔

اقول هذا الحديث متنه صحيح، اخرجه ابوداؤد من حديث سلمان، وصحح الضياء فی المختارة۔ (تبییض الصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفۃ، ص ۲۶-۳۲)

حدیث نمبر1

ترجمہ: امام ابومعشر طبری ؒ اپنے "جزء" میں فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوعبداللہ حسین بن محمد بن منصور فقیہ ؒ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوابراہیم احمد بن حسن قاضی ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن حمدان حنفی ؒ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے اسماعیل بن علی سمان ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوالحسین بن احمد بن محمد بن محمود البزار ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوسعید احمد بن محمد بن مبارک ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوالعباس احمد بن صلت بن مغلس حمانی ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بشر بن ولید قاضی ؒ نے بیان کیا، وہ امام ابویوسف ؒ سے، وہ امام ابوحنیفہ ؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

حدیث نمبر2

اسی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "نیکی کی طرف بلانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے"۔

حدیث نمبر3

اسی سند کے ساتھ حضرت انس ؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ فریادخواہ کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے"۔ میں (امام سیوطی ؒ) کہتا ہوں کہ سند میں ایک راوی احمد بن مغلس ؒ مجروح ہے۔

تنبیہ: احمد بن مغلس ؒ کا پورا نام ابوالعباس احمد بن محمد بن مغلس الحمانی ؒ ہے۔ یہ امام ابن ماجہ ؒ کے شیخ امام جبارہ بن مغلس ؒ کا بھتیجا ہے۔ اگرچہ کئی علماء نے اس پر جرح کی ہے، لیکن اس کے اپنے معاصر محدث امام ابن ابی خیثمہ ؒ اس کی توثیق کرنے والوں میں شامل ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ ؒ سے فرمایا:

اکتب عن هذا الشيخ، یابنی! فانه کان یکتب معنا فی المجلس منذ سبعین سنة۔ (تانیب الخطیب، ص167)

ترجمہ: بیٹا! اس شیخ (احمد بن مغلس ؒ) سے احادیث لکھا کرو، کیونکہ یہ ہمارے ساتھ مجلس میں ستر سال سے احادیث لکھ رہا ہے۔

محدث ناقد علامہ زاہد الکوثری ؒ (م 1371ھ) لکھتے ہیں: "احمد بن مغلس ؒ کی سند عالی تھی اور اس کے شیوخ بھی کثرت سے تھے، اور اس سے اس قدر لوگوں نے علم حاصل کیا جن کا شمار نہیں ہوسکتا۔ ان میں سے کئی جلیل القدر ائمہ بھی ہیں۔ لیکن اس شخص کا قصور اتنا ہے کہ اس نے امام ابوحنیفہ ؒ کے مناقب میں کتاب لکھی ہے جس کی وجہ سے امام صاحب ؒ کے مخالفین اس کی مخالفت اور اس کی روایات کو ساقط کرنے کے درپے ہوگئے۔ (تانیب الخطیب، ص167، 168)

نیز امام صاحب ؒ کا حضرت انس ؓ سے ملاقات کرنا ثابت ہے، جیسا کہ امام یحییٰ بن ابراہیم سلماسی ؒ (م 550ھ) وغیرہ کے حوالے سے گزرا ہے۔ اسی طرح امام صاحب ؒ کی تابعیت کے بیان میں بحوالہ حافظ ذہبی ؒ (م 748ھ) اور حافظ ابن عبدالہادی حنبلی ؒ (م 744ھ) وغیرہ محدثین گزر چکا ہے کہ آپ ؒ نے حضرت انس ؓ سے متعدد بار ملاقات کی تھی اور حضرت انس ؓ کی جب (93ھ یا 92ھ میں) وفات ہوئی، تو اُس وقت آپ ؒ کی عمر تیرہ یا بارہ سال تھی۔ تو اب یہ کیسے ممکن ہے کہ تیرہ یا بارہ سال کا نوجوان ایک صحابی ؓ سے بار بار ملاقات کر رہا ہے لیکن اس سے وہ احادیث سننے سے محروم رہا، حالانکہ امام مسلم ؒ کے نزدیک اگر ایک معاصر دوسرے معاصر سے لفظ عَنْ سے روایت کرے، تو وہ

روایت سماع پر محمول ہو گی اور متصل شمار ہو گی۔ اور امام بخاری ؒ کے نزدیک معاصرین کے درمیان اگر ایک دفعہ بھی ملاقات ہونا ثابت ہو جائے، تو یہ اس روایت کے سماع اور اتصال پر محمول ہونے کے لیے کافی ہے۔ غرض ان دونوں صورتوں میں امام صاحب ؒ کا حضرت انس ؓ سے سماعِ حدیث ممکن ہے۔

حدیثِ اوّل کا متن مشہور ہے اور امام نووی ؒ نے اپنے ''فتاویٰ'' میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، اگرچہ اس کا معنی صحیح ہے۔ حافظ جمال الدین مزی ؒ فرماتے ہیں کہ یہ کئی طرق سے مروی ہونے کی وجہ سے مرتبۂ حسن تک پہنچ جاتی ہے۔

میں (امام سیوطی ؒ) کہتا ہوں کہ یہ حدیث مرتبۂ صحیح کو پہنچی ہوئی ہے کیونکہ میں اس کے پچاس (50) طُرق پر مطلع ہوا ہوں، جن کو میں نے ایک جزء میں جمع کر دیا ہے۔

اور دوسری حدیث کا متن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی صحابہ ؓ سے مروی ہے، اس حدیث کی اصل صحیح مسلم کی حدیث ہے جو حضرت ابو مسعود ؓ سے ان الفاظ میں مروی ہے:

''جو شخص خیر کی طرف بلاتا ہے اُس کے لیے خیر کرنے والے کی طرح اجر ہے''۔

تیسری حدیث کا متن بھی صحیح ہے اور یہ بھی کئی صحابہ ؓ سے مروی ہے۔ اس حدیث کو، جو حضرت بریدہ ؓ سے مروی ہے، امام ضیاء مقدسی ؒ نے مختارہ میں صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر 4

پھر امام ابو معشر طبری ؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو عبداللہ ؒ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر حنفی ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوسعید حسین بن احمد ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے علی بن احمد بن حسین بصری ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے احمد بن عبداللہ بن حرام ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے مظفر بن منہل ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی ؒ نے

بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے میرے والد عیسیٰ بن منذر ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے اسماعیل بن عیاش ؒ نے بیان کیا، وہ امام ابوحنیفہ ؒ سے، وہ حضرت واثلہ بن اسقع ؓ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز تم کو شک میں ڈالے، اُس کو چھوڑ کر وہ چیز اپنا لو، جو تم کو شک میں نہ ڈالے''۔

حدیث نمبر 5

اسی مذکورہ سند کے ساتھ حضرت واثلہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت سے عافیت دے دے، اور تم کو اس میں مبتلا کر دے''۔

میں (امام سیوطی ؒ) کہتا ہوں کہ پہلی حدیث کا متن صحیح ہے جو کہ کئی صحابہ ؓ سے مروی ہے۔ اس حدیث کی روایت، جو حضرت حسن بن علی بن ابی طالب ؓ کے طریق سے ہے، کو امام ترمذی ؒ، امام ابن حبان ؒ، امام حاکم ؒ اور امام ضیاء مقدسی ؒ نے صحیح قرار دیا ہے۔

اور دوسری حدیث کی امام ترمذی ؒ نے تخریج کی ہے، جو ایک دوسرے طریق سے حضرت واثلہ ؓ سے مروی ہے، اور اس حدیث کو انہوں نے حسن کہا ہے۔ نیز حضرت ابن عباس ؓ کی حدیث بھی اس کے لیے شاہد ہے۔

حدیث نمبر 6

پھر امام ابو معشر طبری ؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو یوسف عبداللہ ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوابراہیم ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر حنفی ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوسعد سمان ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوعلی حسن بن علی بن محمد بن اسحاق یمانی ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوالحسن علی بن بابویہ اسواری ؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے امام ابوداؤد طیالسی ؒ نے بیان کیا، وہ امام ابوحنیفہ ؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''میں 80ھ میں پیدا ہوا اور 94ھ میں جب میری

عمر چودہ سال تھی، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے، تو میں نے ان کی زیارت کی اور اُن کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارا کسی چیز سے (بہت زیادہ) محبت کرنا تم کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے''۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے۔

یہاں ایک اشکال ہے، وہ یہ کہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ، جو مشہور صحابی ہیں، 54ھ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے بہت پہلے وفات پا گئے تھے (تو پھر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے یہ حدیث کیسے سن لی؟)

اس کا جواب یہ ہے کہ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نام کے پانچ صحابی ہیں۔ تو ہوسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے جس عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نامی صحابی سے حدیث سنی ہے، وہ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی کے علاوہ کوئی دوسرے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ہوں۔

حدیث نمبر 7

پھر امام ابومعشر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوسعد سمان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے محمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے محمد بن عیاش جلودی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ نمنام رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ یحییٰ بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے اللہ کے لیے کوئی مسجد بنائی، اگرچہ وہ قطات پرندہ کے گھونسلا کے برابر ہی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا''۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ اس حدیث کا متن صحیح بلکہ متواتر ہے۔

تنبیہ حافظ محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م942ھ) تلمیذِ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما مات سنة سبع و ثمانین او خمس و ثمانین، فلعل الامام سمع منه وعمره سبع سنین او خمس سنین۔

(عقود الجمان، ص59)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، 87ھ یا 85ھ میں (بمقام کوفہ) فوت ہوئے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے جب حدیث سنی تھی اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر سات یا پانچ سال ہو۔

حدیث نمبر 8

(امام ابومعشر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) ابوسعد سمان رحمۃ اللہ علیہ تک سند وہی ہے جو ابھی گزری ہے۔ آگے ابوسعد سمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابومحمد عبداللہ بن کثیر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے امام عباس بن محمد دوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے:

''زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا لشکر ٹڈیوں کا ہے۔ نہ میں ان کو کھاتا ہوں اور نہ ان کو حرام قرار دیتا ہوں''۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ اس حدیث کا متن صحیح ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس کی تخریج کی ہے اور امام ضیاء مقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مختارہ'' میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

تنبیہ حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کے صحابی ہونے پر بھی بعض علماء نے اعتراض کیا ہے کہ یہ صحابیہ نہیں ہیں، بلکہ مجہول راویوں میں شمار ہوتی ہیں۔ لیکن اس اعتراض کی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کے تعارف میں امام سفیان

ثوری رحمۃ اللہ علیہ (م 161ھ) وغیرہ ائمہ حدیث کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صرف ثقہ راویوں سے حدیث لیتے ہیں، اور یہ بھی گزر چکا ہے کہ مجہول کی روایت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مقبول نہیں ہے، تو پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا سے روایت لی ہے اور ان کی حدیث کو قبول کیا ہے، تو پھر یہ مجہولہ کیسے ہیں؟

نیز امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کے بیان میں گزر چکا ہے کہ اس مذکورہ حدیث کی بعض روایات میں حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سماع کی تصریح کی ہے۔ اب اس کے بعد ان کے صحابیہ ہونے میں کیا تردد رہ جاتا ہے، کیونکہ یہ بات سب کو تسلیم ہے کہ اگر خیر القرون کا کوئی ثقہ شخص، جس کا صحابی ہونا ممکن ہو، وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سماع کی تصریح کر دے، تو ایسے شخص کے صحابی ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔

12 حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی آٹھ (8) وحدانیات از ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب: ''البدایۃ والنہایۃ'' میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وحدانیات کو بھی اپنی سند سے بیان کیا ہے۔ یہاں اس کو بیان کیا جاتا ہے۔

1 أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا الرُّحْلَةُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْحَجَّارُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، وَهُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْبَغْدَادِيُّ، عَنْ وَالِدِهِ، عَنْ أَبِي الْمَكَارِمِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الشِّعْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنِ الْخَطِيبِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ الْقَاضِي أَبِي سَعِيدٍ صَاعِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ نَصْرَوَيْهِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَلْخِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْعِيَانِيِّ، عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ عَلِيِّ بْنِ الْخَطِيبِ، عَنْ أَبِي الْحَصِرِ عَلِيِّ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: «مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَلَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ

الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا وَتَعُودُ بِطَانًا».

(البداية والنهاية ج 13 ص 416، 417-الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص خلوصِ دل کے ساتھ ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کہتا ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور اگر تم نے اللہ پر اس طرح توکل کیا جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ خالی پیٹ صبح کرتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر (واپس اپنے گھروں کو) لوٹتے ہیں''۔

2 وَعَنْ جَابِرٍ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ.

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بات کو سننے، اطاعت کرنے اور ہر مسلمان مرد و عورت کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی''۔

3 وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ مَرْفُوعًا: «رَأَيْتُ فِي عَارِضَتَيِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ بِالذَّهَبِ الْأَحْمَرِ، لَا بِمَاءِ الذَّهَبِ: السَّطْرُ الْأَوَّلُ: لَآ إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. الثَّانِي: الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، فَأَرْشَدَ اللهُ الْأَئِمَّةَ وَغَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِينَ. الثَّالِثُ: وَجَدْنَا مَا عَمِلْنَا، رَبِحْنَا مَا قَدَّمْنَا، خَسِرْنَا مَا خَلَّفْنَا، قَدِمْنَا عَلَى رَبٍّ غَفُورٍ».

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے جنت کے کونوں میں سرخ سونے (خالص سونے) کے ساتھ، نہ کہ سونے کے پانی کے ساتھ، تین سطریں لکھی ہوئی دیکھیں: پہلی سطر میں لکھا ہوا تھا: ''لَآ إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)۔ دوسری سطر میں لکھا ہوا تھا: امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار۔ پس اللہ تعالیٰ ائمہ کو ہدایت دے اور مؤذنین کی مغفرت فرمائے۔ تیسری سطر میں لکھا ہوا تھا:

ہم نے جو عمل کیا (اس کا صلہ) ہم نے پالیا۔ ہم نے جو کچھ آگے بھیجا، اس کا نفع پالیا۔ ہم جو پیچھے چھوڑ آئے، اس کو ہم نے کھو دیا، اور ہم ربِ غفور کے پاس حاضر ہو گئے ہیں"۔

4 وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ، وَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ، وَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ إِغَاثَةَ الْمَلْهُوفِ". وَفِي لَفْظٍ: "اللَّهْفَانِ".

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "تمہارا کسی چیز سے (بہت زیادہ) محبت کرنا تم کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔ نیکی کی طرف بلانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ فریاد خواہ کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے"۔

5 وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مَرْفُوعًا: "إِغَاثَةُ الْمَلْهُوفِ فَرْضٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَمَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ".

ترجمہ حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مصیبت زدہ کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جو شخص اللہ کے دین میں تفقہ پیدا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے غم کی کفایت کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا، کہ جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوگا"۔

6 وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ مَرْفُوعًا: "عَلَامَةُ الْمُؤْمِنِ ثَلَاثٌ: إِذَا قَالَ صَدَقَ، وَإِذَا وَعَدَ وَفٰى، وَإِذَا حَدَّثَ لَمْ يَخُنْ".

ترجمہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مؤمن کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے، تو سچ بولے، جب وعدہ کرے، تو پورا کرے، جب بات بیان کرے، تو خیانت نہ کرے"۔

7 وَعَنْ وَاثِلَةَ مَرْفُوعًا: "لَا يَظُنَّنَّ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ بِأَقْرَبَ مِنْ

هٰذِهِ الرَّكَعَاتِ". يَعْنِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ.

ترجمہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی یہ گمان نہ کرے کہ وہ ان رکعات یعنی پانچ وقت کی فرض نمازوں سے بڑھ کر کسی اور شے سے اللہ کا قُرب حاصل کر سکتا ہے"۔

8 وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ مَرْفُوعًا: "الْجَرَادُ أَكْثَرُ جُنُودِ اللهِ فِي الْأَرْضِ، لَا آكُلُهُ".

ترجمہ حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا لشکر ٹڈیوں کا ہے۔ میں ان کو کھاتا نہیں ہوں"۔

باب 8

امام اعظم ابو حنیفہ ؒ کی تابعیت سے متعلق غیر مقلدین کے شبہات کے جوابات

امام اعظم ؒ کی تابعیت کو، الحمدللہ! ہم تفصیلی دلائل کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں، اور ان دلائل کے ضمن میں غیر مقلدین حضرات کے اس سلسلے میں بعض شبہات کے جوابات بھی ہم دے چکے ہیں۔ اب ہم تابعیتِ امام اعظم ؒ سے متعلق غیر مقلدین کے پھیلائے ہوئے چند دیگر شبہات کے جوابات ذکر کرتے ہیں، تاکہ قارئین کے سامنے یہ مسئلہ بالکل نکھر کر آجائے، اور قارئین پر واضح ہو جائے کہ غیر مقلدین حضرات کتنے بودے دلائل کے ذریعے امام اعظم ؒ کے اس عظیم شرفِ تابعیت کو داغ دار کرنے کی سعی نامراد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح سمجھ عطا کرے، آمین!

شبہ 1 امام اعظم ؒ نے حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ کو افضل کہا اور اس کا جواب

مولانا محمد رئیس ندوی ؒ غیر مقلد (م 1430ھ) لکھتے ہیں:

''امام (ابوحنیفہ) صاحب ؒ سے بسندِ صحیح مروی ہے:

''میں نے عطاء (بن ابی رباح) ؒ تابعی سے افضل کسی کو نہیں دیکھا''۔

(بحوالہ الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ 1/30؛ نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ، 1/248)

اپنے اس فرمان میں امام صاحب ؒ نے تصریح کی ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا، اور یہ معلوم ہے کہ عطاء ؒ تابعی ہیں۔ اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ امام صاحب ؒ نے کسی صحابی ؓ کو نہیں دیکھا، ورنہ عطاء ؒ تابعی کی بابت یہ ہرگز نہ کہتے: ''میں نے ان سے افضل کسی کو نہیں دیکھا''۔ امام صاحب ؒ کے اس فرمان سے ان تمام دعاوی کی تردید ہوتی ہے جن میں کسی صحابی ؓ کی رؤیت و روایت کو امام صاحب ؒ کے لیے صحیح مانا گیا ہے۔

(اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات 1/160)

حافظ زبیر علی زئی ؒ غیر مقلد نے بھی امام اعظم ؒ کی تابعیت کے خلاف آپ ؒ کے تابعی نہ ہونے پر استدلال کیا ہے، اور اس کو اپنے دعویٰ کے اثبات میں ایک معرکۃ الآراء دلیل قرار دیا ہے۔ (ماہنامہ الحدیث، حضرو، شمارہ 17، ص 11)

جواب: ان دونوں غیر مقلدین اشخاص نے امام اعظم ؒ کی تابعیت کے خلاف آپ ؒ کا جو فرمان نقل کیا ہے، وہ بلاشبہ آپ ؒ سے بسندِ صحیح ثابت ہے، لیکن ان غیر مقلدین حضرات کا اس فرمان سے امام صاحب ؒ کی عدمِ تابعیت پر استدلال کرنا یہ بالکل غلط اور باطل ہے۔ اس لیے کہ امام صاحب ؒ کے اس فرمان کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ میں نے حضرت انس ؓ وغیرہ صحابہ کرام ؓ کو نہیں دیکھا، بلکہ آپ کے اس فرمان کا مطلب صرف یہ ہے کہ میں صحابہ کرام ؓ کے علاوہ جن حضرات سے ملا ہوں، اُن میں حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ یعنی حضرت عطاء ؒ اپنے طبقہ میں سب سے افضل ہیں۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ امام اعظم ؒ سے جیسے یہ ثابت ہے کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ ایسے ہی آپ ؒ سے یہ بھی صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ میں نے کئی صحابہ کرام ؓ کو دیکھا ہے۔ خصوصاً حضرت انس بن مالک ؓ سے آپ ؒ کی ملاقات والی روایت کہ جس کی کئی نامور محدثین (حافظ

ذہبیؒ، حافظ ابنِ حجرؒ وغیرہ) نے بڑے واشگاف الفاظ میں تصحیح وتحسین کی ہے، جیسا کہ پہلے ہم ان حضرات کی تصریحات نقل کر آئے ہیں۔

اب امام صاحبؒ کے ان دونوں فرامین کو سامنے رکھا جائے، تو یہ بات بالکل نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ آپؒ اپنے جس فرمان میں حضرت عطاء بن ابی رباحؒ کو افضل قرار دے رہے ہیں، اس سے آپؒ کی مراد یہ نہیں ہے کہ میں نے کسی صحابیؓ کو نہیں دیکھا، بلکہ اس سے آپؒ کی مراد یہ ہے کہ میں نے جن صحابہؓ کو دیکھا ہے، اُن کے علاوہ میرے جتنے بھی اساتذہ ومشائخ ہیں، میں نے اُن میں حضرت عطاءؒ سے افضل کسی کو نہیں پایا۔ چناں چہ حضراتِ محدثین نے بھی اس فرمان کا یہی مطلب سمجھا ہے۔ مثلاً: علمِ حدیث ورجال کے نامور سپوت حافظ شمس الدین ذہبیؒ (م 748ھ) نے امام اعظمؒ کے ترجمہ میں حضرت انسؓ سے آپؒ کی ملاقات ہونے کی تصریح کرنے کے بعد لکھا ہے:

وَرَوَىٰ عَنْ: عَطَاءِ بنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَهُوَ أَكْبَرُ شَيْخٍ لَهُ، وَأَفْضَلُهُم - عَلَى مَا قَالَ -. (سیر اعلام النبلاء: ج6 ص391)

ترجمہ: اور آپؒ نے حضرت عطاء بن ابی رباحؒ سے روایتِ حدیث کی ہے، اور یہ آپؒ کے سب سے بڑے اور افضل شیخ ہیں، جیسا کہ خود آپؒ نے فرمایا ہے۔

اسی طرح ذہبیؒ نے "مناقب الامام ابی حنیفہؒ" میں بھی امام صاحبؒ کی تابعیت اور آپؒ کی حضرت انسؓ سے ملاقات ہونے کی تصریح ہونے کے بعد لکھا ہے:

وَسَمِعَ الْحَدِيثَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ بِمَكَّةَ، وَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَفْضَلَ مِنْ عَطَاءٍ. (مناقب الامام ابی حنیفة وصاحبیه، ص19؛ تاریخ اسلام: 3/990)

ترجمہ: آپؒ نے حضرت عطاء بن ابی رباحؒ سے مکہ مکرمہ میں حدیث کا سماع کیا، اور فرمایا: "میں نے عطاء بن ابی رباحؒ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا"۔

امام ذہبیؒ اپنے شاگردِ رشید حافظ صلاح الدین صفدیؒ (م 764ھ) نے بھی امام صاحبؒ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

وَرَأى أنس بن مَالك غير مرّة بِالْكُوفَةِ قَالَه بن سعد وروى أَبُو حنيفَة رَضِي الله عَنهُ عَن عَطاء بن أبي رَبَاح وَقَالَ مَا رَأَيْت أفضل مِنْهُ.

(الوافی بالوفیات: ج27 ص89)

ترجمہ: آپؒ نے حضرت انس بن مالکؓ کو کئی بار دیکھا ہے، جیسا کہ امام محمد بن سعدؒ نے فرمایا ہے۔ اور آپؒ نے حضرت عطاء بن ابی رباحؒ سے روایت کی ہے، اور ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ میں نے ان سے افضل کسی شخص کو نہیں دیکھا"۔

معلوم ہوا کہ حافظ ذہبیؒ اور حافظ صفدیؒ جیسے محدثین کے نزدیک بھی آپؒ کے اس فرمان میں وہ صحابہ کرامؓ مستثنیٰ ہیں کہ جن کو امام صاحبؒ نے دیکھا تھا اور آپؒ کے اس فرمان کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپؒ کے صحابہؓ کے علاوہ جتنے بھی مشائخ ہیں، اُن میں حضرت عطاءؒ افضل ہیں۔

نیز دیگر کئی محدثین نے بھی امام صاحبؒ کے اس فرمان کا یہی مطلب سمجھا ہے اور انہوں نے بھی اپنی کتبِ رجال میں امام اعظمؒ کا ترجمہ لکھتے ہوئے حضرت عطاء بن ابی رباحؒ کی بابت امام صاحبؒ کا مذکورہ فرمان بھی ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ انہوں نے امام صاحبؒ کی حضرت انس بن مالکؓ سے رؤیت کی بھی تصریح کی ہے۔

(دیکھیے: تہذیب الکمال، 19/ 118، 120، للمزیؒ؛ تہذیب التہذیب، 4/ 129، 5/ 629، لابن حجرؒ)

اور آج تک کسی محدث نے امام صاحبؒ کے مذکورہ فرمان سے یہ مطلب اخذ نہیں کیا کہ آپؒ نے حضرت انسؓ وغیرہ سے ملاقات نہیں کی۔ لہٰذا غیر مقلدین حضرات کا اس فرمان سے امام صاحبؒ کی صحابہؓ سے ملاقات نہ ہونے کا

مفہوم کشید کرنا جہاں امام صاحب ؒ کی اپنی تصریحات کے سراسر متصادم ہے۔ وہیں یہ مفہوم محدثین کرام کے متفقہ مفہوم کے بالمقابل ہونے کی وجہ سے بھی باطل ہے۔

اسی طرح یہ مفہوم خود اکابرین غیر مقلدین کی تصریحات سے بھی متصادم ہے۔ مثلاً: نامور غیر مقلد عالم مولانا امیر علی ملیح آبادی ؒ (م 1337ھ) جنہوں نے امام ابوحنیفہ ؒ کے متعلق کھلم کھلا یہ تصریح کی ہے:

انہ تابعی فقد صح انہ رأی انسا۔ (تعقیب التقریب: ص4)

ترجمہ: آپ ؒ تابعی ہیں، اور یہ بات پائیہ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے کہ آپ ؒ نے حضرت انس ؓ کو دیکھا تھا۔

لیکن اس کے باوجود انہوں نے حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ کے بارے میں امام ابوحنیفہ ؒ کا یہ بیان بھی نقل کیا:

ما لقیت افضل منہ۔ (تعقیب التقریب، ص:361)

ترجمہ: میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ سے افضل کسی شخص کو نہیں دیکھا۔

معلوم ہوا کہ مولانا امیر علی مرحوم کے نزدیک بھی حضرت عطاء ؒ کے متعلق امام اعظم ؒ کے اس توصیفی قول سے آپ ؒ کی عدم تابعیت پر استدلال کرنا غلط ہے۔

ثانیاً: امام اعظم کی طرح کئی صحابہ کرام ؓ اور تابعین عظام ؒ سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے بھی اپنے دیگر ہم طبقہ حضرات کو افضلِ زمانہ قرار دیا ہے۔ لیکن آج تک کسی نے بھی (بشمول غیر مقلدین) ان کے اقوال کو عموم پر محمول نہیں کیا، اور نہ ہی ان اقوال سے یہ مفہوم اخذ کیا کہ جن صحابہ ؓ یا تابعین ؒ نے اپنے ہم طبقہ حضرات کو افضلِ زمانہ کہا ہے، وہ صحابہ ؓ یا تابعین ؒ کے زمرے سے خارج ہو گئے ہیں۔ مثلاً:

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا، وَلَا رَكِبَ

الْكُورَ رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ".

(سیر اعلام النبلاء: ج 11 ص 309؛ ترمذی رقم 3764؛ مسند احمد رقم 9353؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 8101؛ مستدرک حاکم رقم 4350، 4934؛ المخلصیات لأبی طاھر المخلص رقم 184)

ترجمہ: نہ کسی ایسے شخص نے جوتیاں پہنیں، نہ وہ کسی سواری پر سوار ہوا، اور نہ کسی کجاوے پر بیٹھا کہ جو حضرت جعفر طیار ؓ سے افضل ہو۔

یعنی حضرت جعفر طیار ؓ روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

اب اس قول کا عمومی مفہوم یہی بنتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے حضرت جعفر طیار ؓ کو تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام صحابہ ؓ بشمول حضراتِ شیخین (حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ) پر فضیلت دی ہے۔ لیکن اس کا یہ عمومی مفہوم اہلِ سنت والجماعت کے مؤقف کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ محدثِ ناقد حافظ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ (م 748ھ) نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کے اس قول کو بہ سند نقل کرنے کے بعد اس کی وضاحت میں لکھا ہے:

هٰذَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَزْعُمَ زَاعِمٌ أَنَّ مَذْهَبَهُ: أن جعفر أَفْضَلُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. فَإِنَّ هٰذَا الإِطْلَاقَ لَيْسَ هُوَ عَلَى عُمُوْمِهِ، بَلْ يَخْرُجُ مِنْهُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ. فَالظَّاهِرُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَقْصِدْ أَنْ يُدْخِلَ أَبَا بَكْرٍ وَلَا عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. (سیر اعلام النبلاء: ج11 ص309)

ترجمہ: یہ قول حضرت ابو ہریرہ ؓ سے ثابت ہے، لیکن کسی گمان کرنے والے کے لیے یہ گمان کرنا بالکل نا مناسب ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کا یہ مذہب ہے کہ حضرت جعفر طیار ؓ، حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ سے افضل ہیں۔ اس لیے کہ (اس قول کا) اطلاق اپنے عموم پر نہیں ہے۔ بلکہ اس سے جس طرح حضراتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خارج ہیں۔ اسی طرح ظاہر ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے اپنے اس قول میں حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کو بھی شامل کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔

اب ذیل میں اس طرح کے چند اقوال تابعینِ عظام ؒ کے بھی ملاحظہ کرتے جائیں:

1. امام مکحول شامی رحمۃ اللہ علیہ (م 117ھ) جو کہ جلیل القدر تابعی ہیں اور غیر مقلدین کو بھی ان کا تابعی ہونا تسلیم ہے (مثلاً دیکھیے: تحقیق الکلام: 1/108)۔ انہوں نے ایک اور جلیل القدر تابعی حضرت ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ الخولانی رحمۃ اللہ علیہ (م 80ھ) کے بارے میں فرمایا ہے:

ما رأیت مثل ابی ادریس۔ (أسد الغابہ، 6/6)

ترجمہ: میں نے ابوادریس (عائذ اللہ الخولانی) رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کوئی شخص نہیں دیکھا۔

2. امام ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ (م 131ھ) بھی ایک جلیل القدر تابعی ہیں، اور ان کا تابعی ہونا بھی غیر مقلدین کو تسلیم ہے۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے اور فقیہ تابعی حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ (م 106ھ) کے بارے میں فرماتے ہیں:

ما رأیت رجلاً افضل منہ۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/53؛ تقریب التہذیب، 2/22)

ترجمہ: میں نے کوئی شخص بھی ان سے افضل نہیں دیکھا۔

3. امام یحییٰ بن سعید انصاری رحمۃ اللہ علیہ (م 144ھ) مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے ایک نامور تابعی ہیں۔ ان کو متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شرفِ ملاقات حاصل ہے، جن میں سے ایک حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ (م 86ھ) بھی ہیں کہ جن کا تعلق مدینہ منورہ سے ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/53؛ النکت علیٰ مقدمۃ ابن الصلاح، ص 145 للزرکشی رحمۃ اللہ علیہ)

لیکن اس کے باوجود یہ فرماتے ہیں:

"ما ادرکنا بالمدینۃ احداً نفضّلہ علی القاسم بن محمد"۔

(التاریخ الکبیر، 3/85، لابن ابی خیثمۃ رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: ہم نے مدینہ منورہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں پایا کہ جس کو ہم حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ تابعی پر فضیلت دے سکیں۔

4. امام محمد بن مسلم بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ (م 124ھ) جو کہ امام المحدثین اور بالاتفاق تابعی ہیں، انہوں نے جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا ہے اور اُن سے روایتِ حدیث کی ہے، ان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

(تہذیب التہذیب، 5/284)

اور یہ دونوں قرشی (قریشی) صحابی ہیں۔ لیکن پھر بھی امام ابنِ شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تابعی حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ (م 93ھ) جو کہ "زین العابدین" کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں، کی بابت فرمایا:

"ما رأیت قرشیاً افضل من علی بن الحسین"۔

(التاریخ الکبیر، 3/92، لابن ابی خیثمۃ رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: میں نے کوئی قرشی شخص ایسا نہیں دیکھا کہ جو حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے افضل ہو۔

5. امام ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ (م 122ھ) جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

(تہذیب التہذیب، 1/264)

اس کے باوجود وہ تابعیہ حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا (م 101ھ) کے بارے میں فرماتے ہیں:

ما ادرکت احداً افضلہ علیٰ حفصۃ یعنی بنت سیرین۔

(تدریب الراوی، 2/213)

ترجمہ: میں نے کسی شخص کو نہیں پایا کہ جس کو حضرت حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا پر فضیلت دوں۔

6. امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (م 110ھ) جو کبارِ تابعین میں سے ہیں، ان کے ترجمہ میں امام محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ (م 230ھ) اور امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ (م 233ھ) نے بسندِ متصل علامۃ التابعین امام عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ (م 103ھ) سے نقل کیا ہے:

وذکر الشعبی الحسن فقال: ما رأیت من اهل تلك البلاد رجلاً قط افضل منه۔ (الطبقات الکبریٰ: 7/119؛ تاریخ ابن معین بروایت الدوری، ص: 130)

ترجمہ: امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: "میں نے ان شہروں (بصرہ، کوفہ وغیرہ) میں ان سے افضل شخص کوئی نہیں دیکھا"۔

حالانکہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے سن وفات (103 ہجری) تک بصرہ و کوفہ وغیرہ میں بکثرت صحابہ رضی اللہ عنہم باحیات تھے، اور ان کی بڑی تعداد کی انہوں نے زیارت بھی کی تھی اور ان

میں سے کئی حضرات سے احادیث کا سماع بھی کیا تھا۔

قارئین! یہ چند تابعین کے اقوال ہم نے آپ کے گوش گزار کیے ہیں، اس طرح کے اقوال کتبِ رجال میں دیگر کئی تابعین سے بھی ملتے ہیں، لیکن ایک صاحب بصیرت اور انصاف پسند شخص کے سمجھنے کے لیے یہ چند اقوال ہی کافی ہیں۔ اب ان تابعینِ عظام نے اپنے اقوال میں دیگر بعض تابعین کو افضلِ زمانہ قرار دیا ہے، لیکن آج تک کسی شخص نے (بشمول غیر مقلدین) ان حضرات کے تابعی ہونے کا انکار نہیں کیا، اور نہ ہی ان اقوال سے کسی نے یہ مفہوم اخذ کیا کہ ان تابعین کا دیگر تابعین کو افضل کہنے کا مقتضیٰ یہ ہے کہ انہوں نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا۔ لہٰذا اگر حضرت ابو ہریرہ ؓ کے قول (جس میں انہوں نے حضرت جعفر طیار ؓ کو افضل ترین شخص کہا) سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرات شیخین ؓ (حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت عمر ؓ) مستثنیٰ ہو سکتے ہیں، اور ان مذکورہ تابعین ؒ کے اقوال (جن میں انہوں نے دیگر تابعین ؒ کو افضلِ زمانہ کہا ہے) سے صحابہ کرام ؓ مستثنیٰ ہو سکتے ہیں، تو پھر امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کے قول (جس میں انہوں نے حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ کو افضلِ زمانہ قرار دیا ہے) سے حضرت انس ؓ وغیرہ صحابہ کرام ؓ (جن کو آپ ؒ نے دیکھا تھا) کیوں نہیں مستثنیٰ ہو سکتے؟ غیر مقلدین کا عجیب مزاج ہے کہ جب امام صاحب ؒ کی ذات کا معاملہ آتا ہے تو پھر یہ حضرات اپنے طے شدہ اصولوں کو بھی روند دیتے ہیں۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

شبہ 2 حافظ ابنِ حجر ؒ نے امام اعظم ؒ کو طبقۂ سادسہ میں ذکر کیا۔ اور اس کا جواب

غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا نذیر حسین دہلوی ؒ (م 1320ھ) نے امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی عدمِ تابعیت پر دلیل دیتے ہوئے لکھا ہے:

"حافظ ابنِ حجر ؒ نے (تقریب التہذیب میں) امام صاحب ؒ کو چھٹے طبقے میں شمار کیا ہے، اور چھٹا طبقہ اُن لوگوں کا (ہے) جن کو کسی صحابی ؓ سے ملاقات نہیں ہوئی، چنانچہ حافظ ابنِ حجر ؒ مقدمۃ الکتاب میں فرماتے ہیں:

"السادسة طبقة عاصروا الخامسة لكن لم يثبت لهم لقاء احد من الصحابة كابن جريج"۔

ترجمہ: چھٹا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو کہ طبقہ خامسہ والوں کے معاصر ہیں، لیکن ان کی کسی صحابی سے ملاقات ہونا ثابت نہیں ہے، جیسا کہ ابنِ جریج ؒ ہیں۔ (معیار الحق، ص:32)

جواب: حافظ ابنِ حجر عسقلانی ؒ (م 852ھ) نے اگرچہ اپنی کتاب "تقریب التہذیب" (1/247) میں امام صاحب ؒ کو طبقۂ سادسہ میں سے قرار دیا ہے کہ جس طبقہ کی بقول اُن کے کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ لیکن یہ اُن کا تسامح ہے، کیوں کہ حافظ موصوف ؒ نے خود ہی اپنی مشہور کتاب "تہذیب التہذیب" (5/629) میں آپ ؒ کی حضرت انس بن مالک ؓ سے ملاقات ہونے کی تصریح کی ہے۔ اسی طرح انہوں نے اپنے ایک فتویٰ میں بھی امام اعظم ؒ کو تابعی قرار دیا ہے، اور یہ بھی تصریح کی ہے کہ امام محمد بن سعد ؒ (م 230ھ) نے ایک ایسی سند، جس میں کوئی خرابی نہیں ہے، سے امام ابوحنیفہ ؒ کی خود اپنی زبانی نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت انس ؓ کو دیکھا تھا۔ حافظ موصوف ؒ کا یہ فتویٰ امام سیوطی ؒ (م 911ھ) وغیرہ نے نقل کیا ہے، جیسا کہ پہلے بحوالہ گزرا ہے۔ نیز اس فتویٰ میں حافظ ابنِ حجر ؒ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے بھی امام صاحب ؒ سے ملاقات ہونے کا ذکر کیا ہے۔

حافظ ابنِ حجر ؒ کے یہ دو حوالے اس بات کی بیّن دلیل ہیں کہ "تقریب التہذیب" میں امام صاحب ؒ کو طبقۂ سادسہ میں شمار کرنا اُن کی لغزش اور تسامح ہے۔ اور اس کتاب میں رُواۃِ حدیث کے طبقات بیان کرتے ہوئے ان سے دیگر کئی راویوں کی بابت تسامحات ہوئے ہیں۔

1 حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ کے ''تقریب التہذیب'' میں تسامحات

مثلاً: امام جعفر بن محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ (م 148ھ) جن کے بارے میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (748ھ) نے تصریح کی ہے کہ انہوں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء:6/255)

نیز حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ (م 804ھ) نے ان کو تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں شمار کیا ہے۔ (فتح المغیث، ص:448، للعراقی)

ان کو بھی حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے طبقۂ سادسہ میں سے قرار دیا ہے۔

(تقریب التہذیب:1/163)

اسی طرح کئی رُواۃ ایسے بھی ہیں کہ جن کے بارے میں خود حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح کی ہے کہ انہوں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے، یا ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ مثلاً: حمید بن زیاد ابوصخر الخراط صاحب العباء رحمۃ اللہ علیہ (م 89ھ) کے متعلق حافظ موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔ (تہذیب التہذیب:2/27)، جب کہ ''تقریب التہذیب'' میں انہوں نے ان کو طبقۂ سادسہ میں سے قرار دیا ہے۔ (تقریب التہذیب:1/244)

موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے صلت بن عبداللہ بن نوفل ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی بابت لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (تہذیب التہذیب:2/559)، جب کہ ''تقریب'' میں ان کو 'طبقۂ سادسہ'' میں شمار کر دیا ہے۔

(تقریب التہذیب:1/440)

حضرت قاسم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رحمۃ اللہ علیہ (م 130ھ تقریباً) کے ترجمہ میں حافظ موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابنِ حبان رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بلا جرح وقدح نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنے جد امجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (تہذیب التہذیب:4/524)، اس کے باوجود انہوں نے اُن کو طبقۂ سادسہ کا راوی قرار

دیا ہے۔ (تقریب التہذیب:2/21)

هارون ابن رئاب (بكسر الراء وتحتانية مهموزة ثم موحدة) رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود تصریح فرماتے ہیں:

''انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث کی ہے''۔

(تهذيب التهذيب-ط الهندية (ابن حجر العسقلانی) ج11 ص4)

لیکن بایں ہمہ وہ ان کو طبقۂ سادسہ میں سے قرار دیتے ہیں۔

(تقريب التهذيب (ابن حجر العسقلانی) ص568 رقم 7225)

یزید بن ابی مریم دمشقی رحمۃ اللہ علیہ (م 140ھ) امام الجامع دمشق کی بابت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح کی ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔ (تہذیب التہذیب:6/226) لیکن اس کے باوجود ان کو موصوف نے طبقۂ سادسہ میں سے قرار دیا ہے۔ (تقریب التہذیب:2/332)

یعقوب بن عتبہ بن مغیرہ الثقفی رحمۃ اللہ علیہ (م 128ھ) کے متعلق موصوف نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔ (تہذیب التہذیب:6/246)

لیکن ان کو بھی وہ طبقۂ سادسہ میں سے قرار دیتے ہیں۔ (تقریب التہذیب:2/338)

یہ تو حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اُن رُواۃ کے متعلق تسامحات تھے کہ جن کے بارے میں خود انہوں نے تصریح کی ہے کہ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے، یا اُن سے روایت کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے اُن کو ''تقریب التہذیب'' میں ''درجۂ سادسہ'' میں شمار کر دیا ہے۔ ان کے برعکس بعض راوی ایسے بھی ہیں کہ جن کے متعلق حافظ موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے خود لکھا ہے کہ ان کی کسی صحابی سے ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود اُن کو انہوں نے درجہ خامسہ (جو بقول اُن کے اُن لوگوں کا درجہ ہے کہ جن کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات ثابت ہے) میں سے قرار دیا ہے۔ مثلاً امام المغازی محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (م 150ھ) کو انہوں نے ''درجۂ خامسہ'' کا راوی کہا ہے۔

(تقریب التہذیب:2/54)

حالانکہ خود ہی ان کی بابت موصوف نے لکھا ہے کہ ان کی کسی صحابی سے ملاقات نہیں ہوئی۔(الاصابہ:5/185، ترجمہ مالک بن ثعلبہ رحمہ اللہ)

یہی بات حافظ ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ (م630ھ) نے بھی ان کے بارے میں کہی ہے۔(اُسد الغابہ:5/15)

نامور غیر مقلد مولانا بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ (م1416ھ) نے بھی ان کو تبع تابعی میں کہا ہے۔(مقالاتِ راشدیہ:3/131)

مولانا ارشاد الحق اثری رحمہ اللہ غیر مقلد کی تصریح کے مطابق حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے چوتھے طبقے کے بہت سے رُواۃ کو بھی پانچویں طبقہ میں شمار کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ کا امام مکحول رحمہ اللہ کو پانچویں طبقے میں ذکر کرنا ہی درست نہیں۔ کیوں کہ ہم توضیح (الکلام) میں امام بخاری رحمہ اللہ وغیرہ کے حوالے سے نقل کرتے آئے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان کا سماع صحیح ہے۔ امام مکحول رحمہ اللہ ہی نہیں حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے الولید بن قیس رحمہ اللہ کو خامسہ طبقہ میں ذکر کیا ہے۔ (تقریب، ص:542) حالانکہ مسندِ احمد (ج3،ص:38) میں ہے کہ۔۔۔۔۔انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے۔ بتلایئے سماع کی صراحت اور کیا ہوتی ہے؟ اسی طرح الحکم بن عتیبہ رحمہ اللہ کو بھی حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے طبقۂ خامسہ میں ہی ذکر کیا ہے۔(تقریب، ص:21) حالانکہ انہیں حضرت (عبد اللہ) بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل ہے۔ لہٰذا مکحول رحمہ اللہ کو بھی حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے طبقۂ خامسہ میں ذکر کیا ہے تو ان کا یہ قول درست نہیں''۔(تنقیح الکلام،ص:314)

پس جب خود غیر مقلدین کو بھی یہ بات تسلیم ہے کہ حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ سے ''تقریب التہذیب'' میں رُواۃ کی درجہ بندی قائم کرتے ہوئے کئی تسامحات ہوئے ہیں۔ اس لیے اگر اُن سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق بھی درجہ قائم کرنے میں تسامح ہو گیا ہے، تو غیر مقلدین کو چاہیے کہ وہ اس حوالہ کو اتنی اہمیت نہ دیں، بالخصوص جب موصوف خود یہ

اقرار کر چکے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ وغیرہ کو دیکھا ہے۔

ثانیاً: حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ کا ''تقریب التہذیب'' میں امام اعظم رحمہ اللہ کو طبقۂ سادسہ میں سے قرار دینا اس لیے بھی مرجوح ہے، کیوں کہ باقرارِ غیر مقلدین یہ کتاب حافظ موصوف رحمہ اللہ کی اُن کتب میں سے ہے کہ جن سے وہ مطمئن نہیں تھے، اس کے بالمقابل انہوں نے اپنی کتاب ''تہذیب التہذیب'' میں امام اعظم رحمہ اللہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کا جو مؤقف اختیار کیا ہے وہی راجح ہے۔ اس لیے کہ ''تہذیب التہذیب'' کا شمار ان کی اُن کی پانچ کتب میں ہوتا ہے کہ جن پر وہ مطمئن اور راضی تھے۔ چنانچہ علامہ محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ (م1250ھ) نے حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ کے ترجمہ میں تصریح کی ہے:

وَنقل عَنهُ أَنه قَالَ: "لست رَاضِيا عَن شيء من تصانيفي لأني عملتها فِي ابْتِدَاء الْأَمر ثمَّ لم يتهيأ لي من يحررها معي سوى شرح البخاري ومقدمته والمشتبه والتهذيب ولسان الْمِيزَان".

(البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، ج1 ص89۔ المؤلف: محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (المتوفى: 1250ھ)۔ الناشر: دار المعرفة - بيروت۔ عدد الأجزاء: 2)

ترجمہ: حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''میں تصانیف میں سے کسی تصنیف سے بھی راضی نہیں ہوں، کیونکہ میں نے ان کو اپنی ابتدائی زندگی میں لکھا، اور اُس وقت مجھے ایسے ساتھی بھی میسر نہیں آ سکے کہ جو کتب تحریر کرنے میں میری مدد کرتے۔ البتہ میں اپنی کتب میں سے: شرح بخاری (فتح الباری)، مقدمہ شرح بخاری (ھدی السّاری)، المشتبہ (تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ)، تہذیب التہذیب، اور لسان المیزان ان سے راضی ہوں''۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ کے اس حوالے سے واضح ہو گیا کہ ''تقریب التہذیب'' حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ کی ابتدائی اور اُن کتب میں سے ہے کہ جن سے وہ خود مطمئن نہیں تھے۔

جب کہ ''تہذیب التہذیب'' سے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔ لہٰذا حافظ موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے ''تہذیب التہذیب'' والے قول (جس میں انہوں نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رؤیت کی تصریح کی ہے) کے مقابلے میں ان کا ''تقریب التہذیب'' والا قول (جس میں انہوں نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو طبقۂ سادسہ میں شمار کیا ہے) مرجوح اور کالعدم ہے۔

اور اس پر طُرہ یہ کہ انہوں نے اپنے فتویٰ میں بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہونے کی صاف تصریح کر دی ہے، جس کی وجہ سے ''تقریب'' والے قول کا مرجوح ہونا اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔

نیز مُعترض مولانا نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی شاگردِ رشید مولانا امیر علی ملیح آبادی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد (م 1337ھ) نے حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف کرتے ہوئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو چھٹے طبقے کی بجائے پانچویں طبقے (جو بقول حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اُن لوگوں کا طبقہ ہے کہ جن کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات ثابت ہے) میں سے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ان کا حوالہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت سے متعلق علمائے غیر مقلدین کی تصریحات میں گزرا ہے۔ لہٰذا مولانا نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ کے اس مؤقف کا خود ان کے اپنے شاگردِ رشید کے قلم سے باطل ہونا ثابت ہو گیا۔ الحمد للہ!

شبہ 3 امام دارِقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہونے سے انکار کیا۔ اور اس کا جواب

حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد لکھتے ہیں؛

''ابوالحسن الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفیٰ 385ھ) سے پوچھا گیا: ''کیا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت انس (بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سماع (سننا) صحیح ہے؟'' تو انہوں نے جواب دیا: ''لا، ولا رؤيته، لم يلحق ابو حنيفة احداً من الصحابة''۔

ترجمہ: نہیں، اور نہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دیکھنا ثابت ہے

، بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو کسی صحابی سے ملاقات نہیں کی ہے۔

(بحوالہ تاریخِ بغداد، ج:4، ص:208، ت:1895؛ سوالات السہمی للدارقطنی، ج:263، ت:383؛ العلل المتناہیۃ الواہیۃ لابن الجوزی: 1/65 تحت ح 74)

معلوم ہوا کہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت پہلے امام دارِقطنی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کا صاف اعلان کر چکے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو نہ سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے اور نہ ان سے ملاقات کی ہے۔

تنبیہ: جلیل القدر معتدل امام دارِقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا سابق بیان علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م 911ھ) کی کتاب ''تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ'' میں محرف و مبدل ہو کر چھپ گیا ہے۔ یہ تحریف شدہ متن اصل مستند کتابوں کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ ''ذیل اللآلی'' وغیرہ کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلطی بذاتِ خود علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو حافظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام نہ سمجھنے کی وجہ سے لگی ہے۔ بہر حال امام دارِقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت شدہ قول کے مقابلے میں سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے حوالے مردود ہیں۔

ان دونوں (خطیب رحمۃ اللہ علیہ اور دارِقطنی رحمۃ اللہ علیہ) کے اقوال متقدم واوثق ہونے کی وجہ سے دارِقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ہی ترجیح حاصل ہے۔ (ماہنامہ الحدیث، حضرو، شمارہ:17، ص:19)

جواب: امام دارِقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماعت و روایتِ حدیث کا انکار کیا ہے۔ لیکن وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رؤیت کے منکر نہیں ہیں۔ بلکہ وہ اس کا اقرار کرتے ہیں، جیسا کہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م 911ھ) نے اپنی کتاب ''تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ'' میں امام دارِقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام حمزہ سہمی رحمۃ اللہ علیہ (م 427ھ) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

زبیر علی زئی غیر مقلد کا یہ کہنا کہ امام دارِقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ بیان ''تبییض الصحیفۃ'' میں محرف و مبدل ہو کر چھپ گیا ہے، اس لیے غلط ہے کیوں کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ

بیان جس طرح ''تبییض الصحیفۃ'' میں نقل کیا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح انہوں نے یہ بیان اپنی کتاب ''ذیل اللآلی'' میں بھی نقل کیا ہے۔ چنانچہ موصوف فرماتے ہیں:

''قال الدار قطني: لم يلق ابو حنيفة احداً من الصحابة، انما رأى انساً بعينه ولم يسمع منه''۔ (ذیل اللآلی المصنوعۃ،ص:110)

ترجمہ: امام دارِقطنی ؒ فرماتے ہیں: ''امام ابو حنیفہ ؒ نے کسی صحابی ؓ سے بھی حدیث کا سماع نہیں کیا، البتہ انہوں نے حضرت انس ؓ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، لیکن اُن سے بھی سماع نہیں کیا''۔

نیز امام سیوطی ؒ سے پہلے بھی اور اُن سے بعد میں آنے والے کئی محدثین بھی امام دارِقطنی ؒ کا یہی بیان نقل کرتے آئے ہیں۔

مثلاً: امام سیوطی ؒ سے بہت پہلے امام ابن الجوزی ؒ (م 597ھ) بھی امام دارِقطنی ؒ کا یہی بیان نقل کر چکے ہیں، چنانچہ وہ بحوالہ امام دارِقطنی ؒ لکھتے ہیں:

''وابو حنيفة لم يسمع من احدٍ من الصحابة، انما رأى انساً بعينه''۔

(العلل المتناہیۃ:1/128)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ ؒ نے کسی بھی صحابی ؓ سے نہیں سنا، البتہ انہوں نے حضرت انس ؓ کو اپنی آنکھوں سے ضرور دیکھا ہے۔

امام سیوطی ؒ سے متاخر محدث امام علی بن محمد بن علی بن عراق الکنانی ؒ (م 963ھ) بھی بحوالہ ''لسان المیزان'' امام دارِقطنی ؒ کا یہ بیان ان الفاظ سے نقل کرتے ہیں:

وَقَالَ حَمْزَةُ السَّهْمِي: سَمِعتُ الدَّارَقُطْنِيّ يَقُول: «لم يلق أَبُو حنيفَة أحدا من الصَّحَابَة، إِنَّمَا رأى أنسا بِعَيْنِه وَلم يسمع مِنْهُ».

(تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة،ج 1 ص 271.
المؤلف: نور الدين، علي بن محمد بن علي بن عبد الرحمن ابن عراق الكناني (المتوفى: 963هـ). الناشر: دار الكتب العلمية-بيروت. الطبعة: الأولى، 1399هـ

عدد الأجزاء: 2)

ترجمہ: امام حمزہ سہمی ؒ فرماتے ہیں: میں نے امام دارِقطنی ؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''امام ابو حنیفہ ؒ نے کسی صحابی سے ملاقات نہیں کی۔ البتہ انہوں نے حضرت انس ؓ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اور ان سے حدیث کا سماع نہیں کیا''۔

تنبیہ: لسان المیزان کے مطبوعہ نسخے میں امام دارِقطنی ؒ کا مذکورہ کلام صرف: ''لم يلق ابو حنيفة احداً من الصحابة'' تک مذکور ہے، اس سے آگے کی عبارت ذکر نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ امام کنانی ؒ کے زیرِ نظر ''لسان المیزان'' کے نسخے میں یہ پوری عبارت مذکور ہو۔ بہر حال! ''لسان المیزان'' میں مذکور اس ابتدائی عبارت سے بھی امام سیوطی ؒ کے نقل کردہ قول کی تائید ہوتی ہے، کیوں کہ ان دونوں عبارتوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

اسی طرح علامہ محمد طاہر الفتنی ؒ (م 986ھ) (جن کو مولانا عطاء اللہ حنیف ؒ غیر مقلد نے تحقیق پسند حنفی قرار دیا ہے: حاشیہ حیاتِ امام ابو حنیفہ ؒ) نے بھی امام دارِقطنی ؒ کا یہ قول ان ہی مذکورہ الفاظ سے نقل کیا ہے۔

(مجمع بحار الانوار:2/505؛ تذکرۃ الموضوعات،ص:111)

نیز بزرگ غیر مقلد عالم مولانا امیر علی ملیح آبادی ؒ (م 1337ھ) نے بھی امام اعظم ؒ کی تابعیت کے بیان میں لکھا ہے:

اور اہلِ اثبات اپنے ثبوت میں منجملہ دلائل کے ذکر کرتے ہیں کہ حافظ دارقطنی ؒ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ ؒ نے حضرات صحابہ کرام ؓ میں سے کسی سے ملاقات نہیں پائی۔ سوائے حضرت انس ؓ کے، لیکن فقط ان کو آنکھ سے دیکھا اور ان سے کچھ سنا نہیں۔ کما فی مجمع البحار للفتنی ؒ''۔ (مقدمہ فتاویٰ عالمگیری مترجم:1/38)

پس جب امام سیوطی ؒ امام دارقطنی ؒ کا یہ قول نقل کرنے میں متفرد نہیں ہیں، تو پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ قول ان کی کتاب ''تبییض الصحیفۃ'' میں محرف و مبدل ہو کر چھپ گیا ہے۔ باقی زبیر علی زئی ؒ نے امام سیوطی ؒ کے اس حوالے کو مُحرّ ف و

مُبدَّل قرار دینے کی جو یہ دلیل ذکر کی ہے کہ یہ حوالہ اصل مستند کتب ''تاریخِ بغداد'' اور ''سوالات السہمی'' کے مطبوعہ نسخوں کے خلاف ہے۔ یہ دلیل خود علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی تصریحات کی روشنی میں بھی باطل ہے۔

ذیل میں زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کی چند تصریحات ملاحظہ کریں کہ جن میں انہوں نے اصل ماخذ اور مستند کتب میں مندرجہ عبارات کے مقابلے میں اُن سے منقول کتب کی عبارات کو ترجیح دی ہے۔ مثلاً: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (م 463ھ) نے تاریخِ بغداد (جس کو علی زئی اصل مستند کتاب قرار دے رہے ہیں) میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے بالسند نقل کیا ہے:

كَانَ أَبُو يُوسُفَ مُنصِفاً فِي الحَدِيثِ.

(تاریخ بغداد: ج 14 ص 261؛ الجامع لعلوم الإمام أحمد - الرجال ج 19 ص 560؛ طبقات علماء الحدیث ج 1 ص 422؛ تاریخ اسلام للذہبی ج 4 ص 954، 1021؛ تذکرة الحفاظ ج 1 ص 214 رقم 273-42/6؛ سیر اعلام النبلاء ج 7 ص 470؛ مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه ص 64، 92، 93؛ رفع الإصر عن قضاة مصر، لابن حجر عسقلانی ص 469؛ لسان الميزان (المحقق: عبد الفتاح أبو غدة) ج 7 ص 60؛ مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، للعيني ج 3 ص 541؛ طبقات الحفاظ للسيوطي، ص 128؛ موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل في رجال الحديث وعلله ج 3 ص 253، ج 4 ص 19، 165)

ترجمہ: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں انصاف پسند تھے۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (م 748ھ) اور حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م 911ھ) نے بھی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ان ہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 214 رقم 273-42/6؛ طبقات الحفاظ، ص: 128)

اسی طرح حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ تعالیٰ (م 852ھ) کی ''لسان المیزان'' کے اکثر مطبوعہ نسخوں میں بھی ان الفاظ کے ساتھ یہ قول منقول ہے۔

(مثلاً: دیکھیے: لسان المیزان ص: 18، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت: 5/128، مطبوعہ کتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب: 3/63؛ ج 7 ص 60 رقم 6641 الناشر: دار البشائر الإسلامية)

البتہ ''لسان المیزان'' کے کسی ایک مطبوعہ نسخے میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ''**كان أبو يوسف منصفا في الحديث**'' کے بجائے ''**كان أبو يوسف مضعفا في الحديث**'' کے الفاظ سے چھپ گیا ہے۔ زبیر علی زئی نے اس ایک غلط نسخے کی بنیاد پر ''تاریخِ بغداد'' (جس کو وہ یہاں اصل مستند کتاب قرار دے رہے ہیں) کے حوالے کو غلط قرار دے دیا۔ حال آں کہ ''تاریخِ بغداد'' کے اس حوالے کی تائید دیگر کئی معتبر کتب سے بھی ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ ''لسان المیزان'' کے اکثر نسخے بھی اس کے مؤید ہیں، لیکن ان سب حوالہ جات سے علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے محض اس لیے چشم پوشی کر لی کیوں کہ ''تاریخِ بغداد'' کا یہ حوالہ اُن کے مؤقف کے خلاف ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:

''تاریخِ بغداد'' میں غلطی سے مُضَعفا کی بجائے ''مُنْصِفًا'' چھپ گیا ہے''۔

(ماہنامہ الحدیث، حضرو: 7/18)

اسی طرح ''تاریخِ بغداد'' (7/327) میں ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک اور جلیل القدر شاگرد امام حسن بن زیاد لؤلؤی رحمۃ اللہ علیہ (م 204ھ) کے خلاف حسن بن زیاد الحلوانی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک قول منقول ہے۔ اور حسن بن زیاد الحلوانی رحمۃ اللہ علیہ ایک نامعلوم و مجہول شخص ہے۔ جب کہ ''لسان المیزان'' کے مطبوعہ نسخے میں یہ قول حسن بن علی الحلوانی رحمۃ اللہ علیہ (م 242ھ)، جو کہ مشہور محدث ہیں، کی طرف منسوب ہو گیا ہے۔ اور ''لسان المیزان'' کا یہ حوالہ چونکہ علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں تھا۔ اس لیے انہوں نے یہاں بھی ''تاریخِ بغداد''، جو بقول اُن کے اصل مستند کتاب ہے، کے حوالے کو طباعت کی غلطی قرار دے کر اس کے مقابلے میں ''لسان المیزان'' کے حوالے کو ترجیح دے دی ہے۔ (ماہنامہ الحدیث، حضرو: 16/34)

نیز ''تاریخِ بغداد'' (7/ 327) میں ہی محمد بن نافع ؒ، جو کہ بقول مولانا عبدالقادر سندھی غیر مقلد: مجہول شخص ہے (مسئلہ رفع الیدین مترجم، ص:94) سے بھی امام لؤلؤی ؒ کے خلاف ایک قول نقل کیا گیا ہے، جو کہ ''لسان المیزان'' میں محمد بن رافع نیسابوری ؒ (م 245ھ) سے منسوب ہو گیا ہے۔ یہاں بھی علی زئی ؒ نے ''تاریخِ بغداد'' کے حوالے کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے ''لسان المیزان'' کے حوالے کو درست قرار دیا ہے۔ (ماہنامہ الحدیث، حضرو: 16/ 33)

اندازہ لگائیں کہ یہ لوگ کس قدر دوغلی پالیسی پر گامزن ہیں کہ جب اپنا فائدہ ہو تو پھر ''تاریخِ بغداد'' وغیرہ کو اصل مستند کتب قرار دے کر ان کے مقابلے میں دیگر تمام کتب کے حوالہ جات کو ردّ کر دیتے ہیں، لیکن جب ''تاریخِ بغداد'' وغیرہ کتب کے حوالہ جات سے ان کے اپنے کسی مؤقف پر زد پڑتی ہے ہو، تو پھر یہ لوگ اپنی ہی مستند قرار دی ہوئی کتب کے مقابلے میں ''لسان المیزان'' وغیرہ کتب کو سینے سے لگا لیتے ہیں۔ فیا للعجب!

اور تحقیقی نظر سے دیکھا جائے تو امام سیوطی ؒ وغیرہ محدثین نے امام دارقطنی ؒ کا قول جن الفاظ سے نقل کیا ہے، وہ ''تاریخِ بغداد'' اور ''سوالات السہمی'' کے مطبوعہ نسخوں میں امام موصوف ؒ کے مندرجہ قول پر راجح ہے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خود علامہ خطیب بغدادی ؒ نے امام اعظم ؒ کے ترجمہ میں آپ ؒ کی حضرت انس ؓ سے رؤیت کی تصریح کی ہے۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ علامہ خطیب ؒ جیسے شخص جن کو حضرت امام صاحب ؒ کی شخصیت سے خصوصی بیر (دشمنی) تھا، وہ آپ ؒ کی حضرت انس ؓ سے رؤیت کے خلاف امام دارقطنی ؒ کے قول کو بطورِ دلیل پیش کریں، اور پھر خود ہی آپ ؒ کی حضرت انس ؓ سے رؤیت کی تصریح بھی کر دیں۔ اس لیے لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ علامہ خطیب ؒ نے امام دارقطنی ؒ کا جو قول نقل کیا ہے، اُس میں امام صاحب ؒ کی حضرت انس ؓ سے رؤیت کا اقرار تھا اور سماع کی نفی تھی (جیسا کہ امام سیوطی ؒ وغیرہ نے نقل کیا ہے) لیکن

''تاریخِ بغداد'' کے ناسخین یا ناشرین نے اس قول کو (دانستہ یا نادانستہ) غلط نقل کیا، اور اس قول کے الفاظ: ''وَلَا رِوَايَتُهُ'' کو ''وَلَا رُؤْيَتُهُ'' بنا دیا، جس سے اس عبارت کا حلیہ ہی بدل کر رہ گیا۔

اسی طرح ''سوالات السہمی'' کا جو نسخہ طبع ہوا ہے، اُس میں یہی کارستانی کی گئی ہے، اور اس میں بھی جہاں روایت کی نفی تھی، اس کو رؤیت کی نفی میں بدل دیا گیا۔ ورنہ اس کتاب کی طباعت سے کئی سو سال پہلے امام سیوطی ؒ اور امام ابنِ عراق ؒ وغیرہ جیسے ثقہ اور ذمہ دارانِ اہلِ علم نے اس کتاب سے امام دارقطنی ؒ کا جو قول نقل کیا ہے، اس میں صرف روایت کی نفی ہے کہ امام صاحب ؒ کی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت و روایتِ حدیث ثابت نہیں، لیکن اس میں آپ ؒ کی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رؤیت کا اثبات ہے۔ اور یہ ناقلین حنفی المذہب بھی نہیں کہ ان پر کسی قسم کے تعصب یا جانب داری کا شبہ کیا جائے، بلکہ شافعی المذہب ہیں۔ اور آج تک کسی نے ان کی نقل کردہ عبارت کو مشکوک قرار نہیں دیا۔ نیز علامہ فتنی ؒ (جن کو غیر مقلدین بھی تحقیق پسند حنفی قرار دیتے ہیں) نے بھی امام دارقطنی ؒ کا یہ قول ان ہی الفاظ سے نقل کیا ہے، جیسا کہ ابھی حوالہ گزرا ہے۔ اور پھر ان محدثین کی نقل کردہ عبارت کی تائید محدثین کے ایک جمِ غفیر کے اقوال سے بھی ہوتی ہے کہ جنھوں نے امام صاحب ؒ کی حضرت انس ؓ سے رؤیت یا روایت کی تصریح کی ہے۔ لہٰذا امام دارقطنی ؒ کا جو قول امام سیوطی ؒ وغیرہ محدثین نے نقل کیا ہے، اس کو امام موصوف ؒ سے منسوب اس قول پر ترجیح ہو گی کہ جو ''تاریخِ بغداد'' اور ''سوالات السہمی'' کے مطبوعہ نسخوں میں چھپ گیا ہے۔

اور پھر علی زئی ؒ کی جو حواس باختگی کی حد ہے کہ وہ ایک طرف تو یہ کہہ رہے ہیں کہ امام دارقطنی ؒ کا قول ''تبییض الصحیفۃ'' میں محرف و مبدل ہو کر چھپا ہے۔ گویا ان کے نزدیک اس تحریف و تبدیلی کے ذمہ دار ''تبییض الصحیفۃ'' کے ناشرین ہیں۔ جب کہ دوسری طرف وہ یہ کہہ کر اس کی ذمہ داری امام سیوطی ؒ پر ڈال رہے ہیں کہ ذیل

اللآلی وغیرہ کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلطی بذاتِ خود علامہ سیوطیؒ کو حافظ ابن الجوزیؒ کا کلام نہ سمجھنے کی وجہ سے لگی ہے۔

اب علی زئیؒ کی ان دونوں باتوں میں سے کس کا اعتبار کیا جائے اور کس کا اعتبار نہ کیا جائے؟

نیز علی زئیؒ کا امام سیوطیؒ جیسے ثقہ اور مستند عالم کے بارے میں یہ کہنا کہ امام سیوطیؒ کو علامہ ابن الجوزیؒ کا کلام سمجھنے کی وجہ سے غلطی لگی ہے، تو پھر یہ ہوا کہ علی زئیؒ امام سیوطیؒ سے زیادہ سمجھ دار ہیں کہ حافظ ابن الجوزیؒ کی ایک سیدھی سی بات امام سیوطیؒ جیسے جبلِ علم تو نہ سمجھ سکے، لیکن اس کو زبیر علی زئیؒ جیسا طفلِ مکتب سمجھ گیا ہے۔ سبحان اللہ! ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
واہ! کیا شان ہے تیری کبریائی کی

(سیماب اکبرآبادی)

الحاصل! امام دارقطنیؒ سے یہ ہرگز ثابت نہیں کہ انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی حضرت انسؓ سے رؤیت کا انکار کیا ہے، بلکہ وہ بھی دیگر محدثین کی طرح اس رؤیت کو ثابت مانتے ہیں اور سلسلے میں علی زئیؒ وغیرہ غیر مقلدین کے تمام شبہات بالکل غلط اور محض بے بنیاد ہیں۔

اور اگر بالفرض مان ہی لیا جائے کہ امام دارقطنیؒ کی حضرت انسؓ سے رؤیت کے منکر ہیں، تو اُن کے اس انکار سے امام صاحبؒ کی تابعیت پر کیا فرق پڑتا ہے؟ جب خود امام صاحبؒ سے بسندِ صحیح ثابت ہے کہ آپؒ نے حضرت انسؓ کو کئی بار دیکھا تھا، اور محدثین کے ایک جمِ غفیر نے واشگاف الفاظ میں آپؒ کی حضرت انسؓ سے رؤیت کی تصریح کی ہے۔ خود زبیر علی زئیؒ غیر مقلد نے تسلیم کیا ہے: ''خطیب بغدادیؒ اور ابن الجوزیؒ کے علاوہ بہت سے علماء نے امام صاحبؒ کی حضرت انسؓ سے رؤیت کا اقرار کیا ہے۔

(ماہنامہ الحدیث، حضرو، شمارہ:17، ص:18)

نیز ماقبل ہم بکثرت محدثین کی تصریحات بھی نقل کر چکے ہیں کہ جن میں ان محدثین نے امام اعظمؒ کو تابعی قرار دیا ہے۔ بلکہ امام مجد الدین ابن الاثیر الجزریؒ (م 606ھ) نے تو یہاں تک کہا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ بالاتفاق تابعی ہیں۔ ان سب محدثین کے مقابلے میں امام دارقطنیؒ کے ایک شاذ قول (بشرطِ ثبوت) کی کیا حیثیت ہے؟

زبیر علی زئیؒ نے کمال ہوشیاری سے صرف علامہ خطیب بغدادیؒ کو امام دارقطنیؒ کے مدِّ مقابل کھڑا کیا ہے، اور کہا ہے کہ ان دونوں میں امام دارقطنیؒ کے متقدم و اَوثق ہونے کی وجہ سے ان کے قول کو خطیب بغدادیؒ کے قول پر ترجیح ہے۔ حال آں کہ یہ علی زئیؒ کا سراسر دھوکا ہے، اس لیے کہ حضرت انسؓ سے امام صاحبؒ کی رؤیت کے قائل صرف خطیبؒ ہی نہیں، بلکہ ان کے علاوہ محدثین کا ایک جمِ غفیر بھی اس کا قائل ہے۔ ان محدثین میں امام محمد بن سعدؒ (م 230ھ) اور ابواحمد الحاکم الکبیرؒ (م 378ھ) بھی ہیں، جو امام دارقطنیؒ سے متقدم بھی ہیں اور اَوثق بھی۔ لہٰذا اگر اس متقدم و اَوثق کے اصول کو بھی سامنے رکھا جائے تو پھر بھی امام دارقطنیؒ سے منسوب یہ قول مرجوح ہے۔

آخر میں یہ بات ملحوظ رہے کہ زبیر علی زئیؒ نے یہاں جو متقدم و اوثق کا اصول پیش کیا ہے، یہ اصول انہوں نے محض امام اعظم ابوحنیفہؒ کی دشمنی میں گھڑا ہے، ورنہ کئی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جن میں انہوں نے اپنے طے شدہ اصول سے محض اس لیے روگردانی کی ہے کہ اس سے اُن کے مؤقف (احناف دشمنی) پر زد پڑتی ہے۔

مثلاً: امام یحییٰ بن مَعینؒ (م 233ھ) سے اُن کے شاگرد محمد بن سعد العوفیؒ (م 276ھ) نے امام ابوحنیفہؒ کی توثیق نقل کی ہے۔ یہ توثیق علی زئیؒ جیسے متعصب سے کیسے برداشت ہوسکتی تھی، اس لیے انہوں نے اس توثیق سے جان چھڑانے کے لیے اس توثیق کے ناقل محمد بن سعد العوفیؒ کو ہی ضعیف قرار دے

دیا۔ اور اس بارے میں لکھا:

”محمد بن سعد العوفی رحمۃ اللہ علیہ کو خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے لین یعنی ضعیف کہا اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ”لا بأس بہ“ قرار دیا۔ جمہور کی ترجیح کی وجہ سے جرح مقدم ہے“۔ (ماہنامہ الحدیث، حضرو: 9/73)

زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کا انصاف دیکھیے کہ یہاں اُن کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دشمنی میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا متقدم و اوثق ہونا بھول گیا ہے۔ اور ان کے مقابلے میں وہ محض دو شخصوں: خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کو جمہور کہہ کر ان کی بات کو ترجیح دے رہے ہیں۔ جب کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رویت کے سلسلے میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب قول کے مقابلے میں خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ محدثین کا ایک جمِ غفیر ہے، لیکن اس کے باوجود علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کو متقدم و اوثق کہہ کر ان کے مشکوک قول کو ترجیح دے دی ہے۔ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ یہ قلابازیاں محض احناف دشمنی میں کھا رہے ہیں۔ ان کے دوغلے پن کی تفصیل دیکھنی ہو تو حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہ العالی کی کتاب ”تناقضاتِ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ“ ملاحظہ کریں۔

تنبیہ واضح رہے کہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن سعد العوفی رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق کرنے میں متفرد نہیں ہیں، بلکہ امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی محمد بن سعد العوفی رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق کی ہے۔ جیسا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات والی روایت کی تحقیق میں گزرا ہے۔ لہٰذا یہاں علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کا امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کو العوفی رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق میں متفرد باور کروا کر اُن کے مقابلے میں خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کو جمہور گردانا محض دھوکا ہے۔

شبہ 4 امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو تبع تابعین میں ذکر کیا ہے اور اس کا جواب

مولانا محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد لکھتے ہیں:

”امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ مصنف ”مستدرک“ (مولود: 321ھ ومتوفی 405ھ) نے واضح طور پر امام (ابوحنیفہ) صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین کے بعد طبقۂ اتباع تابعین میں شمار کیا ہے۔ (اللمحات: 2/25، بحوالہ معرفۃ علوم الحدیث، ص: 338)

جواب امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین کی بجائے اتباع تابعین کے عنوان میں ذکر کرنا یہ ان کا وہم اور تسامح ہے۔ اور ان سے یہ تسامح صرف امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ہی نہیں ہوا، بلکہ اس عنوان کے تحت انہوں نے جن حضرات کے نام گنوائے ہیں، ان میں بکثرت ایسے لوگ ہیں کہ جن کے تابعی ہونے میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ مثلاً: عبداللہ بن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ (م144ھ)، عطاء بن سائب رحمۃ اللہ علیہ (م136ھ) اور فطر بن خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ (م153ھ)

(دیکھیے بالترتیب: سیر اعلام النبلاء: 6/347، 7/30؛ تقریب التہذیب: 1/500، 675، 2/16)

پھر اس سے زیادہ ان کی حیران کن بات یہ ہے کہ انہوں نے ”اتباع التابعین“ کے بعد ”اتباع الاتباع“ (وہ لوگ جنہوں نے اتباع تابعین سے ملاقات کی) کا عنوان قائم کیا، اور اس کے ذیل میں امام زفر بن ہذیل رحمۃ اللہ علیہ (م158ھ)، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ (م182ھ) اور امام حماد بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ (م170ھ) کے نام بھی لکھ دیئے ہیں۔ حالانکہ ان تینوں ائمہ کو خود امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ بھی اتباع تابعین میں سے قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب (معرفۃ علوم الحدیث) میں محوّلہ صفحہ سے چند صفحات پہلے عنوان ”معرفة الائمة الثقات المشهورين من التابعين واتباعهم“ (تابعین اور اتباعِ تابعین میں سے مشہور ثقہ ائمہ کی معرفت) کے تحت امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا۔ (معرفۃ علوم الحدیث، ص: 329)

جس کا مطلب ہے کہ ان کے نزدیک امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کم از کم تبع تابعین میں سے ضرور ہیں۔ اسی طرح امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے عنوان ”بلدان الرواۃ“ (نوع: 42) میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو ان تابعین اور اتباعِ تابعین میں ذکر کیا ہے کہ جن کی وفات بغداد میں ہوئی۔ (معرفۃ علوم الحدیث، ص: 272)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام ابو یوسف ؒ ان کے نزدیک کم از کم اتباع تابعین میں سے ہیں۔ نیز انہوں نے اپنی مشہور کتاب ''المستدرک'' میں امام ابو یوسف ؒ کی تابعین (یحییٰ بن سعید انصاری ؒ اور عمرو بن دینار ؒ وغیرہ) سے مروی احادیث کو روایت کر کے صراحتاً ان کی تصحیح بھی کی۔ (المستدرک:1395،7990)

نیز امام حماد بن شعیب ؒ کی ابوزبیر مکی ؒ (جو بالاتفاق تابعی ہیں) سے روایت کردہ حدیث کو بھی انہوں نے روایت کر کے اس کو صحیح کہا۔ (المستدرک، رقم:8329)

جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ دونوں حضرات اتباع تابعین میں سے ہیں۔

نیز امام حاکم ؒ نے بعض صحابہ ؓ کو تابعین کے زمرے میں ذکر کر دیا ہے۔

چنانچہ امام کردری ؒ (م 827ھ)، امام حاکم ؒ کے رد میں لکھتے ہیں:

''وعد الحاکم النعمان وسوید ابنی مقرن المزنی فی التابعین وھما صحابیان معروفان قد شھدا الخندق''۔ (مناقب ابی حنیفۃ، ص:۸، للکردری ؒ)

ترجمہ: امام حاکم ؒ نے نعمان بن مقرن مزنی ؓ اور سوید بن مقرن مزنی ؓ کو تابعین میں ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں مشہور صحابی ہیں۔ اور جنگِ خندق میں یہ (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) شاملِ جہاد تھے۔

حافظ بلقینی ؒ (م 805ھ)، حافظ عراقی ؒ (م 806ھ) اور حافظ سیوطی ؒ (م 911ھ) ؒ نے بھی ان دو صحابہ ؓ کو تابعین میں شمار کرنے کی وجہ سے امام حاکم ؒ پر تنقید کی ہے۔

(محاسن الاصطلاح ص:468؛ فتح المغیث ص:327 للعراقی؛ تدریب الراوی:2/213)

نیز امام حاکم ؒ نے اپنی اس کتاب کی مذکورہ نوع میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ؓ اور حضرت حسان بن ثابت ؓ کو بھی تابعین میں ذکر کر دیا ہے۔ (معرفۃ علوم الحدیث، ص:338) حالانکہ یہ دونوں مشہور صحابی ہیں۔

پس جب امام حاکم ؒ کی یہ ساری بحث محض اوہام اور تسامحات پر مبنی ہے۔ تو پھر ان کا امام اعظم ؒ کو اتباعِ تابعین میں ذکر کرنا کیوں کر معتبر ہو سکتا ہے؟ بالخصوص

جب خود غیر مقلدین کو بھی یہ تسلیم ہے کہ امام حاکم ؒ آخر عمر میں تغیر حفظ اور غفلت کا شکار ہو گئے تھے۔ (ماہنامہ الحدیث، حضرو، 28/57)

نیز ان کا یہ قول امام اعظم ؒ کی تابعیت کی نفی ہے، جب کہ ان کے مقابلے میں محدثین کا جمِ غفیر آپ ؒ کی تابعیت کا اثبات کر رہا ہے۔ اور چھٹے شبہ کے جواب میں بحوالہ غیر مقلدین آ رہا ہے کہ مُثبت کو نافی پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

شبہ 5 امام ابن المبارک ؒ وغیرہ نے امام اعظم ؒ کی تابعیت سے انکار کیا۔ اور اس کا جواب

غیر مقلد عالم محمد رئیس ندوی ؒ نے امام عبد اللہ بن مبارک ؒ (م 181ھ) کے قول: ''اگر امام صاحب ؒ تابعین میں ہوتے، تو وہ ان کی طرف محتاج ہوتے''۔ اور امام خلف بن ایوب ؒ (م 215ھ) کے قول: ''علم تابعین سے امام ابوحنیفہ ؒ کو حاصل ہوا'' سے بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ امام صاحب ؒ تابعین کی بجائے طبقۂ اتباع تابعین کے فرد ہیں۔ نیز انہوں نے ابومزاحم موسیٰ بن عبید اللہ خاقانی ؒ (م 342ھ) وغیرہ کے اقوال کہ جن میں انہوں نے امام صاحب ؒ کو تابعین کے بعد آنے والے ائمہ میں ذکر کیا ہے، سے بھی امام صاحب ؒ کی عدمِ تابعیت کا مسئلہ کشید کیا ہے۔ (اللمحات:2/203-217)

جواب: رئیس ندوی ؒ کا یہ شبہ بھی مردود ہے۔ چنانچہ انہوں نے امام عبد اللہ بن مبارک ؒ کا جو قول نقل کیا ہے، اس کا جواب بھی خود انہوں نے صاحبِ ''انوار الباری'' مولانا احمد رضا بجنوری ؒ سے نقل کر دیا ہے:

''امام ابن المبارک ؒ نے یہ بات اس لیے کہی کہ امام صاحب ؒ تابعین کے آخری دور میں پیدا ہوئے''۔ (انوار الباری:1/97)

آپ نے اپنی ولادت (80ہجری) کے تیس سال بعد (120 ہجری میں) جب آپ کے استاذِ مکرم حماد بن ابی سلیمان ؒ فوت ہوئے، باقاعدہ تدریس کا آغاز کیا۔ (عقود

الجمان، ص: 168، 169)، اور اس وقت تابعین کی اکثریت دنیا سے کوچ کر چکی تھی۔ اور بہت ہی کم تعداد میں تابعین باحیات تھے، جن میں سے کئی حضرات نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ بھی کیا (مسند الامام ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ، ص: 24، لابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ)، بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کرنے والے تابعین میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کئی نامور اساتذہ بھی ہیں۔ (امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا محدثانہ مقام، ص: 203-205) لیکن تابعین کی اکثریت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی فیوض سے محروم رہی۔ اس لیے امام ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ اگر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ پہلے (جب زیادہ تر تابعین بقیدِ حیات تھے) پیدا ہوتے، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اعلیٰ علمی صلاحیتوں کی بدولت تابعین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم کے محتاج ہوتے۔ اور جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تابعین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کیا ہے، اسی طرح ان سے پہلے والے تابعین بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی پایہ کے آگے سرِ تسلیم خم کر لیتے۔

امام خلف رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے بھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عدمِ تابعیت پر استدلال باطل ہے۔ کیوں کہ یہ حقیقت ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دین کا علم زیادہ تر تابعین سے اخذ کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعین اساتذہ کی تعداد چار ہزار تک بیان کی جاتی ہے۔

الإمام الأعظم الورع الزاهد العابد الكوفي التابعي الجليل. لقي جماعة من الصحابة وأخذ عن نحو أربعة آلاف شيخ من التابعين.

(ديوان الإسلام، ج 2 ص 152۔ المؤلف: شمس الدين أبو المعالي محمد بن عبد الرحمن بن الغزي (المتوفى: 1167هـ)۔ الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان۔ الطبعة: الأولى، 1411هـ-1990م۔ عدد الأجزاء: 4)

جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت کم استفادہ کا موقع ملا، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے صرف پچاس حدیثیں روایت کی ہیں، جیسا کہ پہلے بحوالہ امام کردری رحمۃ اللہ علیہ گزرا ہے۔ گویا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علم کا اصل منبع تابعین ہیں۔ اس لیے امام خلف رحمۃ اللہ علیہ نے تابعین سے علم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منتقل ہونے کی بات کی۔ لیکن اس

سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیثیں نہیں سنیں۔ زیادہ سے زیادہ اس قول کے پیشِ نظر یہی کہا جا سکتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے استفادہ نہیں کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ صرف تابعین کے شاگرد ہیں۔ لیکن اس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نہ دیکھنا لازم نہیں آتا۔ کیوں کہ اگر یہ کہا جائے کہ زید نے بکر سے علم حاصل نہیں کیا، تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ زید نے بکر کو دیکھا بھی نہیں۔

باقی محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے جن اہلِ علم کے حوالے ذکر کیے ہیں کہ انہوں نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین میں ذکر کرنے کی بجائے ائمہ مجتہدین (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ) کے زمرے میں ذکر کیا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسے تابعین میں سے ہیں، ایسے ہی ائمۂ مجتہدین میں سے بھی ہیں۔ بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ائمۂ مجتہدین میں سے ہونا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی ہونے سے زیادہ مشہور ہے۔ اس لیے بسا اوقات اہلِ علم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین کی بجائے ائمۂ مجتہدین میں ذکر کر دیتے ہیں، جیسا کہ امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا ائمۂ مجتہدین میں ذکر کرنے کے بجائے تابعین میں ذکر کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ حضرات تابعی ہونے کے ساتھ مجتہدین بھی تھے، تو اب جیسے ان حضرات کو ائمۂ مجتہدین میں ذکر کرنے کے بجائے تابعین میں ذکر کیا جائے تو اس سے ان کے مجتہدین ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔ ایسے ہی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی جب کوئی اہلِ علم تابعین کے بجائے ائمۂ مجتہدین میں ذکر کر دے تو اس سے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کی نفی نہیں ہو سکتی۔ اور پھر عدمِ ذکر سے نفی کیسے لازم آ سکتی ہے؟

الغرض! غیر مقلدین کا یہ شبہ بھی غلط اور بالکل لایعنی ہے۔

شبہ 6 اہلِ نقل نے امام اعظم ؒ کی صحابہ ؓ سے ملاقات وروایت کو غیر ثابت کہا۔اوراس کا جواب

غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا نذیر حسین دہلوی ؒ، ان کے مجدد نواب صدیق حسن خان ؒ اوران کے وکیلِ سلفیت محمد رئیس ندوی ؒ وغیرہ نے امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی تابعیت کے خلاف امام مجدالدین ابن الاثیر ؒ، امام نووی ؒ، امام یافعی ؒ، امام ابن خلکان ؒ اورامام محمد طاہر الفتنی ؒ وغیرہ کے حوالہ جات بھی پیش کیے ہیں، جن میں ان محدثین نے کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ ؒ کا صحابہ ؓ سے ملنا، یا سماع کرنا اہلِ نقل کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔

(معیار الحق، ص:30-32؛ تبصرۃ الناقد بحوالہ تذکرۃ الراشد بردتبصرۃ الناقد، ص:261، 262، از علامہ عبدالحئی لکھنوی ؒ؛ اللمحات:2/216-223)

جواب یہ شبہ بھی کئی وجوہ سے غلط ہے:

اوّلاً ان غیر مقلدین حضرات نے یہاں جن محدثین کے بیانات نقل کیے ہیں، ان میں سے کسی نے بھی اپنی طرف سے امام صاحب ؒ کی صحابہ ؓ سے سماعت یا ملاقات کا غیر ثابت نہیں کہا، بلکہ تقریباً ان سب حضرات نے یہ کہا ہے:

"واصحابه يقولون: "انه لقي جماعة من الصحابة وروى عنهم". ولا يثبت ذلك عند اهل النقل".

ترجمہ امام ابوحنیفہ ؒ کے اصحاب کہتے ہیں: "آپ ؒ صحابہ ؓ سے ملے ہیں، اوراُن سے روایتِ حدیث کی ہے"۔ جب کہ اہلِ نقل کے نزدیک یہ ثابت نہیں ہے۔

اب ظاہر ہے کہ امام ابوحنیفہ ؒ کے اصحاب آپ ؒ کے احوال کو دیگر لوگوں سے بہتر جانتے ہیں۔ اور یہ بات اُن محدثین کو بھی تسلیم ہے کہ جن محدثین کے بیانات غیر مقلدین نے یہاں نقل کیے ہیں۔ چنانچہ ان محدثین میں سے ایک امام مجدالدین ابن الاثیر الجزری ؒ (م 606ھ) بھی ہیں کہ جن کی کتاب "جامع الاصول" کا

غیر مقلدین نے حوالہ دیا ہے۔ چنانچہ امام موصوف ؒ نے اپنی اسی کتاب میں امام ابوحنیفہ ؒ کا ترجمہ لکھتے ہوئے جہاں یہ لکھا ہے کہ آپ ؒ کے اصحاب آپ ؒ کی صحابہ ؓ سے ملاقات اور روایت کو ثابت مانتے ہیں۔ جب کہ اہلِ نقل کے نزدیک یہ ثابت نہیں ہے، وہاں انہوں نے یہ بھی صاف لکھ دیا ہے:

وأصحابه أخبرُ بحاله وبقوله من غيرهم. فالرجوعُ إلى ما نقلوه عنه أوْلى مما نقله غيرُهم عنه.

(جامع الأصول في أحاديث الرسول، ج12 ص952۔ المؤلف : مجد الدين أبو السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن محمد ابن عبد الكريم الشيباني الجزري ابن الأثير (المتوفى : 606ھ)۔ الناشر : مكتبة الحلواني - مطبعة الملاح - مكتبة دار البيان)

ترجمہ امام ابوحنیفہ ؒ کے اصحاب آپ ؒ کے احوال واقوال کو دیگر لوگوں سے بہتر جانتے ہیں۔ لہٰذا آپ ؒ کی بات جو آپ ؒ کے اصحاب نقل کریں، اُس کی طرف رجوع کرنا اُس بات سے اَولیٰ ہے جو دیگر لوگ آپ ؒ سے نقل کرتے ہیں۔

نیز موصوف ؒ نے اپنی مشہور کتاب "المختار" میں امام اعظم ؒ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

وابو حنيفة تابعي بلا خلاف، وكان في زمنه من الصحابة : انس بن مالك بالبصرة، عبد الله بن ابي اوفى بالكوفة، وسهل بن سعد الساعدي بالمدينة، وابو الطفيل عامر بن واثلة بمكة. واهل الحديث واهل النقل يقولون: انه لم يلق منهم احداً، ولا روى عن احد منهم واصحابه يقولون: "انه لقي جماعة من الصحابة وروى عنهم".

(المختار من مناقب الاخيار:3/229)

ترجمہ امام ابوحنیفہ ؒ کے تابعی ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ آپ ؒ کے زمانے میں کئی صحابہ ؓ باحیات تھے۔ جیسا کہ بصرہ میں حضرت انس بن مالک ؓ، کوفہ

میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ ؓ، مدینہ منورہ میں حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ اور مکہ مکرمہ میں حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ ؓ۔ اہلِ حدیث اور اہلِ نقل کہتے ہیں کہ آپ ؒ نے ان میں سے کسی صحابی ؓ سے نہ ملاقات کی ہے اور نہ ہی ان میں سے کسی سے روایتِ حدیث کی ہے۔ جب کہ آپ ؒ کے اصحاب کا کہنا ہے کہ آپ ؒ نے صحابہ ؓ کی ایک جماعت سے ملاقات بھی کی ہے۔ اور اُن سے حدیث کی روایت بھی کی ہے۔

اس بیان میں بھی امام جزری ؒ نے امام صاحب ؒ کو تابعی بلا خلاف کہہ کر نامعلوم اہلِ حدیث اور اہلِ نقل کے مقابلے میں اصحاب ابی حنیفہ کے قول کو ترجیح دے دی ہے۔ اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ ان کے نزدیک ان نامعلوم اہلِ نقل کی بات بالکل درخورِ اعتناء نہیں ہے، اور نہ ہی ان کی اس بات سے امام ابوحنیفہ ؒ کی تابعیت پر کوئی آنچ آسکتی ہے۔

امام جزری ؒ کے علاوہ غیر مقلدین امام اعظم ؒ کی تابعیت کے خلاف جن اہلِ علم کی عبارات پیش کرتے ہیں۔ ان میں امام محمد یافعی ؒ (م 768ھ) بھی ہیں۔ لیکن یہ بزرگ بھی یہ لکھنے کے باوجود کہ امام صاحب ؒ کی صحابہ ؓ سے ملاقات اور روایت کو اہلِ نقل غیر ثابت جب کہ اصحابِ ابی حنیفہ ثابت قرار دیتے ہیں۔ یہ اقرار کرتے ہیں کہ آپ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ سے ملاقات کی ہے، چنانچہ امام موصوف ؒ امام اعظم ؒ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

فقيه العراق، الامام ابو حنيفة رأى انسا.....قال بعض اصحاب التواريخ ولم يلق احداً منهم ولا اخذ عنه. واصحابه يقولون: "لقي جماعة من الصحابة وروى عنهم". قال ولم يثبت ذلك عند النقاد.
وذكر الخطيب بغداد رأى انس بن املك رضي الله تعالىٰ عنه.

اس بیان میں علامہ یافعی ؒ نے سب سے پہلے یہ تصریح کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے حضرت انس ؓ کو دیکھا ہے، کرنے کے بعد بعض اصحابِ تواریخ کا قول نقل کیا کہ وہ

کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ ؒ کا کسی صحابی ؓ سے ملاقات یا روایت کرنا نقادِ حدیث کے نزدیک پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچا۔ جب کہ آپ ؒ کے اصحاب ان دونوں چیزوں کو ثابت مانتے ہیں، اور اس کے بعد انہوں نے علامہ خطیب بغدادی ؒ کے حوالے سے نقل کیا کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے حضرت انس ؓ کو دیکھا ہے"۔

(مرآۃ الجنان:1/ 309،310)

اس سے معلوم ہوا کہ علامہ یافعی ؒ کے نزدیک بھی ان بعض اصحابِ تواریخ کا امام ابوحنیفہ ؒ کی صحابی ؓ سے ملاقات وروایت کا انکار کرنا ان کی اپنی تحقیق کی رُو سے بھی غلط ہے۔ اور علامہ خطیب ؒ جیسے ناقدِ حدیث کی تحقیق کی روشنی میں بھی مرجوح ہے، جب کہ ان کے مقابلے میں اصحابِ ابی حنیفہ ؒ کا قول ہی راجح ہے۔

اسی طرح امام نووی ؒ (م 676ھ) اور امام خلکان ؒ (م 681ھ) نے بھی امام ابوحنیفہ ؒ کے ترجمہ میں بعض اہلِ نقل کا یہ قول ذکر کرنے کے باوجود بحوالہ علامہ خطیب ؒ لکھا ہے:

"آپ ؒ نے حضرت انس ؓ کو دیکھا ہے"۔

(الاسماء واللغات:2/ 46، للنووی ؒ؛ فیات الاعیان:3/ 201،202، لابن خلکان ؒ)

نیز علامہ فتنی ؒ (986ھ) نے بھی ان بعض اہلِ نقل کا یہ قول نقل کرنے کے باوجود امام دار قطنی ؒ (385ھ) کے حوالے سے امام اعظم ؒ کی حضرت انس ؓ سے رؤیت کو تسلیم کیا ہے۔ (مجمع بحار الانوار:2/ 505؛ تذکرۃ الموضوعات، ص:111)

اب علمائے غیر مقلدین نے جن محدثین کے بھی ان ادھورے حوالہ جات سے امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی عدمِ تابعیت پر استدلال کیا تھا۔ ان سے بھی ثابت ہو گیا کہ جن بعض نامعلوم اہلِ نقاد نے آپ ؒ کی صحابہ ؓ سے ملاقات یا روایت کو غیر ثابت کہا ہے۔ ان کا قول مرجوح اور غلط ہے۔ اور آپ ؒ کی صحابہ ؓ، خصوصاً حضرت انس ؓ سے ملاقات کرنا ثابت ہے، الحمد للہ!

ثانیاً ان تمام حوالہ جات میں اہلِ نقل کی کوئی تعیین نہیں ہے کہ یہ کون لوگ ہیں، اور ان کے

اسماء کیا ہیں؟ اور یہ بات خود غیر مقلدین کو بھی تسلیم ہے کہ نامعلوم اور مجہول لوگوں کی جرح غیر معتبر ہوتی ہے۔

چنانچہ مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ (م1353ھ) فرماتے ہیں:

''جارح مجہول کی جرح غیر معتبر و نامقبول ہے''۔ (تحقیق الکلام:1/63)

مولانا ارشاد الحق اثری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اگر جارح مجہول ہے، تو اہلِ علم نے جرح کو قبول نہیں کیا''۔ (توضیح الکلام:1/534)

ثالثاً یہ بات بھی غیر مقلدین کو تسلیم ہے کہ کسی چیز کے ثبوت کی نفی اس کے ضعیف اور معدوم ہونے کو مستلزم نہیں ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کے مایہ ناز محقق مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ (م1353ھ) بحوالہ حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ (852ھ) لکھتے ہیں:

''لا یلزم من نفی الثبوت ثبوت الضعف لاحتمال ان یراد بالثبوت الصحۃ فلا ینتفی الحسن''۔

(مقالاتِ مبارک پوری، ص:229، بحوالہ نتائج الافکار:1/165)

ترجمہ یہ بات لازم نہیں آتی کہ ثبوت کی نفی سے ضعف ثابت ہو جائے، کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ لفظ ''ثبوت'' سے مراد صحت ہو کہ نہ حسن۔

لہٰذا ممکن ہے کہ جن اہلِ نقل نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات یا روایتِ حدیث کو غیر ثابت کہا ہے۔ اس سے اُن کی مراد یہ ہو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات یا روایتِ حدیث کرنا اگر پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا ہوا تو پایۂ حسن کو ضرور پہنچا ہوا ہے۔

رابعاً جو لوگ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات یا روایتِ حدیث کو غیر ثابت کہتے ہیں، وہ نافی ہیں۔ جب کہ خود امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی ذاتِ گرامی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب اور محدثین کا ایک جمِ غفیر جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی ہونے، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات یا روایت کا قائل ہے، یہ سب مُثبِت ہیں اور غیر مقلدین حضرات کو یہ قاعدہ بھی تسلیم ہے کہ مثبت کو نافی پر فوقیت ہوتی ہے۔

شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ (م1420ھ) لکھتے ہیں:

''والمثبت مقدم علی النافی، ومن علم حجۃ علی من لم یعلم''۔

(ارواء الغلیل: ج5 ص167، ج2 ص56؛ الصحیحۃ ج1 ص894، ج4 ص465)

ترجمہ مثبت نافی پر مقدم ہے اور جو جانتا ہے، وہ نہ جاننے والے پر حجت ہے۔

غیر مقلد عالم مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ (م1956ھ) فرماتے ہیں:

''اثبات بوجہ مرتبۂ علم میں ہونے کے نفی سے جس کی بنا عدمِ علم پر ہے، مقدم ہوتا ہے''۔ (صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص:109)

مولانا ارشاد الحق اثری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اصولِ حدیث کا یہ اصول معلوم ہے کہ مثبت نافی پر مقدم ہے''۔

(مقالات ارشاد الحق اثری:2/18)

حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

''اور مشہور اصول ہے کہ نفی پر اثبات مقدم ہوتا ہے''۔

(ماہنامہ الحدیث، حضرو:107/27)

نیز موصوف نے یہ بھی لکھا ہے:

''یہ بات عام طلباء کو بھی معلوم ہے کہ اِثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے''۔

(نور العینین، ص:125)

مولانا بدیع الدین راشدی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد (م1416ھ) نے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کا اُن کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے سماع کو ثابت کرتے ہوئے اُن علماء، جو کہ اس کے منکر ہیں، کی تردید میں لکھا ہے:

''ان ائمہ (جو کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کے سماع کے قائل ہیں) کا دعویٰ اس بنا پر ہے کہ ان کو سامع کا ثبوت ملا ہے۔ اس لیے یہ شبہ نہیں رہا۔ کیونکہ:

''مَن عرف الشیئ حجۃ علیٰ من لم یعرفہ''۔ (مقالاتِ راشدیہ:2/219)

ترجمہ جس شخص نے کسی چیز کو جان لیا، وہ اس پر حجت ہے کہ جو اس کو نہیں جانتا۔

لہٰذا خود غیر مقلدین کے مُسلمات کی روشنی میں بھی امام ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ محدثین کی مذکورہ بالاعبارات سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عدم تابعیت پر استدلال کرنا باطل ہے۔

محدثِ جلیل، مؤرخِ نبیل، شارحِ بخاری امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (م 855ھ) نے ان محدثین کی مذکورہ بالاعبارات کا جواب دیتے ہوئے کیا خوب لکھا ہے:

فذاك من باب التعصب المحض؛ لأن ما نقله أصحابه أولى من غيرهم، والرجوع إلى ما نقلوا أولى مما نقله غيرهم؛ لأنهم أعرف بحاله من غيرهم. ومن أين يرجح النافون على المثبتين مع ادعاء كل طائفة من الطائفتين أنهم ثقات أثبات في النقل والرواية؟! وهذه معارضة بالمثل، فترجح رواية المثبت لكونها تثبت أمرًا زائدًا، فتأمل.

وقولهم: لا يثبت ذلك عند أهل النقل، غير صحيح؛ لأن الخطيب من أهل النقل، وهو قد نقل أنه رأى أنس مالك، مع شدة تعصبه على الحنفية، وغيره أيضًا من أصحاب النقل نقلوا أنه رأى أنس بن مالك، ويكفي رؤيته إياه في كونه تابعيًا. وإن لم يثبت روايته عنه على زعمهم، على أنه يبعد أن يكون مثل أنس بن مالك في البصرة، ومثل عبد الله بن أبي أوفى في الكوفة، ولم يكن مثل أبي حنيفة رآه وبين البصرة والكوفة مسافة قصيرة، وقد جرت عادة الناس أنهم إذا سمعوا رجلاً صالحًا في موضع يسعون إليه من أماكن شاسعة ومواضع بعيدة، ويتزاحمون في الوصول إليه والدخول عليه، وكيف إذا كان صحابي الرسول صلى الله عليه وسلم في بلد لا يراه أهلها، أو يكون في بلد قريب من بلده ولا يمشي إليه، ولا يسعى إلى رؤيته؟! وهذا محال عادة.

(مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، ج3ص125۔ المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابي الحنفي بدر الدين العيني (المتوفى: 855ھ)۔الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان۔الطبعة: الأولى،

1427ھ-2006م۔عدد الأجزاء:3)

ترجمہ: یہ سب (بے جا اعتراضات) محض تعصب کے باب سے ہیں، کیوں کہ جو کچھ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے نقل کیا ہے وہ دیگر لوگوں کی نقل پر مقدم ہے۔اس لیے کہ (دیگر لوگوں کے مقابلے میں) اصحابِ ابی حنیفہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حال کو زیادہ جاننے والے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معاملے میں شدت سے اہتمام کرنے والے ہیں۔

نیز مثبت کو نافی پر ترجیح ہوتی ہے۔اور اگر یہ کہا جائے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کا انکار کرنے والے لوگ پختہ کار اور ثقہ ہیں، (لہٰذا ان کے قول کو ترجیح ہے)۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کو ثابت ماننے والے لوگ بھی پختہ کار اور ثقہ ہیں۔تو پھر ان منکرین کی بات کو کیسے ترجیح دی جا سکتی ہے؟ یہ معارضہ مثل کے مقابلہ میں مثل ہے۔لہٰذا اثبات کرنے والوں کی روایت کو ترجیح دی جائے گی، کیونکہ یہ امرِ زائد کا اثبات کر رہے ہیں۔پس یہاں غور و فکر سے کام لینا چاہیے۔

اور پھر ان منکرین کا یہ قول کہ (امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھنا اور ان سے روایت کرنا) اہلِ نقل کے نزدیک ثابت نہیں، یہ بھی صحیح نہیں۔کیوں کہ علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، جو اہلِ نقل میں سے ہیں، انہوں نے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا، باوجود اس کے کہ وہ احناف کے بارے میں بہت زیادہ تعصب رکھتے ہیں۔اسی طرح دیگر اہلِ نقل نے بھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رؤیت کو نقل کیا ہے۔

اس بابت زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان اہلِ نقل کی اکثریت نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کا انکار کیا ہے، نہ کہ رؤیت کا۔(بلکہ وہ اس کا اقرار کرتے ہیں، اور یہی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کے لیے کافی ہے)۔

اگر منکرینِ روایت کے مطابق یہ ثابت نہیں ہے، تو یہ بات بہت ہی بعید اور ناممکن ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی (کوفہ کے قریب ہی) بصرہ میں موجود ہوں، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کوفے میں ہی موجود ہوں، اور

حضرت امام ابوحنیفہ ؒ جیسے شخص نے اُن کو نہ دیکھا ہو، جب کہ کوفہ اور بصرہ کے درمیان مسافت بھی بہت تھوڑی ہی ہو۔

لوگوں کی یہ عادت ہمیشہ سے یہ رہی ہو کہ جب بھی وہ لوگ کسی نیک اور صالح آدمی کے بارے میں یہ سنتے ہیں کہ وہ فلاں جگہ موجود ہیں، تو لوگ ان دور دراز مقامات کی طرف جاتے ہیں، اور ان کے پاس حاضر ہونے کی سعی وکوشش کرتے ہیں۔

ایسا کیسے ممکن ہے جب رسول اللہ ﷺ کا صحابی ؓ ایک شہر میں موجود ہو، اور وہاں کے لوگ اس کی زیارت کے لیے حاضر نہ ہوں، یا اس کے شہر کے قریب ہی دوسرے شہر میں موجود ہوں، تو وہ اس کے پاس نہ جائیں، اور اس کی زیارت کے لیے سعی و کوشش نہ کریں۔ یہ عادۃً محال ہے۔

الغرض! امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کا تابعی ہونا ہر دلیل اور ہر لحاظ سے ثابت ہے، اور اس کے خلاف غیر مقلدین کے تمام شبہات بے بنیاد ہیں۔

(امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کا شرفِ تابعیت، ص:162 تا 197)

شبہ 7 میاں نذیر حسین ؒ کا دعویٰ اور اس کا رد

انتہائی افسوس کی بات ہے کہ غیر مقلدوں کے شیخ الکل فی الکل شیخ میاں نذیر حسین دہلوی ؒ (المتوفی 1320ھ) نے اپنی کتاب معیار الحق میں اس بات پر بڑا زور صرف کرنے کی کوشش کی ہے کہ امام ابوحنیفہ ؒ کسی طرح شرفِ تابعیت سے مشرف نہ مانے جاسکیں۔ موصوف یہاں تک کہہ گئے:

''اکثر ائمہ نقل امام صاحب ؒ کے تابعی ہونے کے قائل نہیں''۔

جواب یہ اکثر ائمہ کون ہیں؟ انھوں نے اس کی صراحت نہیں کی۔ البتہ اس میں شک نہیں کہ انھوں نے علامہ ابن خلکان ؒ کی تقلید میں ایسی بات کہی ہے۔ ابن خلکان ؒ (المتوفی 681ھ) لکھتے ہیں:

لم يلق أحد منهم ولا أخذ عنه.... ولم يثبت ذلك عنه أهل النقل

(وفیات الاعیان ص405)

کاش کہ وہ اپنے اہلِ حدیث (باصطلاحِ جدید) ہونے کی لاج رکھتے اور مؤرخ ابن خلکان ؒ کی تقلید کرنے کے بجائے ان محدثینِ کرام کے بیانات کو تسلیم کر لیتے جو انھوں نے امام ابوحنیفہ ؒ کے تابعی ہونے پر صراحت کے ساتھ بیان کیے ہیں۔

امام ابوحنیفہ ؒ کے متعلق میاں صاحب مرحوم کی یہ روش کہ ابن خلکان ؒ کے سامنے ان ائمۂ محدثین کے بیانات بے وقعت ہیں اور ان کی بات رد کر دی جائے، بتلاتی ہے کہ حقیقت کچھ اور ہے جسے تسلیم کرنے کا موصوف حوصلہ نہیں رکھتے۔

حضرت مولانا محمد ارشاد حسین فاروقی ؒ (المتوفی 1311ھ) نے اپنی کتاب انتصار الحق میں جناب میاں نذیر حسین دہلوی ؒ کا دلائل سے رد کیا ہے۔ آپ ؒ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

جواب اس کا یہ ہے کہ یہ دعویٰ بلا برہان ہے بلکہ صحیح نہیں۔ اس لیے کہ ابن حجر عسقلانی ؒ، امام ذہبی ؒ، خطیب بغدادی ؒ، دارقطنی ؒ، جلال الدین سیوطی ؒ، ابن حجر ہیتمی ؒ وغیرہ سب اربابِ نقل بمعنیٰ مذکور ہیں۔ بعض ان میں سے رؤیتِ امام ؒ کی صحابہ ؓ کو کہ ثبوتِ تابعیت کے لیے کافی ہے اور بعض ملاقات اور روایت بھی نقل کرتے ہیں۔ پس یہ کیونکر صحیح ہو کہ ملاقات اور روایت جمیع اہلِ تاریخ کے نزدیک ثابت نہیں۔ تفصیل نقول ان اکابر کی عنقریب آتی ہیں۔

(انتصار الحق فی اکساد اباطیل معیار الحق ص4)

غیر مقلد علماء امام ابوحنیفہ ؒ کے تعصب میں اتنے دور نکل گئے کہ وہ امام بخاری ؒ کے حدیث کے شیخ امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک ؒ (المتوفی 181ھ) کی بات بھی ماننے کے لیے تیار نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک ؒ کھلے طور پر فرماتے ہیں: حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کے لیے یہ بات باعثِ افتخار رہے کہ انھوں نے حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرام سے حدیث روایت کی ہے جس کا مطلب صاف ہے کہ آپ ؒ نے انھیں دیکھا بھی ہے۔ آپ ؒ فرماتے ہیں:

کفی نعمان فخرا ما رواہ　　من الأخیار من غرر اصحابہ

جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب اور محدثین اس بات کو صراحت سے بیان کرتے ہیں کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔ تو کیا ہم ان لوگوں کی بات مانیں جو نرے مؤرخ ہیں اور ساتھ ہی نرے تعصب کے مریض بھی ہیں۔

میاں صاحب موصوف کی بات غیر مقلدوں کے نواب وحید الزمان حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1920ء) بھی تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ موصوف ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے کھل کر کہتے ہیں کہ یہ بات سندِ صحیح سے ثابت ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تابعی تھے۔

والتابعی کل من لقی الصحابی. کذلک فأبوحنیفة علی هٰذا الحد من التابعین، لأنه رایٰ أنساً. رواه ابن سعد بسندٍ صحیح. (هدیة المهدی)

مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ مشہور غیر مقلد عالم تھے۔ انھوں نے شرح ترمذی میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس فضیلت پر علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان نقل کیا، اور اس سے اختلاف نہیں کیا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں بہت سے ائمۂ عظام جیسے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ، امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ موجود تھے، مگر ان میں سے سوائے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے کسی دوسرے کی تابعیت ثابت نہیں ہے۔ (مقدمہ تحفۃ الاحوذی ج1 ص170)

یہ شرف صرف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مولانا مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تابعی ہونا ثابت ہے۔ اگر یہ بات غلط ہوتی، تو آپ ضرور علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے اختلاف کرتے۔

پیشِ نظر رہے کہ میاں نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی نہ ہونے پر اپنی طرف سے جو دلائل دینے کی سعی کی ہے۔ مولانا محمد عبدالشہید نعمانی مدظلہ، استاذ شعبۂ عربی، جامعہ کراچی، نے اپنی کتاب ''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اُن کی روایت'' میں اس کا مفصل اور مدلل جواب دے دیا ہے۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

باب 9

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات

1 آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وحدانی روایات

آپ کی مسانید میں کئی ایسی روایات پائی جاتی ہیں جن کی اسناد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان صرف ایک واسطہ ہے۔

بعض محدثین نے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی وحدانی روایات پر مستقل جزء تصنیف کیے ہیں، جن میں امام ابوحامد محمد بن ہارون حضرمی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوالحسین علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابومعشر عبدالکریم طبری المقری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوبکر عبدالرحمن محمد بن احمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے اجزاء زیادہ مشہور ہیں۔

اوّل الذکر تین اجزاء کی روایات حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۸۵۲ھ) کی مرویات میں سے ہیں۔

(المعجم المفهرس أو تجرید أسانید الکتب المشهورة والأجزاء المنثورة، ص 272. المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ). الناشر: مؤسسة الرسالة - بیروت؛ تانیب الخطیب، ص ۱۹، للامام

الکوثریؒ)

اسی طرح یہ تینوں اجزاء ''الفہرست الاوسط'' میں حافظ ابن طولون ؒ (م ۹۵۳ھ) کی مرویات میں سے بھی ہیں، جب کہ آخر الذکر جزء کی روایات ''الانتصار والترجیح'' میں امام سبط ابن الجوزی ؒ (م 654ھ) کی مرویات میں سے ہیں۔

(تانیب الخطیب، ص19، للامام زاہد الکوثریؒ)

امام ابوالحسن نہفقی ؒ کے جزء کو امام ابوالمؤید خوارزمی ؒ (م 655ھ) نے ''جامع المسانید'' میں، امام ابومعشر طبری ؒ کے جزء کو امام جلال الدین سیوطی ؒ (م 911ھ) نے ''تبییض الصحیفۃ'' میں، اور ان کے شاگرد حافظ صالحی ؒ (م 942ھ) نے ''عقود الجمان'' میں، اور امام ابوبکر سرخسی ؒ کے جزء کو امام موفق بن احمد مکی ؒ (م 568ھ) نے ''مناقب ابی حنیفۃ ؒ'' میں ذکر کیا ہے۔

(جامع المسانید، 1/ 23-25؛ تبییض الصحیفۃ، ص26-32؛ عقود الجمان، ص54-61؛ مناقب ابی حنیفۃ، ص32-34، للمکیؒ)

علاوہ ازیں امام ابوالمکارم عبداللہ بن حسین نیشاپوری ؒ نے امام اعظم ؒ کی ایسی سات وحدانی احادیث پر مشتمل ایک جزء لکھا ہے جو آپ ؒ نے سات صحابہ ؓ سے براہِ راست روایت کی ہیں۔ اس جزء کا نام ''اَلْاَحَادِیْثُ السَّبْعَۃُ عَنْ سَبْعَۃٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ الَّذِیْنَ رَوٰی عَنْھُمُ الْاِمَامُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ ؒ'' ہے۔ یہ جزء مطبوعہ ہے۔

اسی طرح امام محمد بن عبدالملک ابوعبداللہ ؒ جو فقیہ، شاعر، ادیب اور فاضل تھے، نے بھی امام اعظم ؒ کی تین وحدانی احادیث جو آپ ؒ نے حضرت انس بن مالک ؓ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ اور حضرت عائشہ بنت عجرد ؓ سے روایت کی ہیں، پر مشتمل ایک جزء لکھا ہے۔ اس جزء کو امام عبدالکریم رافعی قزوینی ؒ (م 623ھ) نے بھی اپنی تاریخ میں نقل کر دیا ہے۔

(التدوین فی اخبار قزوین، 1/ 437، 438)

البتہ بعض حضرات نے ان وحدانیات پر تنقید بھی کی ہے، تو اس کے لئے ملا علی قاری ؒ، امام عینی ؒ اور امام سیوطی ؒ کی تصریحات ملاحظہ کیجئے، ان تمام حضرات نے حقیقت واضح کر دی ہے۔

محدثین کا امام عالی شان ؒ کی وحدانی احادیث سے یہ اس قدر اعتناء ان کے صحیح اور مقبول ہونے کی بیّن دلیل ہے۔

2 حضرت امام اعظم ؒ کی بیس (20) وحدانیات کا متن

1 حضرت انس ؓ کی روایات

حدیث 1:- حَدثنَا أَبُو الْحسن مُحَمَّد بن مُحَمَّد بن أَحْمد الْمُؤَذّن الحبلي، ثَنَا إِبْرَاهِيم بن مُحَمَّد بن عمرويه، ثَنَا أَحْمد بن أبي الصَّلْت بن الْمُغلس، ثَنَا بشر بن الْوَلِيد، ثَنَا يَعْقُوب بن إِبْرَاهِيم، عَن أبي حنيفَة، سَمِعت أنس بن مَالك، يَقُول: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ".

(مسند الإمام أبي حنيفة رواية أبي نعيم ص24؛ الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنیفۃ رقم 611 تا 627؛ الاربعین المختارۃ من حدیث الامام ابی حنیفۃ" للحافظ یوسف بن عبد الهادی الصالحی رقم 41؛ "اربعین البلدانیۃ" لمسافر بن محمد بن حاجی الدمشقی، رقم2؛ مسند الامام الاعظم لابن خسرو، ج1 ص173 رقم3، 4، 7، 9، 10؛ تاریخ بغداد ج5 ص338 رقم 1432، ج10 ص161 رقم 3009؛ تاریخ بغداد و ذیولہ ج4 ص208، ج9 ص111؛ ذیل تاریخ بغداد، لابن نجار، ج3 ص87؛ مناقب الامام اعظم ابی حنیفہ للموفق ج 1 ص 28؛ التدوین فی اخبار قزوین، ج 1 ص 290؛ البدایۃ والنہایۃ ج 13 ص 416) (حدیث حسن بطرقه وشواهده: ابن ماجہ رقم 224؛ مسند بزار رقم 94، 94، 7478؛ مسند ابی یعلی رقم 2837، 2903، 4035؛ معجم ابن الاعرابی رقم 1832، 2095؛ معجم اوسط طبرانی رقم 9، 2008، 2462، 8381، 8833، 8833؛ معجم صغیر طبرانی رقم 22؛ مسند الشامیین رقم

2084، 3375؛مسند الشہاب رقم 175؛عن ابن مسعودؓ:الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنیفة رقم 628 تا 629؛المسند للحارثی رقم 887؛کشف الآثار للحارثی رقم 902؛معجم ابی یعلی رقم 320؛معجم اوسط رقم 5908؛معجم کبیر رقم 10439؛عن ابی سعیدؓ:معجم ابن الاعرابی رقم 312؛معجم اوسط رقم 8567؛عن حسین بن علیؓ:معجم اوسط طبرانی رقم 2030؛معجم صغیر رقم 61؛عن ابن عباسؓ:معجم اوسط طبرانی رقم 4096؛عن ابی ہریرة:الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنیفة رقم 630؛المسند للحارثی،رقم 1682)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:
”علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے“۔

حدیث 2:۔قرأت على أبي نصر العمر بن محمد بن الحسين بن محمد بن جامع فأقر به، قلت له: أخبركم القاضي أبو جعفر محمد بن أحمد بن حامد بن عبيد بقراءتك عليه، قال: حدثنا أبو سعد إسماعيل بن علي الرازي السمان، قال: أخبرنا أحمد بن محمد، قال: حدثنا الحسين بن أحمد، قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن الصلت بن الغلس، قال: حدثنا بشر بن الوليد القاضي، عن أبي يوسف، عن أبي حنيفة، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ"۔

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنیفة رقم 9974 تا 9976؛مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي، كتاب الأدب، رقم 22؛مسند الامام الأعظم، لابن خسرو، ج 1 ص 174، 175 رقم 5،8؛"الأحاديث السبعة" للإمام أبي المكارم عبد الله بن حسين النيسابوري رقم 3؛جامع المسانيد للخوارزمی ج 1 ص 85؛أخبار أبي حنيفة و أصحابه، للصَّيْمَري ص 18؛مناقب الامام اعظم ابی حنیفہ للموفق ج 1 ص 26؛منازل الأئمة الأربعة أبي حنيفة ومالك والشافعي وأحمد، للسلماسي، ص 167؛مغاني الأخيار في شرح أساهي رجال معاني الآثار ج 3 ص 123؛عن بُریدةؓ: ثلاثیاً:مسند الإمام أبي حنيفة

رواية أبي نعيم ص 150، 151؛ص:مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي، كتاب الأدب، رقم 23؛مسند احمد رقم 23027؛مسند الرویانی رقم 6؛جزء الف دینار رقم 76)(عن ابی مسعودؓ: مسند احمد رقم 22360م؛معجم کبیر طبرانی 17/ (رقم 629، 631)؛عن انسؓ: ترمذی رقم 2670؛مسند ابی یعلی رقم 4296؛مسند بزار رقم 7520، 7521؛جامع بیان العلم وفضلہ رقم 60؛الاحادیث المختارة رقم 2193؛صَحِيحِ الْجَامِع: 1605؛الصَّحِيحَة: 1660)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”نیکی کی طرف بلانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے“۔

حدیث 3:۔أخبرنا الفقيه أبو سعد المطهر بن الحسين بن سعد بن علي بن بندار اليزدي الحنفي مذهباً ببغداد، قال: أخبرنا أبي، قال: أخبرنا أبو معشر عبد الكريم بن عبد الصمد المقرئ، قال: حدثنا أبو عبد الله الحسين بن محمد بن منصور الفقيه الواعظ، قال: حدثنا أبو إبراهيم أحمد بن الحسن القاضي، قال: أخبرنا الامام أبو بكر محمد بن أحمد بن محمد بن حمدان الحنيفي، قال: حدثنا الإمام أبو سعد إسماعيل بن علي السمان، حدثنا أبو الحسين أحمد بن محمد بن محمود البزار، حدثنا أبو سعيد الحسين بن أحمد بن محمد بن المبارك، حدثنا أبو العباس أحمد بن الصلت بن المغلس الحماني، حدثنا بشر بن الوليد القاضي، عن أبي يوسف القاضي، عن الإمام أبي حنيفة، قال: سمعت أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ"۔

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنیفة رقم 10036 تا 10040؛"العجم" لعبد الخالق بن أسد الحنفي، رقم 423؛"معجم الشيوخ الأبرقوهي، لأحمد بن اسحاق الأبرقوهي، رقم 64؛جزء ما رواه ابوحنيفة عن الصحابة، للامام ابو معشر عبد الكريم بن عبد الصمد الطبري المقرى الشافعي، كما في تبييض الصحيفة ص 12؛مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي، كتاب الأدب، رقم 29؛مسند الامام الأعظم، لابن

خسرو، ج1 ص174 رقم3،6؛ جامع المسانید للخوارزمی ج1 ص85؛ أخبار أبی حنیفة و أصحابه، للصَّیْمَری ص18؛ مناقب ابی حنیفہ للمکی ص28؛ منازل الأئمة الأربعة أبی حنیفة ومالك والشافعی وأحمد، للسلماسی، ص167؛ الانتصار والترجیح ،لسبط ابن الجوزیؒ، ص22؛ مغانی الأخیار فی شرح أسامی رجال معانی الآثار ج3 ص123؛ عن بُریدةؓ: ثلاثیاً: مسند الإمام أبی حنیفة روایة أبی نعیم ص150، 151) (عن انسؓ: مسند ابی یعلیٰ رقم 4296؛ مسند بزار رقم 7521، 4296؛ مکارم الاخلاق طبرانی رقم 95؛ الترغیب فی فضائل الأعمال وثواب ذلك، لابن شاهین رقم 508؛ شعب الایمان رقم 1544؛ معجم ابن عساکر رقم 1272؛ جامع بیان العلم وفضلہ رقم 1272)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ فریادخواہ کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے“۔

حدیث 4:۔قرأت علی الشیخ الامام أبی الحسین المبارك بن عبد الجبار ابن أحمد بن القاسم فأقر به، قلت له: أخبرکم القاضی الامام أبو عبد الله الحسین بن علی الصیمری قراءة علیه، قال: حدثنا هلال بن محمد بن محمد بن أخی هلال الرأی بالبصرة، قال: حدثنی أبی أبو عبید، قال: حدثنا محمد بن حمدان الطنافسی، قال: حدثنا أحمد بن الصلت، عن بشر بن الولید، عن أبی یوسف، عن أبی حنیفة، قال: سمعت أنس بن مالك یقول: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: "الدال علی الخیر کفاعله، والله یحب إغاثة اللهفان".

(الموسوعة الحدیثیة لمرویات الامام ابی حنیفة رقم 9973، 10041؛ "المسند" لابن خسرو رقم 1؛ اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص18)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”نیکی کی طرف بلانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے، اور اللہ تعالیٰ فریادخواہ کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے“۔

حدیث 5:۔أَخْبَرَنَا عَنْ کِتَابِ الْقَاضِی عَبْدِ الْمَلِكِ، أنبا قَاضِی الْقُضَاةِ أَبُو عَبْدِ

اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الدَّامَغَانِیُّ سَنَةَ أَرْبَعٍ وسبعین وأربعمائة، أَنْبَأَ الْقَاضِی أَبُو عَبْدِ اللهِ الحسن بْن علی بْن مُحَمَّدٍ الصَّیْمَرِیُّ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ هِلَالُ بن محمد بْن مُحَمَّدِ بْنِ أَخِی هِلَالٍ الرَّازِیُّ، ثَنَا أَبُو عُبَیْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَانَ الطَّیَالِسِیُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْوَلِیدِ، عَنْ أَبِی یُوسُفَ، عَنْ أَبِی حَنِیفَةَ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: "مَنْ تَفَقَّهَ فِی دِینِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَیْثُ لا یَحْتَسِبُ".

(التدوین فی أخبار قزوین، ج3 ص261؛ الموسوعة الحدیثیه لمرویات الامام ابی حنیفة، رقم 576؛ مسند الامام الاعظم لابن خسروؒ، ج1 ص173 رقم 2)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ) حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے غموں کو کافی ہوجاتا ہے اور اس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا“۔

حدیث 6:۔أخبرنا الشیخ الإمام محمد بن منصور الوانی فی شعبان سنة ست وخمسمائة، قال: أخبرنا الشیخ الفقیه العالم الزواهی، قال: حدثنا القاضی الإمام الشهید أبو سعید بن عماد الإسلام أبی العلاء صاعد بن محمد، قال: أنبأنا أبو مالك نصرویه بن أحمد البلخی ورد علینا حاجاً، قال: حدثنا أبو الحسن علی بن الخضیب، قال: حدثنا علی بن بدر وهو أبو الخضر القاضی، قال: حدثنا هلال بن بدر، عن هلال بن أبی العلاء، عن ابیه، عن الإمام أبی حنیفة رضی الله عنه، قال: لقیت سبعة من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وسمعت عن کل واحد منهم حدیثاً: لقیت أنس ابن مالك الأنصاری وسمعته یقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "مَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصاً مُخْلِصاً بِهَا قَلْبُهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَ لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ،

لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ، تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرُوحُ بِطَانًا".

(الموسوعة الحديثيه لمرويات الامام ابی حنيفة، رقم 86؛ الأحاديث السبعة، للإمام أبي المكارم عبدالله بن حسين النيسابوري رقم 4؛ مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ، للمکیؒ، ج1 ص36؛ جزء الاحاديث السبعة عن سبعة من الصحابة الذين روىٰ عنهم الامام ابو حنيفة، مطبوع در ضمن "الرسائل الثلاث الحديثية"، ص170؛ البداية والنهاية ج13 ص416) (عن عمرؓ: الزهد والرقائق لابن المبارك رقم 559؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم 51؛ مسند احمد رقم 205، 370، 373؛ مسند عبد بن حمید رقم 10؛ ابن ماجہ رقم 4164؛ ترمذی رقم 2344؛ مسند بزار رقم 340؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 11805؛ مسند ابی یعلیٰ رقم 247؛ ابن حبان رقم 730؛ مستدرک حاکم رقم 7894؛ مسند الشہاب القضاعی رقم 1444)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ ؒ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ؓ میں سے سات اصحاب سے ملاقات کی ہے، اور میں نے ان میں سے ہر ایک سے حدیث سنی ہے۔ میں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے شرفِ ملاقات حاصل کیا ہے۔ میں نے حضرت انس بن مالک ؓ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص خلوصِ دل کے ساتھ ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کہتا ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور اگر تم نے اللہ پر اس طرح توکل کیا جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ خالی پیٹ صبح کرتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر (واپس اپنے گھروں کو) لوٹتے ہیں''۔

2 حضرت عبداللہ بن اُنیس ؓ کی روایات

حدیث 7:۔ القاضی أبو بكر محمد بن عبد الباقي الأنصاري روى في "مسنده" عن أبي السعادات أحمد بن أحمد بن عبد الواحد المتوكلي، عن أبي الحسين أحمد بن محمد بن أحمد السمناني، عن أبي الحسن علي بن أحمد بن عيسى النهفقني، عن الحسن بن علي بن إسحاق التمار، عن أبي الحسن علي بن بابويه الأسواري، عن جعفر بن محمد بن علي بن الحسن، عن يونس

بن حبيب، عن أبي داود الطيالسي، عن أبي حنيفة رضي الله عنه، عن عبد الله بن أنيس رضي الله عنه صاحب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، أنه قال: "حبك للشيء يعمي ويصم".

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنيفة رقم 10010؛ "مسند" محمد بن عبد الباقي، كما في "جامع المسانيد": 1)

* قَالَ: وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ، وَقَدِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُوفَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ، وَرَأَيْتُهُ، وَسَمِعْتُ مِنْهُ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ".

(مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي، كتاب الأدب، رقم 31؛ الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنيفة رقم 10011 تا 10016؛ المسند للثعالبی رقم 127؛ جزء ما رواه ابو حنيفة عن الصحابة، للامام ابو معشر عبد الكريم بن عبد الصمد الطبري المقري الشافعي، كما في تبييض الصحيفة ص16؛ مسند الامام الاعظم لابن خسروؒ ج2 ص506 -503 رقم 570 -560؛ جامع المسانید للخوارزمی ج1 ص78؛ مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، للمکیؒ، ج1 ص30؛ تاریخ مدینۃ دمشق، لابن عساکر، ج13 ص316؛ الانتصار والترجیح للمذہب الصحیح، لسبط ابن الجوزیؒ، ص462، (مجموع کتب الامام الکوثری) (عن ابی الدرداءؓ: ابوداؤد رقم 5130؛ مسند ابن أبي شيبة رقم 49؛ مسند احمد رقم 21694، 27548؛ تخريج الأحاديث المرفوعة المسندة في كتاب التاريخ الكبير للبخاري رقم 416؛ مسند بزار رقم 4125؛ الکنیٰ والاسماء للدولابی رقم 546؛ معجم اوسط طبرانی رقم 4359؛ مسند الشامیین رقم 1454، 1468؛ مسند الشہاب القضاعی رقم 219؛ الآداب بیہقی رقم 172؛ شعب الایمان رقم 407، 408)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ ؒ نے فرمایا: ''میں 80ھ میں پیدا ہوا اور 94ھ میں جب میری عمر چودہ سال تھی، حضرت عبداللہ بن انیس ؓ کوفہ تشریف لائے، تو میں نے ان کی زیارت کی اور اُن کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا کسی چیز سے (بہت زیادہ) محبت کرنا تم کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے''۔

حدیث 8:۔أخبرنا الشيخ الإمام محمد بن منصور الوانى فى شعبان سنة ست وخمسمائة، قال: أخبرنا الشيخ الفقيه العالم الزواهى، قال: حدثنا القاضى الإمام الشهيد أبو سعيد بن عماد الإسلام أبى العلاء صاعد بن محمد، قال: أنبأنا أبو مالك نصرويه بن أحمد البلخى ورد علينا حاجاً، قال: حدثنا أبو الحسن على بن الخضيب، قال: حدثنا على بن بدر وهو أبو الخضر القاضى، قال: حدثنا هلال بن بدر، عن هلال بن أبى العلاء، عن ابيه، عن الإمام أبى حنيفة رضى الله عنه، قال: لقيت سبعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وسمعت عن كل واحدٍ منهم حديثاً: لقيت عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ رضى الله عنه وسمعته يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "رَأَيْتُ فِي عَارِضَتِي الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا ثَلَاثَةُ أَسْطُرٍ بِالذَّهَبِ الْأَحْمَرِ، لَا بِمَاءِ الذَّهَبِ: السَّطْرُ الْأَوَّلُ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ. السَّطْرُ الثَّانِي: الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، فَأَرْشَدَ اللهُ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ. السَّطْرُ الثَّالِثُ: وَجَدْنَا مَا عَمِلْنَا، رَبِحْنَا مَا قَدَّمْنَا، خَسِرْنَا مَا خَلَّفْنَا، قَدِمْنَا عَلٰى رَبٍّ غَفُورٍ".

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابى حنيفة رقم 1790، 1791؛ "الأحاديث السبعة" للإمام أبى المكارم عبد الله بن حسين النيسابورى رقم 10؛ "تاريخ سمرقند" لعمر بن محمد النسفى ص 147؛ مناقب الامام الاعظم ابى حنيفة ج 1 ص 35، 36؛ البداية والنهاية ج 13 ص 417)(عن انس رضی اللہ عنہ: التدوين فى اخبار قزوين ج 3 ص 91؛ الثالث من الخلعيات۔ المؤلف: على بن الحسن بن الحسين بن محمد، أبو الحسن الخِلَعى الشافعى (المتوفى: 492ھ)۔ مكتبة الشاملة مخطوطه؛ الجامع الصغير وزيادته رقم 6707؛ الفتح الكبير فى ضم الزيادة إلى الجامع الصغير رقم 1648؛ جامع الاحاديث للسيوطى رقم 12275؛ الضعيفة رقم 3291)

* أخبرنا الحجاج صابر بن أحمد بن حمدان السمرقندى، قال: أخبرنا

الشيخ الإمام أبو نصر أحمد بن الفضل بن يحيى البخارى، قال: حدثنا القاضى أبو القاسم عبد الله بن العباس بسرخس، قال: حدثنا أحمد بن عبد العزيز، قال: حدثنا نصروية بن نصر، قال: حدثنا السيد أحمد بن الحسن، قال: حدثنا أحمد بن على الخطيب، قال: حدثنا على بن بدر القاضى، عن هلال بن العلاء، عن أبيه، قال: سمعت أبا حنيفة رحمه الله، يقول: سمعت عبد الله بن أنيس رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "رأيت فى عارضى الجنة فى الليلة التى أسرى بى ثلاثة أسطر مكتوبة بالذهب الأحمر لا بماء الذهب، فى السطر الأول: لا إله إلا الله محمد رسول الله، وفى السطر الثانى: الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن۔ أرشد الله الأئمة وغفر للمؤذنين۔ وفى السطر الثالث: وجدنا ما قدمنا وخسرنا ما خلفنا وقدمنا على رب غفور.

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابى حنيفة رقم 8453؛ "تاريخ سمرقند" لعمر بن محمد النسفى، (461ھ-537ھ)، ص 147)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے جنت کے کونوں میں سرخ سونے (خالص سونے) کے ساتھ، نہ کہ سونے کے پانی کے ساتھ، تین سطریں لکھی ہوئی دیکھیں: پہلی سطر میں لکھا ہوا تھا: ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)۔ دوسری سطر میں لکھا ہوا تھا: امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار۔ پس اللہ تعالیٰ ائمہ کو ہدایت دے اور مؤذنین کی مغفرت فرمائے۔ تیسری سطر میں لکھا ہوا تھا: ہم نے جو عمل کیا (اس کا صلہ) ہم نے پالیا۔ ہم نے جو کچھ آگے بھیجا، اس کا نفع پالیا۔ ہم جو پیچھے چھوڑ آئے، اس کو ہم نے کھو دیا، اور ہم ربِ غفور کے پاس حاضر ہو گئے ہیں''۔

3 حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کی روایات

حدیث 9:۔أُخْبِرْتُ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ يُوسُفَ بْنِ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيِّ الْمَكِّيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُوسَى الْعُقَيْلِيُّ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ، يَقُولُ: "حَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَلِيَ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً فَإِذَا شَيْخٌ قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي: "مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ؟"۔ فَقَالَ: "هٰذَا رَجُلٌ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ"۔ فَقُلْتُ لِأَبِي: "فَأَيُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ؟"۔ قَالَ: "أَحَادِيثُ سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔ فَقُلْتُ لِأَبِي: "قَدِّمْنِي إِلَيْهِ حَتّٰى أَسْمَعَ مِنْهُ"۔ فَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيَّ وَجَعَلَ يُفَرِّجُ النَّاسَ حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ"۔

(جامع بيان العلم وفضله، رقم 216؛ مسند الإمام أبي حنيفة رواية أبي نعيم ص25؛ مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي، كتاب العلم، رقم 3؛ مسند الامام الاعظم لابن خسروؒ ج2 ص501 -497 رقم 561 - 564؛ مسند محمد بن عبد الباقي الانصاري، كما في جامع المسانيد (3)؛ "المسند" لابن المقرى (1)؛ المسند للثعالبي رقم 193؛ اخبار ابي حنيفة للصيمري ص 18؛ الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابي حنيفة، رقم 565 تا 582؛ الرياض المستطابة في جملة من روى في الصحيحين من الصحابة ص215۔المؤلف: يحيى بن أبي بكر بن محمد بن يحيى العامري الحرضي (المتوفى: 893ھ)۔الناشر: مكتبة المعارف، بيروت؛ شذرات الذهب في أخبار من ذهب ج2 ص230"؛ الاحاديث السبعة" للامام ابي المكارم عبدالله بن حسين النيسابوري رقم 1؛ الأربعون المختارة من حديث الإمام أبي حنيفة رقم 18؛ أخبار أبي حنيفة وأصحابه ص18؛ تاريخ بغداد ج4 ص50 رقم 832؛ منازل الأئمة الأربعة أبي حنيفة ومالك والشافعي وأحمد، ص166؛ الجواهر المضية في طبقات

الحنفية ج1 ص69 رقم 114، ص272 رقم 724، ج2 ص100، 101 رقم 303؛ تاريخ نيسابور ص 302)(جمع الجوامع رقم 2646/ 21142؛ مرآة الزمان في تواريخ الأعيان ج14 ص28؛ لسان الميزان ج1 ص612 رقم 764؛ مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار ج3 ص124؛ التدوين في اخبار قزوين، للقزويني ج3 ص260)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے 93ھ میں اپنے والد کے ساتھ حج کیا، اس وقت میری عمر سولہ سال تھی۔ جب میں مسجدِ حرام میں داخل ہوا، تو ایک بہت بڑا حلقہ درس دیکھا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: ''یہ شیخ کون ہیں؟''۔انہوں نے فرمایا: ''یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ ہیں''۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا: ''ان کے پاس کون سا علم ہے؟''۔انھوں نے فرمایا: ''ان کے پاس احادیث ہیں جوانھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ساعت کی ہیں''۔ میں نے اپنے باپ سے کہا: ''مجھے اُن کے پاس آگے لے چلو تاکہ میں ان سے احادیث سُن لوں''۔ پھر وہ ان کے سامنے لے گئے، اور لوگوں کے درمیان سے راستہ بناتے گئے یہاں تک کہ میں اُن کے بالکل قریب ہوگیا۔ پھر میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اللہ کے دین میں تفقہ پیدا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے غم کی کفایت کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا، کہ جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوگا''۔

حدیث 10:۔أخبرنا الشيخ الإمام محمد بن منصور الواني في شعبان سنة ست وحمسمائة، قال: أخبرنا الشيخ الفقيه العام الزواهي، قال: حدثنا القاضي الإمام الشهيد أبو سعيد بن عماد الإسلام أبي العلاء صاعد بن محمد، قال: أنبانا أبو مالك نصرويه بن أحمد البلخي ورد علينا حاجاً، قال: حدثنا أبو الحسن علي بن الخضيب، قال: حدثنا علي بن بدر وهو أبو الخضر القاضي، قال: حدثنا هلال بن بدر عن هلال بن أبي العلاء، عن أبيه، عن الإمام أبي حنيفة رضي الله عنه، قال: لقيت

سبعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت عن كل واحدٍ منهم حديثاً: لقيت عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم. قلت لأبي: أريد أن أسمع منه فحملني أبي على عاتقه، وذهب بي إليه. فقال: "ما تريد؟". قلت: "أريد أن تحدثني حديثاً سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إِغَاثَةُ الْمَلْهُوفِ فَرْضٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَمَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ".

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابى حنيفة، رقم 574؛ "الأحاديث السبعة" للإمام أبي المكارم عبد الله بن حسين النيسابورى رقم 1؛ البداية والنهاية ج 13 ص 417؛ مناقب الامام اعظم ابی حنیفۃ للموفق، ج 1 ص 35)

ترجمہ حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مصیبت زدہ کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جو شخص اللہ کے دین میں تفقہ پیدا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے غم کی کفایت کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا، کہ جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوگا''۔

4 حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایات

حدیث 11:- القاضى أبو بكر محمد بن عبد الباقى الأنصارى روى فى "مسنده"، عن أبي السعادات أحمد بن أحمد بن عبد الواحد المتوكلى، عن ابى الحسين احمد بن محمد بن احمد السمنانى، عن ابى الحسن على بن احمد بن عيسى النهفقى، عن ابى على الدمشقى، عن ابى الحسن على بن بن غياث القاضى، عن محمد بن موسى، عن الجلودى محمد بن عياش، عن التمتام يحيى بن القاسم، عن أبي حنيفة، عن ابى معاوية عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، أَنَّهُ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمِفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابى حنيفة رقم 1840 تا 1846؛ "مسند" محمد بن عبد الباقى، كما فى "جامع المسانيد": 4؛ مسند أبي حنيفة رواية الحصكفى، كتاب الصلاة، رقم 13؛ مسند الامام الاعظم لابن خسرو ج 2 ص 501 - 503 رقم 567 -565؛ المسند للثعالبى رقم 58؛ جامع المسانيد للخوارمى ج 1 ص 35؛ مناقب الامام اعظم ابی حنیفۃ للموفق، ج 1 ص 30؛ التدوين فى أخبار قزوين، ج 1 ص 438؛ الانتصار والترجیح للمذہب الصحیح، لسبط ابن جوزی، ص 23؛ جزء ما رواه ابوحنيفة عن الصحابة، للامام ابو معشر عبد الكريم بن عبد الصمد الطبرى المقرى الشافعى، كما فى تبييض الصحيفة ص 17) (عن ابن عباس رضی اللہ عنہ: مسند ابی داؤد طیالسی رقم 2739؛ مسند احمد رقم 2157؛ مسند بزار رقم 5079؛ عن جابر رضی اللہ عنہ: ابن ماجہ رقم 738؛ ابن خزیمہ رقم 1292؛ شرح مشکل الآثار رقم 1557؛ تخريج الأحاديث المرفوعة المسندة فى كتاب التاريخ الكبير للبخارى، رقم 260؛ عن انس رضی اللہ عنہ: مسند ابی یعلی رقم 4018؛ معجم اوسط طبرانی رقم 1857؛ معجم صغیر رقم 1105؛ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ؛ شرح مشکل الآثار رقم 1549؛ ابن حبان رقم 1610، 1611؛ شعب الایمان رقم 2681؛ موقوفاً: مسند ابی داؤد طیالسی رقم 463؛ ابن عمر رضی اللہ عنہ: معجم اوسط رقم 6167؛ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا: حلیۃ الاولیاء ج 4 ص 219)

ترجمہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کے لیے کوئی مسجد بنائی، اگرچہ وہ تیتر پرندہ کے گھونسلا کے برابر ہی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا''۔

حدیث 12:- أخبرنا الشيخ الامام محمد بن منصور الوانى فى شعبان سنة ست وخمسمائة، قال: أخبرنا الشيخ الفقيه العالم الزواهى، قال: حدثنا القاضى الامام الشهيد أبو سعيد بن عماد الاسلام أبي العلاء صاعد بن محمد، قال: أنبأنا أبو مالك نصرويه بن أحمد البلخى ورد علينا حاجاً، قال: حدثنا أبو الحسن على بن الخضيب، قال: حدثنا على

بن بدر وهو ابو الخضر القاضی، قال: حدثنا هلال بن بدر، عن هلال بن أبی العلاء، عن أبیه، عن الإمام أبی حنیفة رضی الله عنه، قال: لقیت سبعة من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وسمعت عن کل واحد منهم حدیثاً: لَقِیْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِی أَوْفٰی، وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِی وَیُصِمُّ، وَالدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ، وَالدَّالُّ عَلَی الشَّرِّ کَمِثْلِهٖ، وَإِنَّ اللهَ یُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ".

(الموسوعة الحدیثیة لمرویات الامام ابی حنیفة رقم 9960؛ "الأحادیث السبعة" للامام أبی الکارم عبد الله بن حسین النیسابوری رقم 3؛ مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة، للموفق، ج 1 ص 36؛ جزء الاحادیث السبعة عن سبعة من الصحابة الذین روی عنهم الامام ابوحنیفة، مطبوع در ضمن "الرسائل الثلاث الحدیثیة" ص 170؛ البدایة والنهایة ج 13 ص 417)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تمہارا کسی چیز سے (بہت زیادہ) محبت کرنا تم کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔ نیکی کی طرف بلانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ فریادخواہ کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے"۔

5 حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کی روایت

حدیث 13: ۔القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقی روی فی "مسنده" عن أبی السعادات أحمد بن عبد الواحد المتوکلی، عن أبی الحسین أحمد بن محمد بن أحمد السمانی، عن أبی الحسن علی بن أحمد بن عیسی، عن أبی علی الحسن بن علی الدمشقی، عن أبی محمد عبد الله بن کثیر الرازی، عن عبد الرحمٰن بن أبی حاتم الرازی، عن عباس الدوری، عن یحیی بن

معین رحمه الله، أن أَبَا حَنِیْفَةَ صاحب الرأی سمع عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَدٍ، تقول: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "أَکْثَرُ جُنْدِ اللهِ فِی الْأَرْضِ الْجَرَادُ، لَا آکُلُهٗ وَلَا أُحَرِّمُهٗ".

(الموسوعة الحدیثیة لمرویات الامام ابی حنیفة رقم 8776 تا 8784؛ "مسند" محمد بن عبد الباقی الأنصاری، کما فی "جامع المسانید" رقم 2؛ "المسند" لابن خسرو رقم 571، 572، 911؛ مسند أبی حنیفة روایة الحصکفی، کِتَابُ الْأَطْعِمَةِ وَالْأَشْرِبَةِ وَالشُّرْبِ وَالضَّحَایَا وَالصَّیْدِ وَالذَّبَائِحِ، رقم 9؛ "الأحادیث السبعة" للامام أبی الکارم عبد الله بن حسین النیسابوری ص 170؛ "جزء ما رواه أبوحنیفة عن الصحابة" لأبی معشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبری کما فی "تبییض الصحیفة" للسیوطی ص 17؛ التدوین فی أخبار قزوین، ج 1 ص 438؛ جامع المسانید للامام ابی حنیفة ج 1 ص 79؛ أسد الغابة فی معرفة الصحابة ج 7 ص 190 رقم 7098؛ الانتصار والترجیح للمذهب الصحیح، لسبط ابن جوزیؒ، ص 463؛ مغانی الأخیار فی شرح أسامی رجال معانی الآثار ج 3 ص 125؛ البدایة والنهایة ج 13 ص 417؛ جامع المسانید والسنن ج 15 ص 605 رقم 13240) (عن سلمان: ابوداؤد رقم 3813، 3814؛ ابن ماجہ رقم 3219؛ مسند بزار رقم 2509؛ معجم کبیر طبرانی رقم 6129، 6149؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 18994؛ تاریخ بغداد ج 14 ص 72)

ترجمہ: حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: "زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا لشکر ٹڈیوں کا ہے۔ نہ میں ان کو کھاتا ہوں اور نہ ان کو حرام قرار دیتا ہوں"۔

6 حضرت وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ کی روایات

حدیث 14: ۔القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقی الأنصاری روی فی "مسنده" عن أبی السعادات أحمد بن أحمد بن عبد الواحد المتوکلی، عن أبی الحسین أحمد بن محمد بن أحمد السمنانی، عن أبی الحسن علی بن أحمد بن عیسی، عن أبی علی الحسن بن علی الدمشقی، عن أبی محمد عبد الله بن

محمد بن الحسين، عن طلحة بن سنان الياهى، عن هناد بن السرى، عن أبى سعيد، عن أبى حنيفة رحمه الله تعالى، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "لَا تُظْهِرَنَّ شَمَاتَةً لِأَخِيكَ فَيُعَافِيَهُ اللهُ، وَيَبْتَلِيَكَ"۔

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابى حنيفة، رقم 9921؛ "مسند" محمد بن عبد الباقى الأنصارى كما فى "جامع السانيد" رقم 7؛ "المسند" لابن خسرو، رقم 1117، 1119؛ "المسند" للثعالبى رقم 40، 118؛ مسند أبى حنيفة رواية الحصكفى، كِتَابُ الْأَدَبِ، رقم 32؛ مسند الامام الاعظم لابن خسروؒ ج 2 ص 839 تا 841 رقم 1119 -1117؛؛ جامع المسانيد للامام ابى حنيفة ج 1 ص 86؛ مناقب الامام الاعظم ابى حنيفة، للمكى، ج 1 ص 30؛ "جزء ما رواه أبو حنيفة عن الصحابة" لأبى معشر عبد الكريم بن عبد الصمد الطبرى كما فى "تبييض الصحيفة" للسيوطى ص 15؛ الانتصار والترجيح للمذهب الصحيح، لسبط ابن جوزیؒ، ص 463؛ مغانى الأخيار فى شرح أسامى رجال معانى الآثار ج 3 ص 125؛ الخيرات الحسان ص 51، 52) (ترمذی رقم 2506؛ معجم ابن الاعرابی رقم 1612؛ معجم اوسط رقم 3739؛ معجم کبیر طبرانی 22/ (رقم 127)؛ مسند الشامیین رقم 384، 3379؛ حلیۃ الاولیاء ج 5 ص 186؛ مسند الشہاب القضاعی رقم 917 تا 919؛ شعب الایمان رقم 6355؛ ابن حبان فی "المجروحین" ج 2 ص 213)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت سے عافیت دے دے، اور تم کو اس میں مبتلا کر دے''۔

حدیث 15:۔ قرأت على الشيخ أبى نصر المعمر بن محمد بن الحسين بن محمد بن جامع فأقر به، قال: أخبرنا القاضى الإمام المؤتمن أبو جعفر محمد بن أحمد بن حامد بن عبيد البخارى، قال: حدثنا أبو سعد إسماعيل بن على الرازى السمان، قال: حدثنا على بن أحمد بن عبد الله ابن حزام، قال: حدثنا المظفر بن سهل، قال: حدثنا موسى بن عيسى بن المنذر، قال: حدثنا أبى، قال: حدثنا إسماعيل بن عياش، عن أبى حنيفة،

قال: حدثنى واثلة بن الأسقع رضى الله عنه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ"۔

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابى حنيفة، رقم 10136 تا 10138؛ المسند لابن خسرو، رقم 1118؛ المسند للثعالبی رقم 41؛ "جزء ما رواه أبو حنيفة عن الصحابة" لأبى معشر عبد الكريم بن عبد الصمد الطبرى كما فى "تبييض الصحيفة" للسيوطى ص 15؛ مناقب الامام الاعظم ابى حنيفة، للموفق، ج 1 ص 31؛ تبييض الصحيفة بمناقب ابى حنيفة ص 36) (عن حسن بن علیؓ: مسند ابوداؤد طیالسی رقم 1274؛ مصنف عبد الرزاق رقم 4984؛ مسند احمد رقم 1723، 1727؛ سنن دارمی رقم 2574؛ ترمذی رقم 2518؛ سنن نسائی رقم 5711؛ الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم 416؛ مسند بزار رقم 1336؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 5201؛ مسند ابی یعلیٰ رقم 6762؛ ابن خزیمہ رقم 2348؛ ابن حبان رقم 722؛ معجم کبیر طبرانی رقم 2708، 2711؛ مستدرک حاکم رقم 2169، 2170، 7046؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 10819؛ عن انسؓ: مسند احمد رقم 12099، 12550؛ عن واثلہ بن اسقعؓ: مسند ابی یعلیٰ رقم 7492؛ معجم کبیر طبرانی 22/ (رقم 197)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو چیز تم کو شک میں ڈالے، اُس کو چھوڑ کر وہ چیز اپنا لو، جو تم کو شک میں نہ ڈالے''۔

حدیث 16:۔ أخبرنا الشيخ الإمام محمد بن منصور الوانى فى شعبان سنة ست وخمسمائة، قال: أخبرنا الشيخ الفقيه العالم الزواهى، قال: حدثنا القاضى الإمام الشهيد أبو سعيد بن عماد الإسلام أبى العلاء صاعد بن محمد، قال: أنبانا أبو مالك نصرويه بن أحمد البلخى ورد علينا حاجاً، قال: حدثنا أبو الحسن على بن الخضيب، قال: حدثنا على بن بدر وهو أبو الخضر القاضى، قال: حدثنا هلال بن بدر، عن هلال بن أبى العلاء، عن أبيه، عن الإمام أبى حنيفة رضى الله عنه، قال: لقيت سبعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وسمعت عن كل واحدٍ منهم حديثاً، لقيت وَاثِلَةَ بن الأَسْقَعِ يقول: قال رسول الله ﷺ: "لَا يَظُنَّنَّ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ بِأَقْرَبَ مِنْ هٰذِهِ الرَّكَعَاتِ"،

يَعْنِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ".

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنيفة، رقم 1673؛ "الأحاديث السبعة" للإمام أبي المكارم عبد الله بن حسين النيسابوري رقم 7؛ مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة، للموفق، ج 1 ص 31؛ الرسائل الثلاث الحديثية ص 170؛ البداية والنهاية ج 13 ص 417)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ گمان نہ کر لے کہ وہ ان رکعات یعنی پانچ وقت کی فرض نمازوں سے بڑھ کر کسی اور شے سے اللہ کا قُرب حاصل کرسکتا ہے''۔

7 حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت

حدیث 17: ۔قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! مَنْ شَهِدَ أَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ مُخْلِصًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ". قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: "وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟". فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ عَادَ لِكَلَامِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: "وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟". فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ عَادَ لِكَلَامِهِ. فَقُلْتُ: "وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟". فَقَالَ: "وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ". فَكَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ كُلِّ جُمُعَةٍ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَضَعُ أُصْبُعَهُ عَلَى أَنْفِهِ وَيَقُولُ: "وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ".

(الآثار لابی یوسف رقم 891؛ مسند الإمام أبي حنيفة رواية أبي نعيم ص 175؛ مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي، كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْقَدَرِ وَالشَّفَاعَةِ، رقم 9؛ مسند

الامام ابی حنیفہ للحارثی ص 122، 123؛ مسند الامام الاعظم لابن خسرو ج 2 ص 574 - 571 رقم 677 تا 680؛ الموسوعه الحديثيه لمرويات الامام ابی حنيفة، رقم 56 تا 80؛ فرع فی الحديث المسلسل بالحنفية: الموسوعه الحديثيه لمرويات الامام ابی حنيفة، رقم 81، "الامالی" لمرتضی الزبيدی، (19)؛ الأربعون حديثاً من أربعين كتاباً عن أربعين شيخاً، للفادانی، ص 20، 21؛ هٰذا حديث مسلسل بالحنفية: بغية الوعاة فی طبقات اللغويين والنحاة، للسيوطی، ج 2 ص 397، 398) (عن أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ: مسند احمد رقم 27491، 27527؛ مسند بزار رقم 4122؛ سنن کبری نسائی رقم 10897، 10898، 10899؛ عمل الیوم واللیلة للنسائی رقم 1124، 1125؛ شرح مشکل الآثار رقم 3995، 4002؛ معجم اوسط رقم 2932؛ مسند الشامیین رقم 2113؛ فوائد تمام رقم 456؛ البعث والنشور للبيهقی رقم 28، 29؛ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ: بخاری رقم 5827؛ مسلم رقم 154 - 94؛ ترمذی رقم 2644؛ مسند احمد رقم 21347، 21414، 21434، 21464، 21466، 22464؛ ابن حبان رقم 169، 170، 195، 213، 3326)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صحابیٔ رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر سوار تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابودرداء! جو شخص اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اگرچہ وہ زنا اور چوری بھی کرے؟''۔ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر اپنے کلام کو دہرایا۔ تو میں نے پھر عرض کیا: ''یارسول اللہ اگرچہ وہ زنا اور چوری بھی کرے؟''۔ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ زنا اور چوری ہی کیوں نہ کرے، اور اگرچہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ناک خاک آلود ہی کیوں نہ ہو''۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کو اپنی انگلی اپنے ناک پر رکھ کر یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس بیان فرماتے تھے: ''اگرچہ وہ زنا اور چوری ہی کیوں نہ کرے، اگرچہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ناک خاک آلود ہی کیوں نہ ہو''۔

نوٹ: حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ ؓ صحابی رسول ہیں۔ علامہ ابن حجر ؒ لکھتے ہیں:

عبد الله بن أبي حبيبة : واسمه الأدرع بن الأزعر بن زيد بن العطاف بن ضبيعة بن زيد بن مالك بن عوف بن عمرو بن عوف الأنصاري الأوسي. قال ابن أبي داود: شهد الحديبيّة. وذكره البخاري وابن حبان وغيرهما في الصحابة. وقال البغويّ: كان يسكن قباء.

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ: ج4 ص47 رقم الترجمۃ 4639)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ ؓ کا نام الادرع بن الازعر ہے۔ ابن ابی داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ یہ صلح حدیبیہ میں موجود تھے۔ امام بخاری ؒ، علامہ ابن حبان ؒ وغیرہ نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے۔ امام بغوی ؒ فرماتے ہیں کہ یہ مقام قباء میں رہتے تھے۔

دیگر محدثین اور ائمہ اسماء الرجال نے بھی ان کا شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کیا ہے:

أسد الغابة ت (2888)؛ الاستيعاب ت (1505)؛ معرفة الصحابة لأبي نعيم 3/ 1590؛ الثقات لابن حبان 3/ 231 رقم 741؛ تجريد أسماء الصحابة 1/ 304؛ الجرح والتعديل 5/ 42؛ تلقيح فهوم أهل الأثر 374؛ التاريخ الكبير 3/ 17؛ الطبقات 86، الطبقات الكبرى 1/480-3/471-44018؛ بقي بن مخلد 392.

8 حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ کی روایات

حدیث 18:۔ القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي روى في "مسنده" عن أبي السعادات أحمد بن عبد الواحد المتوكلي، عن أبي الحسين أحمد بن محمد بن أحمد السمناني، عن أبي الحسن علي بن أحمد بن عيسى النهفقني، عن أبي علي الحسن بن علي الدمشقي، عن أبي الحسن علي بن غياث القاضي، عن محمد بن موسى، عن الجلودي محمد بن عياش، عن التمتام يحيى بن القاسم، عن أبي حنيفة، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأنصاري رَضِيَ

اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ، وَلَا وُلِدَ لِي". قَالَ: "فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الِاسْتِغْفَارِ، وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهِمَا الْوَلَدُ". قَالَ جَابِرٌ: "فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْثِرُ الصَّدَقَةَ وَيُكْثِرُ الِاسْتِغْفَارَ، فَوُلِدَ لَهُ تِسْعَةُ ذُكُورٍ".

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابي حنيفة رقم 9788 تا 9791؛ "مسند" محمد بن عبد الباقي الأنصاري، كما في "جامع المسانيد" رقم 8؛ "المسند" لابن خسرو رقم 118؛ مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي، كِتَابُ الطِّب وَفَضْلِ الْمَرَضِ وَالرُّقَى وَالدَّعَوَاتِ، رقم 12؛ مسند الامام الاعظم لابن خسروؒ، ج 1 ص 236 رقم 118؛ جامع المسانید ج 1 ص 87؛ الأربعون المختارة من حديث الإمام أبي حنيفة، للحافظ يوسف بن عبد الهادي الصالحي، ابن المِبْرَد، الحديث الأربعون، رقم 51؛ "المسند" للثعالبی رقم 267؛ الانتصار والترجیح ص 23)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میں اولاد کی نعمت سے محروم ہوں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کثرت سے استغفار اور صدقہ کیوں نہیں کرتے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کی نعمت سے نوازے''۔ حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں: ''اس کے بعد وہ شخص کثرت سے استغفار اور صدقہ کرنے لگا''۔ حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں: ''پھر اُس کے نو (9) بیٹے ہوئے''۔

حدیث 19:۔ أخبرنا الشيخ الإمام محمد بن منصور الواني في شعبان سنة ست وخمسمائة، قال: أخبرنا الشيخ الفقيه العالم الزواهي، قال: حدثنا القاضي الإمام الشهيد أبو سعيد ابن عماد الإسلام أبي العلاء صاعد بن محمد، قال: أنبأنا أبو مالك نصرويه بن أحمد البلخي وردعلينا حاجاً، قال: حدثنا أبو الحسن علي بن الخضيب، قال: حدثنا علي بن بدر وهو أبو الخضر القاضي، قال: حدثنا هلال بن بدر، عن

هلال بن أبي العلاء، عن أبيه، عن الإمام أبي حنيفة رضى الله عنه، قال: لقيت سبعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وسمعت عن كل واحدٍ منهم حديثاً: لقيت جابر بن عبد الله الأنصاري رضى الله عنه، و سمعته يقول: "بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ".

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنیفة رقم 10034؛ "الأحاديث السبعة" للإمام أبي المكارم عبد الله بن حسين النيسابوری رقم 5؛ البداية والنهاية ج13 ص416؛ مناقب ابی حنیفه للمکی، ص36؛ الرسائل الثلاث الحدیثیۃ ص170) (عن جریرؓ: السنة، لأبی بكر بن الخَلّال رقم 38؛ شرح مشکل الآثار رقم 1448؛ ابوداؤد رقم 4945؛ مسند احمد رقم 19229؛ ابن حبان رقم 4546؛ معجم کبیر طبرانی رقم 2410، 2414؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 10451؛ عن عمرؓ: الکامل فی ضعفاء الرجال ج1 ص525 رقم 150)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بات کو سننے، اطاعت کرنے اور ہر مسلمان مرد و عورت کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی''۔

9 حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت

حدیث 20:۔أخبرنا الشيخ الإمام محمد بن منصور الوانى فى شعبان سنة ست وخمس مائة، قال: أخبرنا الشيخ الفقيه العالم الزواهى. قال: حدثنا القاضى الامام الشهيد أبوسعيد بن عماد الاسلام أبي العلاء صاعد بن محمد، قال: أنبأنا أبو مالك نصرويه بن أحمد البلخي ورد علينا حاجاً، قال: حدثنا أبو الحسن على بن الخضيب، قال: حدثنا على بن بدر وهو أبو الخضر القاضى، قال: حدثنا هلال بن بدر، عن هلال بن أبي العلاء، عن أبيه، عن الإمام أبي حنيفة رضى الله عنه، قال: لقيت

سبعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وسمعت عن كل واحدٍ منهم حديثاً: لقيت مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ المزنى رضى الله عنه، وسمعته يقول: قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول "عَلَامَةُ الْمُؤْمِنِ ثَلَاثٌ: إِذَا قَالَ صَدَقَ، وَإِذَا وَعَدَ وَفَّى، وَإِذَا حَدَّثَ لَمْ يَخُنْ".

(الموسوعة الحديثية لمرويات الامام ابی حنیفة رقم 357؛ "الأحاديث السبعة" للامام أبي المكارم عبد الله بن حسين النيسابوری رقم 6؛ البداية والنهاية ج13 ص417؛ مناقب ابی حنیفه للمکی، ص36؛ الرسائل الثلاث الحدیثیۃ ص170؛ شرح مسند أبي حنيفة لملا على القاری ص593)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مؤمن کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے، تو سچ بولے، جب وعدہ کرے، تو پورا کرے، جب بات بیان کرے، تو خیانت نہ کرے''۔

تمت بالخیر اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم اور لطف وعنایت سے اس خدمت کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ اور باقی حصوں کی تکمیل کی خاص توفیق عطا فرمائے۔ اخلاص، قبولیت اور استقامت سے نوازے۔ مجھے، میرے والدین، بہن بھائیوں، گھر والوں، اساتذۂ کرام اور احباب و متعلقین کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین، ثم آمین۔

اعجاز احمد اشرفی عفی عنہ

ہفتہ۔ 24 محرم الحرام 1445ھ / 12 اگست 2023ء

حضرت مولانا ابوحفص اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ کی 76 کتابوں کی فہرست

1 صفاتِ باری تعالیٰ اور عقائد کے بارے میں مفید کتابیں

1 اِیْضَاحُ الدَّلِیْلِ فِیْ بَیَانِ صِفَاتِ الرَّبِّ الْجَلِیْلِ
(صفاتِ باری تعالیٰ اور مسلکِ اہلِ السنت والجماعت)

2 صفاتِ باری تعالیٰ اور اکابر علمائے اُمت کے عقائد

3 اَلتَّنْزِیْهُ فِی الرَّدِّ عَلٰی اَهْلِ التَّشْبِیْهِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰی "استواء علی العرش"

4 اَحْسَنُ الْبَیَانِ فِیْ تَنْزِیْهِ اللهِ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَکَانِ
"اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں"

5 اَلتَّنْزِیْهُ فِی الرَّدِّ عَلٰی عَقَائِدِ اَهْلِ التَّجْسِیْمِ وَالتَّشْبِیْهِ
(صفات متشابہات اور صحیح اسلامی عقیدہ)

6 روشن حقائق اردو ترجمہ: اَلْحَقَائِقُ الْجَلِیَّةُ فِی الرَّدِّ عَلَی ابْنِ تَیْمِیَّةَ فِیْ مَا اَوْرَدَهٗ فِی الْفَتْوَی الْحَمَوِیَّةِ (مصنف علامہ ابن جہبل رحمۃ اللہ علیہ)

7 عِقْدُ الْجِیْدِ فِیْ عَقِیْدَةِ التَّوْحِیْدِ ("لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کا مفہوم ومطلب)

8 اَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (1): توحید وصفاتِ باری تعالیٰ

9 اَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (2): رسالت

10 اَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (3): علاماتِ قیامت

11 اَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (4): عالمِ برزخ

12 اَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (5): قیامت

13 اَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (6): مسئلۂ تقدیر

2 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مفید کتابیں

1 شانِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

2 فضائلِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

3 فضائلِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

4 فضائلِ اہل بیت رضی اللہ عنہم حصۂ اول: اہلِ بیت اور ان کی محبت وعظمت

5 فضائلِ اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ دوم: فضائلِ اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن

6 فضائلِ اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ سوم: فضائلِ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

7 فضائلِ اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ چہارم: فضائلِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

8 فضائلِ اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ پنجم: فضائلِ ذریت طاہرہ نبویہ رضی اللہ عنہم

9 فضائلِ اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ ششم: فضائلِ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

10 فضائلِ اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ ہفتم: فضائلِ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

11 فضائلِ اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ ہشتم: فضائلِ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما

3 نماز کے بارے میں چند مفید کتابیں

1 اِیْضَاحُ الْمَرَامِ فِیْ تَرْکِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ (ترکِ قراءتِ مقتدی)

2 رَاحَةُ الْعَیْنَیْنِ فِیْ تَرْکِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ (ترکِ رفع یدین)

3 اَلدُّرُّ الثَّمِیْنُ فِی الْاِخْفَاءِ بِآمِیْنَ (اخفاء آمین)

4 خواتین کا مسنون طریقۂ نماز

5 اَلسُّنَّةُ الْغُرَّةُ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ تَحْتَ السُّرَّةِ
(نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ)

6 اَلْحَبْلُ الْمَتِیْنُ فِیْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ

(رحمۃ للعالمین ﷺ کا طریقۂ نماز)

7 اَنْوَارُ الْمَصَابِیْحِ فِیْ صَلٰوةِ التَّرَاوِیْحِ (نمازِ تراویح)

4 سلسلۂ تَعْلِیْمُ السُّنَّةِ

حصہ 1 عقائد

1 ایمان وعقائد: توحید وعقائدِ اہل السنت والجماعت

حصہ 2 عبادات

2 عبادات (1): طہارت کے احکام

3 عبادات (2): مسنون طریقۂ نماز

4 عبادات (3): جنازہ کے احکام

5 عبادات (4): زکوٰۃ کے احکام

6 عبادات (5): روزہ کے احکام

7 عبادات (6): حج کے احکام

حصہ 3 معاشرت

8 معاشرت (1): نکاح کے احکام

9 معاشرت (2): طلاق کے احکام

10 معاشرت (3): وراثت کے احکام

حصہ 4 معاملات

11 معاملات (1): اسلامی تجارت کے احکام

12 معاملات (2): حکمرانی اور عدلیہ کے احکام

13 معاملات (3): جہاد کے احکام

حصہ 5 حقوق

14 حقوق (1): حقوق رحمۃ للعالمین ﷺ

15 حقوق (2): حقوق العباد

حصہ 6 آداب

16 حقوق وآداب (1): آدابِ معاشرت

17 حقوق وآداب (2): کھانے پینے کے احکام وآداب

18 حقوق وآداب (3): لباس کے احکام وآداب

حصہ 7 تصوف وسلوک

19 تصوف وسلوک (1): تزکیہ واحسان

20 تصوف وسلوک (2): تہذیب اخلاق وتزکیۂ نفس

21 تصوف وسلوک (3): تصوف

22 تصوف وسلوک (4): روحِ تصوف

23 تصوف وسلوک (5): وحدت الوجود اور وحدت الشہود

24 تصوف وسلوک (6): مسئلہ وحدت الوجود

25 تصوف وسلوک (7): تصوف پر اشکالات کے جوابات

26 تصوف وسلوک (8): اصطلاحاتِ تصوف

27 تصوف وسلوک (9): شطحیاتِ صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم

28 تصوف وسلوک (10): مقبول مسنون دعائیں

29 تصوف وسلوک (11): رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں اور وصیتیں

5 امام الائمہ، سراج الامۃ، تابعی جلیل، امام المحدثین والفقہاء امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

1 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (1): حیات وخدمات

2 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (2): شرفِ تابعیت اور وحدانی روایات

3 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (3): حدیث میں مقام ومرتبہ

4 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (4): مرویاتِ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

5 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (5): فقہ میں مقام ومرتبہ

6 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (6): فقہِ اکبر اور وصایا
7 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (7): فضائل ومناقب
8 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (8): ناقدین کے موَقف کا تحقیقی جائزہ
9 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (9): اعتراضات کا علمی جائزہ
10 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (10): امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ
11 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (11): امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
12 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (12): کے تلمیذِ خاص: امام قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ
13 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (13): کے تلمیذِ خاص: امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ
14 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (14): تقلید

6 متفرقات

1 حدیث کے درجہ کی پہچان
2 مختصر مقبول مسنون دعائیں